قسمت

Bint e khursheed

امی جلدی کریں مجھے دیر ہو رہی ہے یونی سے۔ !!!وہ کف فولڈ کرتے ہوئے اپنا عکس آئینے میں دیکھ کر اپنی امی سے بولا۔۔ چمکتے سلکی بال نفاست سے سیٹ کیے گئے تھے۔۔ڈارک براؤن آنکھیں۔۔ سرخ و سفید رنگت چہرے پر بھلا کی سنجیدگی گرے شلوار قمیض میں بلاشبہ وہ ایک حسین و جمیل مرد تھا۔

دکھنے میں وہ ایک شہزادہ ہی معلوم ہوتا تھا مگر اس کی زندگی شہزادوں والی نا تھی

یہ لے جلدی سے ناشتہ کر لے۔۔۔ !!!اسکی امی نے ٹیبل پر ناشتے کی ٹرے رکھتے ہوئے کہا۔تو وہ مسکراتے ہوئے ناشتہ کرنے لگا جب اپنی امی کی بات سن کر اس کا منہ کو جاتا ہاتھ رک گیا۔۔

گھر میں سارا راشن ختم ہو گیا ہے اور حرا کو آج پھر اسکول سے واپس بھیج دیا اسکی مس نے۔۔۔اس کے اسکول کے کپڑے نا ہونے کی وجہ سے۔۔۔ سمجھ نہیں آتی کیا کروں۔۔میں نے تمہیں منع کیا تھا زاویار

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

مت داخل کرواؤ حرا کو اسکول میں مگر تم نے میری ایک نا سنی اور اب اخراجات پورے کرنا مشکل ہو رہا ہے۔۔۔پتا نہیں یہ مصیبتیں کب ختم ہو نگی۔۔۔اللہ تعالی صرف ہمارے ساتھ ہی کیوں۔۔

امی پلیز ایسا نا کہا کریں کتنی بار سمجھایا ہے میں نے آپکو۔۔ایسے چھوٹی چھوٹی باتوں پر شکوے کرنے سے بہتر ہے شکر کیا کریں۔۔۔کم از کم ہم لاکھوں لوگو سے بہتر زندگی بسر کر رہے ہیں ہمارے سر پر چھت ہے ہم 2 وقت کی روٹی سکون سے کھاتے ہیں۔۔۔اب کچھ پریشانیاں آ گئیں تو اس کا ہر گز مطلب نہیں کہ ہم اللہ کی رحمت سے نا امید ہو جائیں۔۔۔ساری زندگی اچھا یا برا وقت نہیں رہتا۔۔کل کو یہ وقت بدل جائے گا بس اللہ پر توکل ہونا چاہیے۔۔۔وہ دھیمی آواز مگر سخت لہجے میں بولا۔۔۔تو اسکی امی چپ ہو گئ۔۔

میں جا رہا ہوں دعا کیجیے گا آج میری جاب لگ جائے۔۔۔ !!!زا ویار ہلکا سا مسکرا کر بولا تو اسکی ماں ناراض سی کمرے سے چلی گئی۔۔۔تو وہ محض سوچ کر رہ گیا۔۔۔

رداسن آج ایک نیو پروفیسر آئیں ہیں پروفیسر عقیل کی جگہ۔۔اس کی دوست رشنا۔۔۔اسے دیکھتے ہوئے خوشی سے پر تجسس لہجے میں بولی۔۔جو کے اپنے موبائل میں دیکھتے ہوئے لپ اسٹ ٹھیک کرنے میں بزی تھی اس کی دوست نے تاسف سے اسے دیکھا۔۔گندمی رنگت۔۔شہد رنگ آنکھیں ۔۔مغرور کھڑی ناک جس میں چھوٹی سی نوز پن تھی۔۔۔ہلکی گلابی لپ گلوز لگے ہونٹ براؤن بال جو کندھوں سے تھوڑا نیچے تک جاتے تھے۔۔بلکل مغرور اور متکبر انداز۔احساس سے عاری چہرہ جو اپنے علاوہ شاید کی کسی کو کچھ سمجھتی ہو جسے خود پر حد سے زیادہ غرور تھا جو بہت بری طرح ٹوٹنے والہ تھا۔۔ ریڈ ٹاپ اور بلیو جینس پہنے دنیا سے بے نیاز اپنے موبائل میں بزی تھی۔۔۔اپنی دوست کی بات پر ایک نظر اسے دیکھ کر پھر سے نظریں موبائل پر مرکوز کر گئی

اچھا تو تم اتنی خوشی سے کیوں بتا رہی ہو ایسے جیسے وہ پروفیسر نہیں بلکہ پرنس چارمنگ ہو۔۔۔وہ مغرور انداز میں بولتی اپنی سیلفی لینے میں مگن ہو گئی۔۔

یہ ہی سمجھ لے وہ دکھنے میں پرنس ہی لگتے ہیں۔۔۔ !!!تو دیکھے گی تو حیران رہ جائے گی۔۔۔اسکی دوست رشنا نے تعریفی انداز میں کہا۔۔۔تو اس نے سر جھٹکا۔۔

اچھا زیادہ پھیلو مت اور نکلو یہاں سے۔ !!!ردا اپنا موبائل بیگ میں رکھتی اسے شہادت کی انگلی کے اشارے کے ساتھ لاپرواہی سے بولی۔۔۔

ابھی وہ مگن انداز میں چلتی ہوئی تھوڑا آگے تک آئی ہی تھی۔۔جب کسی سے بری طرح ٹکرا کر گرتے گرتے بچی مگر مقابل نے بھی گرنے سے بچانے کے لیے کوئی مدد نا کی۔۔

س۔۔۔ !!!اندھے ہو۔۔۔۔جاہل کہیں کہ۔۔اگر میں گر جاتی اور مجھے چوٹ لگ جاتی تو۔۔۔بد تمیز انسان لڑکی دیکھی نہیں اپنی تھرڈ کلاس حرکتیں شروع کر دی۔۔۔وہ تپ ہی تو گئی تھی خود کو گرنے سے بامشکل بچاتے ہوئے وہ اس کا کالر پکڑتی اس کی بات کو پورا ہونے سے پہلے ہی غصے سے اونچی آواز میں بولی۔۔۔وہ پہلے اس کے ہاتھ میں جکڑے کالر کو اور پھر اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے نظریں پھیر کر بولا۔۔۔

ایکسکیوزمی کالر چھوڑیے میرا۔۔ !!!اپنی آواز کو بامشکل دھیمی رکھ کر بولا۔۔

کان پکڑ کر سوری بولو اور پھر میرا بیگ اٹھا کر دو۔ !!!ایک جھٹکے سے اس کا کالر چھوڑتی وہ حکمیہ انداز میں بولی تو وہ ضبط سے سختی سے لب بھینچ کر اس کا بیگ اٹھا کر دیتے ہوئے ایک نظر آس پاس کھڑے تماشائیوں پر ڈالتا سوری بولتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

مائے فٹ۔۔ !!اگر میرا فون ٹوٹ جاتا تو میں نے تمہیں معاف نہیں کرنا تھا۔۔وہ مغرور انداز میں بولتی اپنا بیگ اٹھا کر کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر وہاں سے چلی گئی۔۔

❤❤❤❤❤❤

کیا ہوا موڈ کیوں آف ہے۔۔ !!!رشنا نے اس کا غصے سے سرخ چہرہ دیکھ کر پوچھا۔۔رشنا وہاں سے پہلے ہی جا چکی تھی۔۔اس لیے وہ انجان تھی اس واقعہ سے۔

ایک جاہل ٹکرا گیا تھا سارے موڈ کا بیڑا غرق کر دیا۔۔۔ !!!پتا نہیں کیسے کیسے لوگ ہوتے ہیں دو آنکھیں ہونے کے باوجود دیکھ کر نہیں چلتے۔۔شکل سے ہی کوئی مڈل کلاس لگ رہا تھا مجھے۔۔کہیں امیر لڑکی دیکھی نہیں بس رال ٹپکانے لگ جاتے ہیں۔۔۔ردا بغیر ارد گرد دیکھے حقارت سے بولی۔۔۔ تبھی کلاس میں داخل ہوتے پروفیسر نے ان کی توجہ اپنی طرف کھینچی۔۔

اسلام و علیکم ایوری ون۔۔ !!کیسے ہیں آپ سب۔۔۔اس نے سب پر ایک نظر ڈال کر عام سے انداز میں چہرے پر ہلکی مسکراہٹ سجائے کہا تو سب نے خوشی سے سلام کا جواب دیا سوائے ردا کے جو اسے اپنی کلاس میں دیکھ کر شاکڈ رہ گئی تھی۔وہ جو خود کو کمپوز کر چکا تھا اپنے سامنے ایک ڈیکس چھوڑ کر بیٹھی ردا پر نظر پڑتے ہی اس کے چہرے پر سرد تاثرات نمایاں ہوئے تھے جنہیں وہ جلدی سے چھپا گیا۔۔اور اس نے اپنی توجہ کا مرکز باقی سٹوڈنٹس کو بنایا

آئی ایم زاویار حیدر اینڈ آئی ایم یور نیو پروفیسر آف کیمسٹری۔۔ !!!زاویار نے سٹوڈنٹس کی سوالیہ نظروں کا مطلب سمجھ کر دھیمے لہجے میں اپنا مختصر سا تعارف کروایا اور سب کا تعارف جان کر اس نے لیکچر اسٹارٹ کیا۔۔۔

ردا منہ بند کرو مکھی چلی جائے گی۔۔رشنا ردا کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر اس کا منہ بند کرتے ہوئے بولی۔

پروفیسر کم چپڑاسی زیادہ لگتا ہے۔ !!!ردا اپنی دھن میں واپس آتے ہوئے تمسخرانہ انداز میں بولی تو رشنا نے ایک تاسف بھری نگاہ اس پر ڈالی۔۔

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

غلط بات ہے ردا۔۔۔ !!!!ٹیچر ہیں وہ ہمارے۔۔رشنا نے اسی احساس دلایا مگر اس نے ناک پر سے مکھی اڑاتے رشنا کی بات کو اگنور کر دیا۔۔۔

زاویار کی سماعت سے بھی یہ آواز ٹکرا گئی تھی مگر وہ صبر کا دامن تھامے بورڈ مارکر پر گرفت سخت کرتا پوائنٹ سمجھانے میں محو ہو گیا۔۔اس نے ردا کو دوبارہ دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔اپنا لیکچر اینڈ کر کے وہ ٹائم دیکھتے ہوئے سب کو اللہ حافظ کہتا کلاس سے نکلتا چلا گیا۔۔

باقی کلاسیس میں بھی کمسٹری کا لیکچر لے کر وہ اسٹاف روم میں آیا جہاں فلحال کوئی اور ٹیچر نا تھا۔۔۔

زاویار نے وہاں رکھے سنگل صوفے پر بیٹھتے ہوئے گہرا سانس لے کر سر پیچھے گرا کر آنکھیں بند کر لیں

۔۔

بابا بچاؤ مجھے بابا پلیز بچاؤ مجھے باااباا۔ !!!زوہاننن۔۔آنکھیں بند کرتے ہی ایک منظر اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا ایک چیخ کے ساتھ اس نے آنکھیں کھول کر ارد گرد دیکھا اسٹاف روم اب بھی خالی تھا ۔۔اس کا چہرہ پسینے سے تر تھا۔۔۔اور آنکھوں میں ایک دم سرخی پھیلی تھی۔۔

ایم سوری میں نہیں بچاپایا تمہیں میری جان۔۔ !!!آئی ریلی مس یوزوہان۔۔زاویار بھیگے لہجے میں کہتا اٹھ کر واشروم کی طرف بڑھ گیا۔۔کچھ دیر بعد وضو کر کے باہر آیااور پھر ظہر کی نماز ادا کرنے لگ گیا نماز سے فارغ ہو کر جب اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اس کے ہاتھ کانپنے لگے آنکھوں سے زارو قطار آنسوں بہہ کر اس کی داڑھی میں جذب ہونے لگے۔۔۔وہ اپنے لیے ایسی باتیں سنتے آیا تھا مگر ہمیشہ نظر انداز کر کے چلا آتا تھا مگر آج ایک ٹیچر ہو کر اپنے سٹوڈنٹ کے منہ سے ایسی باتیں سن کر اسے بہت دکھ ہوا تھا۔۔۔جیسے اس نے ردا کی یہ بات سنی تھی باقی کلاس نے بھی تو سنی ہو گی۔۔زاویار نماز پڑھ کر باہر نکل آیا 2 لیکچر فری تھے اس کے بعد ایک لیکچر لے کر وہ یونی سے چلا گیا۔۔۔

زاویار جیسے ہی گھر میں داخل ہوا شاہانہ بیگم صحن میں رکھی چارپائی پر بیٹھی تھیں۔زاویار نے سلام کیا مگر انہوں نے سلام کے جواب میں صرف سر ہلانے میں اکتفا کیا کیونکہ انکی نظر زاویار کے ہاتھ میں پکڑے شاپرز پر تھی۔۔

یہ کیا ہے۔؟؟انہوں نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

یہ گھر کا سامان ہے کچھ۔۔۔اور سبزی بھی۔۔زاویار نے شاپرز چارپائی پر رکھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

اور حرا کا یونیفارم۔۔؟؟ انہوں نے پھر سے سوال کیا ناپانی کا پوچھنا ہی جاب کا کہ پہلا دن کیسا رہا۔۔ وہ بھی آجائے گا ایک دو دن تک۔۔ !!فلحال یہ ایڈوانس سیلری لے کر لایا ہوں سامان۔۔زاویار نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

تم جب ذمداری نبھا نہیں سکتے اٹھاتے کیوں ہو۔۔۔وہ تو شکر ہے کہ زوہان اب اس دنیا میں نہیں ہ بس کر دیں امی پلیز بس کر دیں نا کہا کریں ایسا تکلیف ہ

کیوں بس کر دوں میں۔۔۔ منع کیا تھا نا میں نے مت داخل کرواؤ حرا کو اسکول میں۔۔ مگر تم نے نا سنی اب ایک اس کے اسکول کے کپڑے نہیں ہو رہے تم سے۔۔۔وہ اسے باتیں سناتی سامان لے کر کچن میں چلی گئیں جب کے وہ بس دیکھتا رہ گیا اب کیا کہے اپنی ماں کو۔۔۔

شام کے وقت وہ اکیڈمی جاتا تھا پڑھانے کے لیے آج اکیڈمی سے بھی سیلری ملنی تھی تو اس نے سوچا کہ وہ حرا کا یونیفارم لے لے گا۔۔۔ لیکن اس کی ماں کو ہر چیز اسی وقت چاہیے جس وقت اسکے منہ سے نکلے۔۔وہ سب سن لیتا تھا مگر جب بات زوہان کی موت کی آتی اسکی برداشت جواب دے جاتی۔۔۔وہ

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

بنا کچھ کھائے پیے گھر سے نکل گیا۔۔۔۔۔کیوں اب جو آگ اسکے سینے میں جل اٹھی تھی وہ آرام سے ہی بجھنے والی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

رات کو زاویار لیٹ آیا تھا اور اس کے ہاتھ میں شاپر بھی تھا جس میں حرا کا یونیفارم تھا۔۔شاہانہ بیگم شاید سو چکی تھی اور حرا برامدے میں رکھے تخت پر بیٹھی سبق لکھنے میں مصروف تھی۔۔۔حرا میں زاویار کی جان بستی تھی۔۔اس نے حرا کو کبھی کسی چیز کی کمی نہیں محسوس ہونے دی تھی ایک باپ کی طرح اسکی ہر خواہش پوری کی تھی چاہے پھر اسے ایکسٹرا کام کرنا پڑتا۔۔وہ پہلے ایک فیکٹری میں کام کرتا تھا مگر پچھلے تین ماہ سے وہ فیکٹری بند پڑی تھی اور اب دوبارہ اس کے کھلنے کے چانسس بھت کم تھے زاویار تین ماہ تک انتظار کرتا رہا مگر اب اسے مجبورن جاب ڈھونڈنی پڑی۔۔

بھائی آپ واپس آگئے۔۔ !!میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی آپکو پتا ہے نا آپ ذرا سا لیٹ ہو جائیں مجھے فکر رہتی ہے اور نیند بھی نہیں آتی۔۔۔حرا نے اسے دیکھ کر کتابیں سائیڈ پر کرتے اسے بیٹھنے کی جگہ دیتے کہا۔۔۔

بھائی کی جان ایم سوسوری مجھے نہیں یاد رہا میری گڑیا میرا ویٹ کر رہی ہو گی۔۔ !!لیکن مجھے ضروری کام سے جانا تھا تو لیٹ ہو گیا۔۔یقینن آپ نے کھانا بھی نہیں کھایا ہو گا۔۔زاویار جو پریشان تھا حرا کی فکر دیکھ کر ایک دم اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔

جی آپ ہاتھ منہ دھو کر آئیں میں کھانا لاتی ہوں۔۔ !!حرا اپنا دوپٹہ سنبھالتی اٹھ گئی زاویار بھی منہ ہاتھ دھونے چل دیا۔۔

❤❤❤❤

کیا ہوا خوش نہیں ہوئی تمہارا نیا یونیفارم آگیا نا۔۔زاویار نے جب حرا کو یونیفارم دکھایا تو اس کے چہرے پر خوشی کے تاثرات نا دیکھ کر حیرانگی سے پوچھا۔۔

خوشی ہوئی مگر اس کی وجہ سے آپ کو پریشانی ہوئی ہو گی۔۔ !!!ایم سوری بھائی۔۔حرا تھی تو 15 سال کی اور 9 کلاس کی سٹوڈنٹ لیکن باتیں وہ بلکل بڑوں والی کرتی تھی۔۔۔

ارے میری جان۔ !! آپ کا بھائی کبھی بھی اپنی بہن کی کسی بھی ضرورت اور فرمائش کو پورا کرتے وقت پریشان نہیں ہوتا۔۔ آئی سمجھ۔۔ آپکو پتا ہے نا آپ میری زندگی ہو۔۔۔اور آپ کی مسکراہٹ

دیکھ کر آپ کا بھائی جیتا ہے۔۔تو اب سیڈ نا ہونا خوشی سے کل یہ نیا یونیفارم پہن کر جانا اوکے۔۔زاویار نے پیار سے اسے سمجھایا۔۔

آئی لو یو آر دا بیسٹ برادر ان داوالڈ۔۔ !!حرا اس نے گلے سے لگتی خوشی سے کہہ کر برتن سمیٹنے لگی ۔۔زاویار نے مسکرا کر اسے جاتے ہوئے دیکھا اور سدا اس کے چہرے پر اس مسکراہٹ کو قائم رہنے کی دعا کی۔۔

❤❤❤❤❤❤

گڈ مارننگ مائے سویٹ ڈیڈ اینڈ مائی ہٹلر مام۔۔ !!ردا ناشتے کے ٹیبل پر آتے ہوئے جاوید حمدانی اور نسیم بیگم کو دیکھ کر بولی۔۔۔اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔۔

گڈ مارننگ مائے پرنسس !!جاوید حمدانی نے بھی پیار سے جواب دیا جب کے نسیم بیگم ناشتہ کرنے میں مصروف تھیں۔۔جس کا مطلب تھا انہیں برا لگا ردا کا ہٹلر کہنا۔۔

جاوید کل واجد بھائی آرہے ہیں کینیڈا سے وہ بھی پورے فیملی کے ساتھ۔۔ !!نسیم بیگم نے ناشتہ کرنے کے بعد نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے مسکرا کر بتایا۔۔

اوہ نائس آخر تمہارے بھائی کو اپنا ملک یاد آ ہی گیا۔۔جاوید صاحب نے کہا۔۔جب کے ردا دونوں کی باتیں سننے کے ساتھ ساتھ جوس پی رہی تھی۔۔

ہاں لیکن اس بار وہ کسی خاص مقصد کے لیے آرہے ہیں۔۔نسیم بیگم نے ایک نظر ردا کو دیکھ کر کہا۔۔

کیسا مقصد۔؟؟جاوید صاحب نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

واسم نے اپنی پڑھائی کمپلیٹ کرنے کے بعد اپنا بزنس سنبھال لیا ہے اور ساتھ ساتھ وہ اپنا بزنس پاکستان وائنڈ اپ کر چکا ہے جس وجہ بھائی چاہتے پاکستان میں ہی کوئی اچھی سی لڑکی دیکھ کر اسکی شادی کر دی جائے۔۔تو میں نے سوچا کہ ہماری ردا اور واسم میں کتنی اچھی دوستی ہے ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں واسم کے لیے ردا سے بہتر کون سی لڑکی ہو گی بھلا۔۔۔نسیم بیگم نے جاوید صاحب کے تاثرات بدلتے دیکھ کر بات ختم کی۔۔۔انکی بات سن کر ردا کے چہرے کا رنگ فق ہوا مگر جلد ہی وہ اپنے تاثرات چھپا گئی۔۔جانتی تھی اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو گا۔۔

وہ بات تو ٹھیک ہے مگر تم جانتی ہو نا ردا کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو گا تمہیں پہلے ردا سے بات کرنی چاہیے تھی۔۔۔جاوید صاحب نے تھوڑا سخت لہجے میں کہا

میں ماں ہوں اسکی کوئی دشمن نہیں۔۔ !!!اگر بیٹی کے لیے ایسا سوچا بھی تو کون سا گناہ کر دیا۔۔ آج تک اسی کی مرضی سے سب ہوا ہے کبھی کوئی روک ٹوک نہیں کی میں نے اس کے ساتھ۔۔واسم میں مسئلہ ہی کیا ہے جو اسے کوئی اعتراض ہو گا۔۔۔اور ویسے بھی سامنے ہی بیٹھی ہے پوچھ لیں اپنی لاڈلی سے۔۔۔ نسیم بیگم نے خفگی سے کہا۔۔۔

ت۔۔ !!!اوکے موم مجھے کچھ وقت چاہیے سوچنے کا۔۔۔اس سے پہلے جاوید صاحب کچھ کہتے ردابات ختم کرنے کے انداز میں جواب دیتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی یونی جانے کے لیے۔۔ پیچھے نسیم بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔

موم کا موڈ آف نا ہو اس لیے ہاں تو کر دیا اب کیا کروں گی کیسے سمجھاؤں موم کو کہ مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔۔ردا نے گھر سے باہر آتے ہوئے سوچا۔۔

❤❤❤❤❤❤

ردا یونی کے پارکنگ میں گاڑی پارک کرتے ہوئی باہر نکلی تو اسکی نظر زاویار پر پڑی جو اپنی بائیک سے اتر رہا تھا۔۔اس کے دیکھنے پر ردا نے تمسخرانہ نگاہوں سے پہلے اس کی بائیک کو دیکھا پھر اپنی لگژری کار کو

دیکھا پھر ایک ادا سے گلاسس لگا کر وہاں سے چلی گئ۔۔جب کے زاویار نے سر جھٹک کے اس کے پیچھے ہی قدم بڑھائے۔۔۔

ہائے رشنا۔۔ !!ردا رشنا کے پاس بیٹھتے ہوئے مسکرا کر بولی۔۔

ہائے۔۔ !!رشنا نے بجھے لہجہ میں جواب دیا۔۔

کیا ہوا موڈ کیوں خراب ہے۔۔ !!ردا نے اس کے گال کھینچ کر پوچھا۔۔۔

پروفیسر زاویار اب سے ہمارا لیکچر نہیں لیں گے نا جانے کیوں۔۔؟؟دیکھو پوری کلاس کا موڈ آف ہی ہے۔۔کل کتنے اچھے طریقے سے سمجھایا تھا انہوں نے۔۔۔رشنا نے بے حد اداسی سے کہا۔۔

تو اس میں موڈ خراب کرنے والی کیا بات ہوئی۔۔ !!!!وہ ویسے بھی ہمارے پروفیسر سے زیادہ یونی کے پیون لگتے ہیں۔۔انکا۔۔

بس ردا یہ کیا بول رہی ہو تم ٹیچر ہیں وہ ہمارے کل بھی میں نے تمہیں ٹوکا تھا آج بھی بول رہی ہوں رد اتنا غرور اچھا نہیں ہوتا یہ نا ہو جب یہ غرور ٹوٹے تو تم بھی ٹوٹ جاؤ۔۔۔رشنا نے ردا کی بات کاٹ کر ناگواریت سے کہا۔۔

اوہ پلیز رشنا۔ !!اب تم اس پروفیسر کے لیے مجھ سے اس طرح بات کرو گی۔۔ !!ردا نے ناراضگی سے کہا۔۔رشنا کچھ کہتی کے پروفیسر کلاس میں انٹر ہوئے تو وہ ردا کو اگنور کرتی لیکچر سننے میں بزی ہو گئی۔۔

❤❤❤❤❤❤

واٹ آبیوٹیفل اسمائل یار۔۔ !!ردا جب لیکچر لے کر کلاس سے باہر نکلی تو اسے اپنے پروفیسر کے ساتھ بات کرتے ہوئے زاویار مسکراتا ہوا نظر آیا بے ساختہ اس کے منہ سے وہ لفظ ادا ہوئے جو وہ ماننے کو تیار نا تھی۔۔

یہ میں کیا بول رہی ہوں۔ !!اتنا بھی کوئی پرنس نہیں جو ساری کلاس اس کے نا آنے پر موڈ آف کر کے ایسی بیٹھی ہے جیسے تازہ تازہ یتیم ہوئیں ہو۔۔۔اچانک اپنے منہ سے ایسے الفاظ ادا ہوئے سن کر پہلے تو ردا کو حیرت ہوئی پھر وہ زاویار کو گھور کر دیکھتے ہوئے بڑبڑائی۔۔خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کر کے زاویار نے ادھر ادھر دیکھا تو ردا فورن سٹپٹائی جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو مگر زاویار اسے نا دیکھ سکا۔پھر وہ بھی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔۔

لائبریری میں آکر ردا کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی ناچاہتے ہوئے بھی اس کی سوچ کا مرکز زاویار کی پیاری سی مسکراہٹ کے ساتھ ابھر کر معدوم ہونے والا ڈمپل تھا۔۔ایک کشش تھی زاویار حیدر کی مسکراہٹ میں جس پر ردا کو اپنا سب کچھ ہارتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اپنی انا اپنی خود غرضی اور خود پرستی۔۔

افف میرا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔ !!میں فضول میں اس لو اسٹینڈر کے بارے میں سوچ رہی ہوں ۔یہ سب بس لڑکیوں کو امپریس کرنے کے لیے کر رہا ہے۔۔۔ایسے لو اسٹینڈر مردوں کی سوچ جو ایسی ہوتی ہے امیر لڑکی کو جال میں پھنسا کر شادی کر کے ساری زندگی اس کے پیسوں پر عیش کرنے کی ۔۔ردا حقارت سے سوچتے ہوئے سر جھٹک کر بک کھول کر بیٹھ گئی۔۔۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

زاویار یار تو نے بتایا نہیں کہ تو یونی جوائن کر لے گا۔۔ !!!ٹیچنگ تو تیرا خواب نہیں تھا نا۔۔زاویار کے سب سے خاص اور مخلص دوست احد نے حیرت زدہ لہجے میں پوچھا۔۔

ضروری نہیں کہ ہر خواب پورا ہو یار۔۔ !!ذمداریاں کتنوں کو نا جانے کتنے ہی خواب بھلانے پر مجبور کر دیتی ہیں۔۔زاویار نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔

تو کیا اب تو اپنے ارادے سے اپنے مقصد سے منہ موڑ لے گا۔۔ !!!راستہ بدل لے گا تو اب اپنا۔۔احد نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔وہ دونوں ایک ساتھ کالج اور یونی میں پڑھے تھے ۔۔۔پڑھائی مکمل ہونے کے بعد احد زیادہ تر شہر سے باہر رہتا تھا جاب کے سلسلے میں۔۔اسلیے دونوں کو بہت وقت بعد ملنے کا موقع ملتا تھا احد کی جاب بہت اچھی تھی وہ اچھی خاصی سیلری لیتا تھا ایک کار کے ساتھ ایک بہت خوبصورت گھر بھی اسے کمپنی کی طرف سے ملا تھا۔۔وہ چاہتا تھا زاویار بھی اسکی کمپنی میں جاب کرے مگر زاویار نے یہ کہہ کر اسے منع کر دیا اس کا مقصد اسے ہر حال میں پورا کرنا ہے۔۔ جو کہ اسی شہر میں رہ کر ہو سکتا ہے تبھی اس کی روح کو سکون ملے گا جو جانے کتنے سالوں سے بے سکونا اور بدلے کی آگ میں جل رہا ہے۔۔

میں کبھی بھی نہیں بھول سکتا اپنا مقصد۔۔ !!اور وہ دن جو مجھ سے میرا سکون میری ہنسی چھین کر لے گیا میرے رشتے مجھ سے دور لے گیا۔۔۔زاویار نے کرب سے سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ کہا۔۔

مجھے امید ہے جلد ہی سب بہتر ہو جائے گا۔ !!اور تو اکیلا نہیں ہے میں ہوں نا تیرے ساتھ۔۔احد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ تسلی آمیز لہجے میں کہا۔تو اس نے تشکرانہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

اچھا چھوڑ سب باتیں یہ بتا یونی میں کیسے گزر رہے ہیں دن۔۔ !!!کیسے سر کھپا لیتا ہے یار تو سٹوڈنٹس کے ساتھ۔۔احد نے ماحول میں پھیلی اداسی کو کم کرنے کے لیے بات بدلنا ہی بہتر سمجھا۔۔

مت پوچھ یار مشکل بہت ہوئی تھی پہلے دن اب عادت ڈال لی۔۔ !!!تم اچھے سے جانتے ہو میرے حالات۔۔کالج ٹائم سے ہی میرے ساتھ کیسا رویہ ہوتا تھا کلاس فیلوز کا۔سوچا تھا ٹیچر ہونگا یہاں رسپیکٹ تو ملے گی مگر نہیں۔۔ایسی یونی میں پڑھانا جہاں آپ کو دیکھ کر تبصرے کیے جائیں۔۔وہاں کوئی کیسے زیادہ دیر رکے۔۔ مشکل تھا میرے لیے۔۔ مگر مجبوری سخت چیز ہوتی ہے میرے بھائی سو کرنی پڑی جاب۔۔زاویار نے ردا کی بات یاد کرتے ہوئے احد سے کہا۔۔

کوئی بات نہیں اگنور کیا کر۔۔ !!!لوگوں نے تو انبیاء کرام کو نہیں چھوڑا ہم تو پھر عام سے بندے ہیں ۔۔اگر کوئی سہی معنی میں اچھائی اور برائی میں فرق جان لے تو دنیا گول ہے کا مطلب بھی سمجھ لے۔۔ جس کا مطلب مکافات ہے جو کرو گے دوسرے کے ساتھ غلط۔۔گھوم پھر کر تمہی تک واپس آئے گا ۔۔احد نے اس کی بات پر آفسردہ لہجے میں کہا۔۔ایک وہی تو تھا جس سے زاویار ہر بات شئیر کرتا تھا بلا

جھجھک۔۔اور جو سمجھتا بھی تھا حل نا بھی ہو تو تسلی تو دیتا تھا اپنے ساتھ ہونے کا یقین دلاتا تھا۔۔جو اس کی حالت پر طنز کرنے کے بجائے سپورٹ ہی کرتا تھا۔۔

زندگی میں ایک ایسا انسان ضرور ہونا چاہیے جو آپکو سمجھے اور اچھے برے وقت میں آپ کا ساتھی رہے ۔۔پھر چاہے وہ دوست ہو یا ماں باپ ہو۔۔ہمسفر ہو یا بہن بھائی ہو پر ہو تو سہی اور ایسا رشتہ بہت کم اور خوش نصیب لوگو کو ہی میسر آتا ہے۔۔

❤❤❤❤

اسے بھی ابھی خراب ہونا تھا۔ !!!اب کیا کروں گا یونیورسٹی بھی وقت پر پہنچنا ہے اور یہ بائیک بھی خراب ہو گئی۔۔اللہ پاک کوئی مدد کیجیئے۔۔زاویار اپنے مخصوص حلیے میں تیار ہوا یونیورسٹی کے لیے باہر نکلا اور بائیک پر بیٹھا جب بائیک اسٹارٹ کی تو وہ اسٹارٹ نا ہوئی۔بار بار اسٹارٹ کرنے سے بھی جب وہ اسٹارٹ نا ہوئی تو زاویار کو پریشانی نے آ گھیرا اس نے آسمان کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھتے ہوئے سوچا۔۔

احد کو کال کرتا ہوں۔۔ !!!ہاں یہ ٹھیک ہے احد کو کال کرنی چاہیے۔۔ سوچتے ہوئے زاویار کو اچانک احد کا خیال آیا جو کہ فلحال کراچی شہر میں ہی تھا۔۔۔ اس نے فورن کال ملائی مگر احد نے شاید بزی ہونے کی وجہ سے کال اٹینڈ نہیں کی۔۔ اور کوئی تھا نہیں جس سے زاویار مدد لیتا اس لیے وہ پیدل ہی یونیورسٹی جانے لگا آج باقی دنوں کے برعکس وہ جلدی جانے والا تھا یونی بھی 15 منٹ کی دوری پر تھی مگر پیدل جانے میں آدھا گھنٹہ لگنا تھا پھر بھی زاویار نے ٹائم پر ہی پہنچ جانا تھا۔ سو وہ پیدل چل دیا تھا اپنی منزل کی طرف۔۔

❤❤❤❤

ردا تم یہاں کیا کر رہی ہو چلو کلاس میں لیکچر شروع ہو گیا ہو گا۔۔۔ !!ردا کچھ دیر پہلے ہی یونی آئی تھی ۔۔۔ آج وہ کچھ زیادہ ہی پیاری لگ رہی تھی باقی دنوں کے برعکس آج موڈ بھی اچھا تھا۔۔ وہ اس وقت تک یونی کے گیٹ سے تھوڑا دور کھڑی تھی جب کے رشنا تھوڑا آگے جا کر رکی۔۔۔ کیونکہ اسے لگا وہ اکیلی ہے۔۔ تبھی پیچھے مڑ کر دیکھنے پر پتا چلا کہ ردا وہاں سے اس کے ساتھ آئی ہی نہیں۔۔ وہ جو ردا کو ساتھ سمجھ کر باتیں کر رہی تھی آس پاس کے سٹوڈنٹس کو اسے دیکھ کر اسکی دماغی حالت پر شعبہ ہو رہا

تھا۔۔رشنا شرمندہ سی ہوتی ردا کے پاس آکر بگڑے موڈ میں بولی کیونکہ ردا بھی ہنس رہی تھی اس کی عادت پر جو باتیں کرتے ہوئے آس پاس بھول جاتی تھی۔۔

میسنی کہیں کی تیری وجہ سب مجھے پاگل سمجھ رہے ہیں اور تو بھی ہنس رہی ہے۔۔ !!ردا کچھ بولتی اس سے پہلے ہی رشنا نے اسے کندھے پر چپت لگاتے ہوئے منہ پھلا کر کہا۔۔

تجھ پر نہیں ہنس رہی یار۔ !!!مجھے کسی اور کی حالت دیکھ کر ہنسی آرہی ہے۔۔ !!!ردا نے مسکراہٹ روک کر کہا۔۔ تبھی زاویار گیٹ سے اندر آتے ہوئے ان کے پاس سے گزرا تو اس نے بھی ردا کی یہ بات سن لی۔۔وہ تو آگے بڑھ گیا مگر کسی سٹوڈنٹ نے اسے روک کر بات کرنا شروع کر دی۔۔

کس پر ہنسی آرہی ہے تجھے۔ذرا مجھے بھی بتا۔ !!رشنا نے خفگی سے پوچھا۔۔

اس پر۔۔ !!!حالت دیکھو اسکی پاگل تو وہ مجھے لگ رہا ہے۔۔ !!ردا نے زاویار کی طرف اشارہ کر کے کہا وہ ایسے بات کر رہی تھی زاویار باخوبی اسکی آواز سن پا رہا تھا۔غصے کی شدت سے اس نے مٹھیاں زور سے بند کی اور وہاں سے چلا گیا۔۔

کس پر یار۔ !!رشنا نے جیسے ہی دیکھا تو زاویار تو وہاں نہیں تھا مگر ایک لڑکا وہاں کھڑا حیرت سے ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔) یہ لڑکا بھی ان کا کلاس فیلو تھا اور رشنا کو پسند کرتا تھا چشمش تھا رشنا کو تو اس میں ذرا بھی انٹرسٹ نہیں تھا اور اس بات کا اظہار کہیں بار وہ اس کے منہ پر کر چکی تھی مگر وہ پھر بھی نا سمجھتا۔۔رشنا کو خود سے باتیں کرتا دیکھ اس لڑکے کو لگا یہ پاگل وا گل ہے اس لیے ہونقوں کی طرح اسے دیکھے جا رہا تھا۔یونہی رشنا کو دیکھتے دیکھتے وہ چل رہا تھا کہ اسے زبردست قسم کا ٹھڈا) ٹھوکر (لگا تھا اس نے خود کو بڑی مشکل سے اوندھے منہ گرنے سے بچایا تھا۔ردا اسکی حالت دیکھ کر ہنس پڑی۔۔ مگر زاویار کو آتا دیکھ کر وہ لڑکا خود کو کمپوز کرتا زاویار کی طرف بڑھ گیا (

رشنا ردا کی بات سمجھ کر ہنس دی۔۔۔یہی وہ منظر تھا جب زاویار کو بے ساختہ ردا حد سے زیادہ بری لگی تھی۔۔کیونکہ اسے لگا دونوں دوستیں اس پر ہنس رہی ہیں۔۔ردا کا اشارہ اسے اپنی طرف لگا تھا مگر وہ بھول گیا تھا اس کے ساتھ بھی کوئی تھا۔۔سخت ناگواریت سے وہ ان دونوں پر آخری نظر ڈالتا اپنی کلاس کے لیے بڑھ گیا تھا۔۔

اس کے جانے کے بعد ردا لوگو کی ہنسی کو بریک ٹائم دیکھ کر لگا تھا۔۔وہ اپنے ہاتھ میں پہنی واچ کو دیکھ کر ایک نظر دروازے پر ڈال کر رشنا کو لیے کلاس کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤

آج واسم کی فیملی ردا کے گھر پر موجود تھی ڈنر کا اہتمام بہت ہی شاندار کروایا گیا تھا کیوں کہ نسیم بیگم کے میکے والے جو آئے تھے۔۔اور اب وہ ردا کے سسرال والے بننے جا رہے تھے۔۔

ردا کا دل بلکل بھی نہیں کر رہا تھا کہ وہ روم سے بھی باہر آئے۔۔پہلے جب بھی واسم آتا ردا ہمیشہ پر جوش انداز میں اس سے ملتی تھی۔۔اور وہ ایسی لڑکی بھی نا تھی کہ رشتے کی بات ہوئی تو روم میں شرما کر بیٹھ جائے۔۔۔ردا کا دل بہت بے چین ہو رہا تھا۔۔دل کر رہا تھا جا کر انکار کر دے۔مگر اس کے بعد نسیم بیگم اسے اس گھر میں سکون سے ٹکنے نہیں دیں گی اور وہ اپنے بابا سے دور نہیں رہ سکتی تھی۔۔

کیا کروں میں کیا ہو رہا ہے مجھے۔ !!مجھے انکار کرنا ہی ہو گا۔۔میں یہ رشتہ کیسے ایکسپٹ کر سکتی ہوں ۔۔واسم کبھی میرا آڈیئل نہیں رہا۔۔میں نے ہمیشہ اسے دوست ہی سمجھا۔۔شادی کا تو سوچنا بھی گوارہ نہیں کیا۔۔اور پھر میرا ارادہ تو بزنس کرنے کا تھا بابا کے آفس جانے کا تھا۔۔۔مگر اب اگر شادی ہو گئی

تو میں کیسے کروں گی سب۔۔۔ نہیں نہیں کچھ کرنا پڑے گا اس رشتے کا۔۔۔ مگر کیسے۔۔۔ ردا مسلسل پورے کمرے میں چکر لگاتے ہوئے انگلی دانتوں میں دبائے سوچے جا رہی تھی مگر کوئی حل نظر نہیں آ رہا تھا اسکو۔۔

ردا کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ !!!کب سے بھائی بھابھی اور واسم تمہارا انتظار کر رہے ہیں اور تم ہو کہ کمرے سے باہر آنے کو ہی نہیں دے رہی۔۔ چاہتی کیا ہو آخر تم۔۔ اس طرح میرے بھائی کی آمد کو اگنور کر کے ان سے نا مل کر۔۔ میں بتا رہی ہوں ردا میں مزید تمہاری کوئی فضول حرکت برداشت نہیں کرنے والی۔۔۔ نسیم بیگم سخت لہجے میں بولیں۔۔

بس موم میں آ ہی رہی تھی۔۔ !!!ردا بامشکل ضبط کرتے ہوئے بولی۔۔

جلدی کرو۔ !!وہ جواب دے کر کمرے سے نکل گئی پیچھے ردا بھی گہرا سانس کھینچ کر ان کے پیچھے ہی چل دی۔۔

❤❤❤❤❤

اور سناؤ ردا یونی میں سب کیسا چل رہا ہے تمھاری پڑھائی وغیرہ۔۔ !!!واسم نے ردا کے ساتھ لان میں واک کرتے ہوئے پوچھا۔۔

سب ٹھیک ہی ہے۔ !!!ردا نے مختصر سا جواب دیا۔۔

اچھا چھوڑو سب باتیں۔ !!یہ بتاؤ تم خوش ہو نا۔۔؟؟واسم نے اس کی بے زاریت نوٹ کرتے ہوئے بات بدلی۔۔

کس بات پر۔۔؟؟؟ردا نے جواب کے بجائے نا سمجھی سے سوال کیا۔۔

ہماری شادی کی بات سن کر تم خوش ہو نا۔۔؟؟واسم نے مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

ہمم۔!!!ردا نے سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا کیونکہ اسے اس بات اور واسم میں ذرا دلچسپی نا تھی۔۔اور واسم اس کے یوں سر ہلانے کو اس کی شرم سمجھ بیٹھا۔ردا کہہ کر آگے بڑھنے لگی تبھی واسم نے اس کی کلائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔ردا اس اچانک افتاد پر اپنا توازن بر قرار نا رکھتے ہوئے کٹی ڈور کی طرح اس کی بانہوں میں آسمائی۔۔

مجھے نہیں پتا تھا تم شرماتی بھی ہو۔۔ !!!بٹ یہ منظر مجھے بہت خوبصورت لگا میں چاہتا ہوں تم ساری زندگی یوں ہی میرے پاس میری بانہوں میں رہو شرمائی لجائی سی۔۔اور میں تم سے محبّت کرتا جا۔۔ واسم اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔وہ اپنا چہرہ ردا کے چہرے کے قریب کرتے ہوئے بول رہا تھا۔ جیسے ہی اس کے اپنا ہاتھ ردا کے چہرے پر رکھا رداا اس کا ارادہ سمجھ کے اس کی بات پوری ہونے سے پہلے اسے دھکا دے کر وہاں سے اپنے روم میں بھاگ آئی۔۔

شٹ۔ !!کیا ضرورت تھی اتنا پاس آنے کی۔۔اتنی بھی کیا جلدی تھی تجھے واسم۔۔اب پتا نہیں کیا سوچے گی وہ احمق لڑکی۔۔اس کے یوں جانے کے بعد واسم بڑبڑاتا ہوا اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

یہ س سب۔۔ !!!نہیں یہ کیسے ہو گیا۔۔۔اس نے مجھے چھوا بھی کیسے۔۔میرے اتنے قریب کیسے آسکتا ہے وہ۔۔اس کی ہمت بھی کیسے ہوئی اتنی گھٹیا حرکت کرنے کی۔۔ردا ڈر اور غصے کے ملے جلے تاثرات میں بولی۔۔

تم نے آج تو یہ حرکت کر دی واسم لیکن آج کے بعد میں تمہاری ایسی حرکت پر وہ حال کروں گی۔۔۔ جو تم نے سوچا بھی نہیں ہو گا۔۔۔ردا غصے سے سرخ چہرے کے ساتھ بولی۔۔

❤❤❤❤❤❤

بھائی چائے۔ !!!حرا زاویار کے سامنے چائے کا کپ کرتے ہوئے بولی تو زاویار نے جلدی سے تھام لیا

۔۔

کیا کر رہے تھے آپ۔ !!!حرا نے اس کے پاس ہی بیٹھتے ہوئے سنگل بیڈ پر بکھری ہوئی چیزیں دیکھ کر پوچھا۔۔

بس کچھ پرانی چیزیں سیٹ کر کے رکھنی تھی ابھی فری تھا تو سوچا وہ ہی کر لیتا ہوں۔۔۔ !!زاویار نے چائے پیتے ہوئے جواب دیا۔۔

یہ جھمکے بھابھی کے تھے نا۔۔ !! آپ نے ہی انہیں گفٹ کیے تھے۔۔اس کے بعد وہ ہر وقت پہنے رکھتی تھیں۔۔۔ آپ نے آج بھی انہیں ایسے رکھا ہوا ہے جیسے آج ہی خریدے ہوں بلکل نئے لگتے ہیں۔۔

حرا نے بیڈ سے ایک پیکٹ اٹھا کر اس میں پیارے سے چھوٹے چھوٹے جھمکے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا

۔۔

ہاں یہ اس کے تھے۔۔ !! مگر افسوس اس بات کا ہے وہ نہیں ہے۔۔اس کی ہر چیز تو سنبھالی ہوئی ہے میں نے۔۔ مگر اس کی حفاظت نا کر پایا اسے نا سنبھال پایا میں۔۔زاویار نے اداس سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔۔

ایسا نہیں ہے بھائی۔۔ !!! آپ خود کو کیوں قصوروار سمجھتے ہیں اس حادثے کے لیے۔۔اللہ پاک کی یہی مرضی تھی۔۔

میں جانتی ہوں آپ کسی کو نہیں بھولے ناوہ کڑا وقت بھول پائے ہیں یقین کریں بھائی وہ وقت تو میں بھی نہیں بھول پائی جب ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری ہنستی مسکراتی دنیا اجڑ گئی۔۔ہماری ماں جو کبھی ہمیں اونچی آواز میں پکارتی نہیں تھیں۔۔ہمیشہ ایک مسکراہٹ اور محبّت سے پکارتی تھیں اس حادثے کے بعد امی نے تو ہمیں کبھی دیکھا بھی نہیں پیار سے۔سب بدل دیا اس ایک حادثے نے ہماری

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

زندگی کو تہس نہس کر دیا۔۔ناجانے کیوں ایسا ہوا۔۔ حرا بھیگے لہجے میں بولتے ہوئے آخر میں رو دی

۔۔

اے گڑیا۔ !!بھائی کی جان۔۔روکس لیے رہی ہو مجھے سمجھاتے ہوئے خود ہی کمزور پڑ گئی۔۔ تمھاری ان آنکھوں میں آنسوں نہیں برداشت کر سکتا تمھارا بھائی جانتی ہو نا۔۔اور پھر میں کس لیے ہوں ۔۔ہم دونوں ہیں نا ایک دوسرے کی طاقت تو میری پیاری بہن روتے نہیں ہے۔۔اللہ پاک ہے نا ایک نا ایک دن وہ پاک ذات ہمارے لیے بھی آسانیاں لائے گی۔۔۔

"بے شک مشکل کے بعد آسانی ہے "بس بھروسہ رکھو اس پاک ذات پر۔۔اور رہی امی کی بات تو اب امی کو ہمیں ہر حال میں سنبھالنا ہے۔۔انہوں نے سختی تو اختیار کر لی مگر کب تک۔۔پتھر پر بھی مسلسل پانی پڑتا رہے تو سوراخ ہو جاتا ہے۔۔یہ تو پھر ماں کا دل ہے کیسے نہیں پگھلے گا۔۔زاویار حرا کے رونے پر اپنی کیفیت بھول کر اس کے آنسوں اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے سمجھانے لگا اس کی آخری بات پر حرا نے دھیمے سے اثبات میں سر ہلایا۔۔

رشنا میں یہ فائل پروفیسر حاشر کو دے کر آتی ہوں سب نے سبمٹ کروادی اور میں رہ گئی۔۔۔یہ نا ہو مزید لیٹ ہونے پر ڈانٹ پڑ جائے۔۔ردا ایک فائل میں صفحے درست کر کے رکھتے ہوئے رشنا سے کہہ رہی تھی۔۔

اوکے۔ !!!تم جاؤ میں بھی پھر تمہیں کینٹین میں ملوں گی بہت زوروں سے بھوک لگی ہے صبح بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔۔اور ابھی 2 تو بجنے ہی والے ہیں۔۔رشنا اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے بولی۔۔دونوں ساتھ ہی اپنے اپنے کام کے لیے کلاس سے باہر نکلیں

سر میں آئی کم ان۔۔ !!ردا نے کیبن کا ڈور نوک کرتے ہوئے اجازت چاہی مگر جواب ندارت۔۔

کیا کروں جاؤں اندر کے نہیں۔۔ !!!دو تین بار بھی ڈور نوک کرنے پر جواب موصول نا ہوا تو ردا سوچ میں پڑ گئی پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے دروازہ کو پیچھے دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔۔اندر کسی کو نا پا کر ردا نے سوچا فائل ٹیبل پر رکھ کر چلی جاتی ہوں۔۔بعد میں خود ہی دیکھ لیں گے سر۔۔اندر قدم رکھتے ہی اس نے نظریں گھما کر دیکھا تو حیرت سے اس کی پوری آنکھیں کھل گئیں۔۔

زاویار جو ہمیشہ ظہر کی نماز اسٹاف روم یا پھر اپنے آفس میں ادا کرتا تھا آج حاشر کے کیبن میں اس سے بات کرنے آیا تھا۔۔ مگر حاشر کو وہاں ناپا کر اس نے سوچا یہیں پر نماز ادا کرتا ہوں حاشر کے آنے تک

۔۔۔

ردا اسکو نماز پڑتا دیکھ حیران ہی ہو گئی تھی۔۔ سفید شلوار قمیض میں ملبوس سر پر نمازی ٹوپی پہنے وہ شاید تیسری رکعت پڑ رہا تھا۔۔ کیونکہ وہ بیٹھا ہوا تھا اور پھر کھڑے ہو کر پڑھنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔ ردا ایک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔ دل اتنے زور سے دھڑک رہا تھا کہ ردا کو لگا ابھی باہر آ جائے گا اسکو اپنے دھڑکنوں کی آواز با آسانی سنائی دے رہی تھی۔۔ آنکھوں کو لگتا تھا کہ شاید ہی اس سے خوبصورت منظر انہوں نے کبھی دیکھا ہو۔۔ زاویار کے چہرے پر سکون اور مسکراہٹ ردا کو مسمرائز کر چکی تھی ۔۔بے ساختہ اس کے دل نے کہا یہ واقعہ ہی کسی ریاست کا شہزادہ ہے۔۔

کیا ہوا مس۔ !!!زاویار نے اسے خود کو یوں دیکھتا پا کر مجبورن پوچھنا ہی پڑا وہ جو سوچوں میں غرق تھی ایک دم ہوش میں آئی۔۔

م میں وہ ی۔۔ !!میرا مطلب ہے کہ۔۔۔ردا کی زبان لڑکھڑائی تھی اور ایسا پہلی بار ہی ہوا تھا زندگی میں وہ بری طرح اپنی ہی بات میں الجھ گئی تھی۔۔

مجھے آپ کا مطلب جاننے کا کوئی شوق نہیں آپ کے پروفیسر یہاں نہیں ہے۔۔ آپ یہ فائل یہاں رکھ کر جا سکتی ہیں پلیز۔۔زاویار نے سرد لہجے میں کہتے ہوئے اسے باہر کا راستہ دکھایا۔۔تو وہ جلدی سے فائل رکھتی وہاں سے باہر نکلی۔۔زاویار نے سر جھٹک کر پھر سے اپنی نماز پڑھنا شروع کر دی۔۔

❤❤❤❤❤

یہ کیا ہو گیا تھا مجھے۔۔ !!!میں کیوں اس انسان کو دیکھ کر آس پاس کی دنیا بھول جاتی ہوں صرف وہی رہ جاتا ہے میرے سامنے۔۔کیسی فیلنگز ہیں یہ۔۔اور کتنے روڈ لہجے میں اس نے مجھے باہر جانے کو بولا ۔۔میں نے پلٹ کر اسے جواب کیوں نہیں دیا۔۔کیوں ایسے آ گئی وہاں سے جیسے اگر میں مزید وہاں رکتی تو میری کوئی چوری پکڑی جاتی۔ !!!

افف میں کیوں سوچ رہی ہوں اتنا دفع کرو اسے۔۔۔ردا کینٹین کے رستے چلتی ہوئی بے یقینی سے اپنی کیفیت کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔پھر رشنا کو دیکھ کر اپنی سوچوں کو جھٹکتی اس کی طرف بڑھ گئی ۔۔

کیا ہوا۔ !!سر نے ڈانٹا کیا؟؟رشنا نے ردا کے چہرے کا رنگ فق ہوا دیکھ پوچھا۔۔

نہیں تو۔۔ !!!ردا نے خود کو نارمل کرتے ہوئے نفی میں سر ہلاتے جواب دیا۔۔

تو چہرے کا رنگ کیوں اڑا ہوا ہے ردا میڈم۔۔ !!!رشنا نے جانچتی نظروں سے اس کا جائزہ لیتے پھر سے سوال کیا۔۔

کچھ نہیں ہوا۔۔ !!کیا سوال جواب کرنا شروع کر دیے تم نے پولیس والوں کی طرح۔۔کچھ آڈر بھی کیا ہے یا صرف بیٹھ کر دیکھنے میں وقت ضائع کیا ہے۔۔ردا اس کی نظروں سے زچ آکر اپنے مخصوص انداز میں بولی۔

دے دیا ہے آڈر۔۔ !!!تم نے کل بتایا نہیں پھر کیا بنا رشتے کا۔۔رشنا نے جواب دے کر پھر سے سوال کیا۔

ہاں میں بتانا بھول گئی تھی۔۔ !!!رشتہ ڈن کر دیا ہے ماما نے۔۔ردا نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا ۔۔

اور تم مان گئی آسانی سے۔ !!!ردا تم تو کہتی تھی واسم تمھارا آئیڈل کبھی نہیں ہو سکتا صرف زبردستی کا دوست ہے وہ تمہارا پھر ہاں کیسے کر دی تم نے رشتے کے لیے۔۔رشنا کو اس کی بات سن کر سچ میں شاک لگا تھا۔۔

تو کیا کروں میں یار۔۔ !!!اور جب وہ لوگ چلے گئے تو میں پاپا کو منع کرنے جا رہی تھی۔تب میں نے ماما کی باتیں سن لیں۔وہ پاپا کو کہہ رہی تھیں ردا نے واسم کو ہاں کر دی۔۔تو میں نے سوچا اگر اب میں جا کر پاپا کو منع کرتی ہوں تو ان دونوں کے بیچ لڑائی ہو جائے گی اور میں گھر کا ماحول ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی ۔۔ردا نے ہنوز اطمینان سے کہا۔۔

ہمم۔ !!!مجھے پھر بھی لگ رہا ہے تمہارے دماغ میں کچھ اور ہی چل رہا ہے۔۔اتنی آسانی سے ماننے والوں میں سے تم تو ہو ہی نہیں۔۔رشنا نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے جواب دیا۔۔

جو تمہیں لگے لگتا رہے۔ !!!مجھے یہ بتاؤ آنٹی انکل بھی تو تمہارے لیے اچھا سا لڑکا دیکھ کر رشتہ فکس کرنا چاہتے تھے۔۔وہ بات کہاں تک پہنچی۔۔ردا سے اب جواب نا دینا ہوا تو اسے دوسری باتوں میں لگا دیا۔۔جانتی تھی جتنا بھی بتاتی جاؤں گی رشنا کے سوال اتنے ہی بڑھے گے۔۔

ان کی تلاش ختم ہو گئی ہے اب۔۔ !!!رشنا نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔۔

کیا مطلب۔ !!ردا نے نا سمجھی سے پوچھا۔

مطلب یہ کہ مابدولت کو کوئی پسند آ گیا ہے۔۔ !!!اور اب اس کے علاوہ کسی کو سوچنا بھی گوارہ نہیں مجھے۔۔رشنا نے اپنی طرف اشارہ کر کے کہا۔

اچھا میڈم۔ !!!اور وہ کون ہے۔۔کوئی تھرڈ کلاس تو نہیں نا۔۔کہیں اس یونی کا وہ چشمش تو نہیں۔۔

رشنا میں بتا رہی ہوں تمہیں شادی ایسی جگہ ہی کرنا جو تمہارے اسٹینڈرڈ کا ہو۔۔جو تمہاری ہر خواہش پوری کر سکے۔۔ردا نے اپنی طرف سے ہی اندازے لگائے اور مشورہ بھی دے ڈالا مگر رشنا اس کی بات پر سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔

میری بات سنو تم کان کھول کر ردا۔ !!!ہوں تو میں تمہاری دوست اور تم مجھے عزیز بھی بہت ہو۔۔ مگر مجھے دل میں کوئی بات رکھنے کی عادت نہیں ہے۔۔ تمہیں اچھا لگے یا برا مگر ردا میڈم کوئی بھی تھرڈ کلاس نہیں ہوتا ہم سب کو ایک ہی ذات نے بنایا ہے اور ایک ہی مٹی سے بھی۔۔۔ اور ہم نے جانا بھی ایک ہی جگہ پر ہے من و مٹی تلے۔۔ یہ کلاس یہ سب گھٹیا باتیں نا ہم نے خود ہی بنائی ہے کوئی بھی انسان چھوٹا بڑا نہیں بلکہ اشرف المخلوق ہے۔۔ خدا کی بہترین تخلیق ہے۔۔

اور رہی بات میری چوائس کی تو میرا انتخاب کبھی بھی ایک امیر تمیر انسان نہیں بلکہ ایک نیک صفت ایک باعزت انسان ہی ہو گا۔۔ جو عزت کرنا اور کروانا جانتا ہو۔۔ جس کے پاس پیسہ بیشک نا ہو۔۔ لیکن ایمان کی دولت سے مالا مال ہو۔۔ جو گناہ کی طرف اکسانے کے بجائے خود بھی گناہ سے بچے اور مجھے بھی بچانے کی کوشش کرے آج کل کے کپل کی طرح نہیں جو سرے راہ شروع ہو جاتے ہیں جب کہ میاں بیوی کا ایک دوسرے سے پیار چار ریواری میں اچھا لگتا ہے نا کہ دکھاوا کرتے ہوئے۔۔ میرا انتخاب ایسا مرد ہو گا جو دل سے مجھے پیار کرے میری عزت کرے میرے ساتھ مخلص ہو بیشک وہ مجھے قیمتی تحفے نا دے۔۔ شوہر کی مخلصی محبّت اور اسکی طرف سے دی ہوئی عزت ہی کافی ہوتی ہے ایک بیوی

کے لیے۔۔اس کی اہمیت تب اپنے سسرال میں بڑھ جاتی ہے جب اس کا شوہر اسے عزت سے پکارے اسے اپنے دکھ سکھ کا ساتھی مان کر ہر مسئلہ ہر بات بنا جھوٹ بولے شئیر کرے۔۔

امیر گھر میں چلی تو جاؤں گی میں۔ !!وہاں مجھے کیا ملے گا زیادہ سے زیادہ نمائش کے لیے ہر قیمتی چیز ہو گی۔۔عزت دلانے کے طور پر مجھے پارٹیوں میں غیر مردوں سے ملایا جائے گا کیوں کہ یہ امیروں کی سوسائٹی میں عام سی بات ہے اور ملنا بھی ضروری ہوتا ہے۔۔میرا شوہر جو کے پیسے والا تو ہو گا کیا اس کا کردار بھی مضبوط ہو گا یا نہیں۔۔کیا وہ راتوں کو نشہ کر کے تنہائی میں بھی ویسا ہی پاک صاف کردار کا ہو گا جیسے ایک عزت دار مرد ہوتا ہے۔۔کیا وہ مجھے باکردار سمجھے گا مجھے عزت۔۔تحفظ دے پائے گا ۔۔امیر ترین گھروں میں اکثر یہی دیکھا ہے میں نے 2 یا 4 دن بعد وہ مجھ سے بے زار ہو جائے گا اور پھر میں اس محل میں ایک رکھے ہوئے۔۔شو پیس کے علاوہ کچھ نہیں ہو نگی اس کے لیے۔۔رشنا نے ردا کو اچھا خاصا لیکچر دے ڈالا تھا اور یہ ایک سمجھنے والی بھی بات تھی۔۔

میں نے تو دوستی کے ناتے مشورہ دیا تمہیں نہیں پسند آیا بول دیتی اتنا بڑا لیکچر دینے کی اور میرے کان پکانے کی کیا ضرورت تھی۔۔ویسے بھی ہر امیر مرد ویسا نہیں ہوتا جیسا تم سوچتی ہو۔۔ردا نے اس کی

بات کو ایک کان سے سن اور دوسرے کان سے نکالنے والا کام کرتے ہوئے اگنور کر کے اپنا نظریہ بیان کیا۔۔

میں نے ایسا کب کہا ہر امیر مرد ایسا ہوتا ہے میں نے تو یہ کہا کہ وہ امیر مرد اگر عزت دار اور مخلص نا ہوا تو میں کیا کروں گی۔۔ !!!ہماری زندگی اتنی بے مول نہیں کہ اس کی قیمت لگائی جائے صرف پیسہ دیکھ کے شادی کی جائے۔۔رشنا نے اس بار تھوڑا سخت لہجے میں جواب دیا۔۔

اچھا خیر چھوڑو۔۔ !!!یہ بتاؤ وہ عزتت دار مرد ہے کون۔۔جس کو میڈم نیک سیرت نے پسند کیا اپنے لیے۔۔ردا نے ہمیشہ کی طرح اس کی سمجھنے والی بات کو اگنور کرتے ہوئے عزت لفظ کو کھینچ کر ادا کرتے سوال کیا۔۔

وقت آنے پر بتادوں گی ویسے بھی ابھی کچھ پتا نہیں اس کے بارے میں۔۔جب بات بڑھی تو تمہیں ہی سب سے پہلے پتا چلنے والا ہے میڈم مغرور۔۔۔رشنا نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

وہ دیکھو آرہی ہے ردا میڈم۔ !!!بہت غرور ہے نا اسے خود پر۔۔ آج دیکھنا میں اسے اس کے غرور سمیت سب کے سامنے گراؤں گی تب اکڑ کم ہو گی اس کی۔۔ ردا اور رشنا باتوں میں مصروف کوریڈور سے گزر رہیں تھیں۔ جب ردا کی کلاس فیلو اور سب سے بڑی دشمن انابیہ اسے حسد اور غصے سے جلتی نگاہوں سے دیکھ کر اپنے ساتھ کھڑی اپنی دوستوں سے بولی۔۔

رشنا بتا بھی دو یار۔۔ !!!پکا پرومس اب کچھ نہیں کہوں گی یار۔۔ ردا سے تو صبر ہی نہیں ہو رہا تھا وہ جلد از جلد رشنا کی پسند کے بارے میں جاننا چاہتی تھی۔۔ تبھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

بتادوں گی نا یار وقت آنے پر۔۔ !!!تم تو میرے پیچھے ایسے پڑ گئی ہو جیسے ابھی رخصت ہو جاؤں گی اس کے ساتھ بنا تمھیں کچھ بتائے۔۔۔ رشنا اسے گھور کر دیکھتے ہوئے بولتی جلدی جلدی چلتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔ جب کے ردا اس کے نا بتانے پر منہ بنا کر اسے دیکھتے تھوڑی دیر وہیں کھڑی رہی پھر وہ بھی بھاگنے کے سے انداز میں اس کے پیچھے چل دی۔۔

آہ ہ۔ !!!ردا جلدی جلدی چلتی ہوئی جا رہی تھی کہ پاؤں کو کسی چیز سے ٹھوکر لگنے پر گر پڑی۔۔ نظر اٹھا کر دیکھنے پر انابیہ کے گروپ کو اپنی طرف تمسخرانہ نگاہوں سے دیکھتے وہ سمجھ گئی کہ وہ کسی چیز سے

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

ٹھوکر لگنے پر نہیں بلکہ انابیہ کے پاؤں سے اٹک کر گری تھی۔۔۔ردا کو سب کی مذاق اڑاتی نظریں خود پر محسوس ہو رہی تھی۔۔اور ساتھ دبی دبی ہنسی کی آواز سن کر وہ اپنا ضبط کھوتی اٹھ کھڑی ہوئی رشنا بھی اس کے پاس آگئی تھی رشنا کچھ کہتی اس سے پہلے ہی پورے کوریڈور میں تھپڑ کی آواز گونجی تھی اور سب کی ہنسی کو بریک لگا تھا رشنا نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔

کیوں کہ ردا بنا سوچے سمجھے۔۔انابیہ کو اتنا زور کا تھپڑ مار چکی تھی کہ وہ جو اپنی دوست کہ کندھے پر ہاتھ رکھ کر ہنس رہی تھی اچانک خود کو تھپڑ پڑنے پر سنبھل نا پائی اور لڑکھڑا کر گر گئی۔۔ردا سب کو خونخوار نظروں سے گھورتی انابیہ پر جھکی تھی۔۔

ردا چھوڑو اسے چلو یہاں سے۔۔ !!رشنا نے اپنی سی کوشش کی تھی معاملہ زیادہ بگڑنے سے بچانے کے لیے۔۔پر وہ یہ بھی جانتی تھی ردا کا غصہ کیسا تھا۔۔اسے ڈر تھا کہ کوئی ٹیچر نا آجائے۔۔

تمہاری اتنی ہمت کہ تم نے مجھے گرانے کی کوشش کی۔۔ !!!ہاؤ ڈئیر یو۔۔سوری بولو سب کے سامنے ورنہ دوسرا تھپڑ مارتے وقت میرا ہاتھ ذرا بھی نہیں کانپے گا۔۔ردا نے اس کے بازو سے اتنا زور سے پکڑ

کر اٹھایا کہ انابیہ کو لگا ردا کے ناخن اس کے بازو کی سکن چیر چکے ہیں۔۔ایک پل کے لیے انابیہ اس کے غصے سے ڈر گئی تھی۔۔اسے اپنی سب سے بڑی غلطی لگ رہی تھی ردا سے پنگا لے کر۔

بولو ورنہ۔۔ !!!

ورنہ کیا کریں گے آپ مس ردا جاوید۔۔ !!!اس سے پہلے ردا اپنا جملہ مکمل کرتی زاویار نے وہاں آ کر سخت لہجے میں پوچھا۔۔اسے وہاں بلانے والی انابیہ کی فرینڈ تھی کیوں کہ جانتی تھی ایسے انابیہ کی جان نہیں چھوٹنے والی ردا سے۔۔

یہ کیا تماشا ہو رہا ہے یہاں کوئی کامڈی چل رہی ہے یا ڈرامہ۔۔جو آپ لوگ اپنی کلاسس چھوڑ کر ملاحظہ فرما رہے ہیں جائیں سب اپنی اپنی کلاسس میں۔۔ !!!اور آپ مس ردا چھوڑے ان کا بازو۔۔۔زاویار نے ایک نظر آس پاس کھڑے سٹوڈنٹس پر ڈال کر سختی سے کہا تو سب وہاں سے چلے گئے صرف رشنا، ردا اور انابیہ کا گروپ رہ گیا تھا۔۔زاویار انابیہ کا بازو ردا کے ہاتھ میں دیکھ کر ردا سے بولا تھا۔۔مگر ردا نے پھر بھی نہیں سنی اس کی بات۔۔

مس ردا میں نے کہا چھوڑے انکا بازو۔ !!!زاویار کے اب کی بار غصے سے کہنے پر ردا انابیہ کو شعلہ برساتی نظروں سے گھورتے ہوئے ایک جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑ گئ۔۔

میرے آفس میں آئیں آپ لوگ۔۔ !!!زاویار ایک نظر ان سب پر ڈالتا بول کر اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔۔

❤❤❤❤❤❤

باہر کیا تماشہ لگا رکھا تھا آپ دونوں نے۔۔ !!!شرم نام کی کوئی چیز بھی ہے آپ میں۔۔یا نہیں ۔۔چھوٹی بچیاں ہیں آپ لوگ جو لڑ رہی تھیں۔۔۔اس بات پر بھی شرم محسوس نہیں کی آپ نے کہ ارد گرد لڑکے بھی کھڑے ہیں۔۔۔زاویار نے دونوں کو سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے تاسف سے کہا۔

سر ایم سوری۔ !!!بٹ غلطی ساری ردا کی تھی اس نے مجھ پر بنا کسی وجہ کے ہاتھ اٹھایا۔۔انابیہ معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے سر جھکا کر شرمندہ سے لہجے میں کہا۔۔

جھوٹی کہیں کی۔۔ !!!مجھے تو لگتا ہے تمہیں چار پانچ تھپڑ لگانے چاہیے ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری ۔۔ردا اس کی بات پر بھڑک ہی اٹھی تھی۔۔زاویار کی موجودگی کی بھی پرواہ نا کرتے ہوئے وہ انابیہ پر جھپٹنے کو تیار تھی۔۔

انف از انف مس ردا میں آپ لوگو کے ساتھ نرمی سے پیش آرہا ہوں تو اس بات کا ناجائز فائدہ نا اٹھائے۔۔بات اگر پرنسپل کے آفس تک جائے گی تو آپ دونوں جانتی ہے کیا ہو گا آپ لوگو کے ساتھ۔

اور مس ردا آپ زبان سے بات کیجئے تو زیادہ بہتر ہو گا ہاتھ سب کے پاس ہوتے ہیں یہ مت بھولیے۔۔ اگر یہ جھوٹ بول رہی ہیں تو سچ کیا ہے آپ بتا دیجئے۔۔زاویار نے ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے غصے سے کہا ایک پل کے لیے ردا اور انابیہ دونوں اس کے غصے سے ڈر کر رہ گئیں۔۔۔

اس نے پہلے مجھے گرایا اپنا پاؤں بیچ میں رکھ کر۔۔!!ورنہ میں کوئی پاگل نہیں بلاوجہ کسی کو مارتی پھروں ۔۔۔ردا نے اکھڑے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔۔زاویار کو اس کے بات کرنے کا انداز برا تو بہت لگا مگر وہ اگنور کرتا انابیہ کی طرف پلٹا۔۔

نوسر ایسا نہیں ہے۔۔ !!یہ خود جلدی جلدی بھاگنے کے انداز میں آرہی تھی۔۔اور اس نے ہیل بھی پہنی ہے پاؤں مڑنے کی وجہ سے گری ہے یہ میں بس مدد کرنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھا رہی تھی ۔۔مگر اس کی شان میں کمی آرہی تھی نا میرا ہاتھ تھامنے سے تو تھپڑ مار دیا اس نے۔۔اگر آپکو مجھ پر یقین نہیں تو وہاں کھڑی لڑکیوں سے پوچھ لیں اس کی اپنی دوست بھی وہیں تھی۔۔انابیہ نے نفی میں سر ہلاتے بتایا۔۔

بلکل پوچھ لوت۔۔ !!م میرا مطلب ہے آپ پوچھ لیں۔۔۔ردا اپنی عادت سے مجبور اپنے انداز میں بولتے ہوئے بھول گئی تھی وہ اس وقت زاویار کے سامنے کھڑی ہے۔۔۔پیٹھ پیچھے تو وہ اچھی خاصی انسلٹ کرتی تھی زاویار کی۔۔سامنے بھی انسلٹ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی تھی مگر اس وقت بات الگ تھی تو اپنی زبان پر کنٹرول کرتے ہوئے زاویار کے ماتھے پر پڑی سلوٹوں میں اضافہ دیکھ کر تم سے آپ پر آگئی تھی۔۔اس نے ایک بار بھی زاویار کو سر نہیں کہا تھا نا اسکی موجودگی کا کوئی خاص اثر لیا تھا۔۔وہ یہاں کھڑی تھی بھی تو صرف اس وجہ سے کے اگر بات پرنسپل تک پہنچی تو اس کے بابا کو بھی ٹینشن ہو گی۔۔کیوں کہ انہیں نہیں پتا ردا یونی میں کیسے رہتی ہے نا ہی آج تک اس کی کوئی شکایت

گئی تھی اس کے گھر۔۔وہ لمٹ میں ہی زیادہ تر رہتی تھی۔۔لیکن جب کوئی سامنے سے پنگا لے تو پھر برداشت بھی نہیں کرتی تھی۔۔

سر ہم نے نہیں دیکھا انابیہ کو ایسی حرکت کرتے ہوئے۔۔۔ !!!ان لڑکیوں کو بلایا گیا تو انہوں نے انابیہ کی دوست ہونے کے ناتے جھوٹ ہی بولا۔۔

جھوٹ بول رہی ہیں یہ سب۔۔ !!!انکا تو گروپ ہے یہ کیوں سچ بتائیں گی۔۔۔ردا نے پھر سے غصے سے کہا۔۔

رشنا تم ہی بتا دو پھر سر کو کہ میں نے ایسا کیا تھا یا نہیں۔۔ !!کیا تم نے دیکھا مجھے ایسا کرتے ہوئے۔۔ردا کی بات پر انابیہ نے رشنا کو دیکھ کر پوچھا۔

ہاں رشنا بتاؤ کہ میں جو بول رہی ہوں وہ سچ ہے انہوں نے کیا گھٹیا حرکت کی میرے ساتھ۔۔ردا بھی رشنا کی طرف آتے ہوئے بولی۔۔زاویار ان سب میں چپ ہی تھا۔۔

نہیں سر۔۔ !!!میں نے کچھ ایسا نہیں دیکھا سو مجھے نہیں پتا ردا کیسے گری میں تو اس کی ہلکی سی چیخ کی آواز پر مڑی تھی۔۔رشنا نے ایک نظر ردا پر ڈال کر زاویار سے کہا۔۔ردا نے اسے بے یقینی سے دیکھا ۔کہ اسکی اپنی دوست کو بھی اس پر یقین نہیں۔۔

بس بہت ہو اڈرامہ۔۔ !!!افسوس ہے مجھے آپ لوگو پر۔۔اتنی بڑی نامی گرامی یونیورسٹی میں پڑھنے کے باوجود آپ لوگو میں تمیز عقل اور شعور نام کی چیز نہیں۔۔ آپ تو ان عورتوں کی طرح لڑ رہی تھیں جو اکثر گلی محلوں میں لڑتی پائی جاتی ہیں۔۔۔ایسی تعلیم حاصل کرنے سے بہتر آپ گھر میں بیٹھے اور اپنی اپنی جائیداد کا گھمنڈ لوگو کو دکھائیں یہاں نہیں۔۔جو تعلیم آپکو ایک ٹیچر سے بات کرنے کی تمیز نا سکھا سکے اسکا فائدہ نہیں۔۔

غلط کہتے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں ایک پڑھی لکھی ماں ہی اولاد کی بہترین تربیت کر سکتی ہے۔۔اور ایک پڑھی لکھی عورت ہی نسلیں سنوار سکتی ہے۔۔

عورت بے شک زیادہ پڑھی لکھی نا ہو۔۔ !!لیکن اگر وہ دین کی سمجھ رکھنے والی ہو۔۔تو ہی وہ بہترین ماں بیٹی بیوی بن سکتی ہے۔۔عورت کو یہ ہی ناپتا ہو کہ اپنی نزاکت اپنی آبرو اور اپنا کردار کیسے بلند کرنا

کیسے خود کو غلیظ نظروں سے محفوظ کرنا ہے کیسا لباس پہنا ہے جس سے وہ سر تا پا خود کو محفوظ کر سکے تو اس عورت سے نسلیں سنوارنے کی امید غلط ہے۔وہ ایک گھر سنبھال لے بہت بڑی بات ہے۔۔

آپ سوری کریں ان سے آپکو ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔۔ !!!زاویار افسوس سے کہتا ردا کو دیکھ کے بولا تھا۔۔ردا اس کی باتوں کا مطلب سمجھ کر دل ہی دل میں اسے برا بھلا کہتی خود پر بڑی مشکل سے ضبط کر کے کھڑی تھی۔۔غصہ تو اسے رشنا پر بھی تھا۔۔

میں اس سے سوری نہیں کروں گی کبھی نہیں۔۔ !!!ردا زاویار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اٹل لہجے میں کہتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی تھی مگر جاتے جاتے زور دار آواز کے ساتھ دروازہ بند کرنا نا بولی تھی۔۔اور یہیں پر وہ زاویار کی نظروں میں اپنے لیے بچی کچی ویلیو بھی کھو چکی تھی۔۔

ایم سوری مس انابیہ۔۔ !!آپ بھی اس معاملے کو یہی ختم کریں۔۔آپ بھی اب جا سکتی ہیں۔زاویار انابیہ کو دیکھ کر دھیمے لہجے میں بولا۔۔

اوکے سر۔۔ !!!جیسے آپ کہیں۔۔انابیہ مؤدب انداز میں بولی تھی۔اور وہاں سے چلی گئی رشنا بھی زاویار کے غصے سے سرخ پڑتے چہرے پر نظر ڈال کر وہاں سے باہر نکل گئی۔۔

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

اتنی آسانی سے تمہیں معاف نہیں کرنے والی ہوں میں ردا میڈم۔۔ !!!اپنے اوپر ہاتھ اٹھانے کا بدلہ تو لے کر رہوں گی۔۔انابیہ باہر نکل کر تھپڑ کے بارے میں سوچتی نفرت آمیز لہجے میں بولی تھی یہ جانے بغیر اسکی یہ بات رشنا سن چکی تھی۔۔اب رشنا کو لگ رہا تھا ردا ٹھیک بول رہی تھی۔۔ مگر اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیا چگ گئی کھیت۔۔

❤❤❤❤❤❤

کتنی بد تمیز لڑکی ہے یہ۔۔ !!!ایسا بھی کوئی ضدی ہوتا ہے کیا۔۔بے وقوف کہیں کی۔۔زاویار کو رہ رہ کر ردا کو سوچ کر غصہ آرہا تھا جو اس کے منہ پر معافی مانگنے سے منع کر کے گئی تھی۔۔

خیر مجھے کیا۔۔ !!ایز آ ٹیچر۔۔میرا کام تھا انہیں سمجھانا۔۔تو میں نے اس لیے وہ بات کہی۔۔اب وہ نہیں سمجھی اور الٹا غصہ ہو گئی تو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔زاویار خود سے ہی باتیں کرتا آخر میں سر جھٹک کر آفس سے باہر نکل گیا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

ردامیری بات تو سنو یار۔۔ !!ایم سوری یار مگر سچ میں میں نے نہیں دیکھا تھا تم کیسے گری۔۔رشنا ردا کے پیچھے پیچھے جاتے ہوئے اسے منانے کی تگ ودو کر رہی تھی۔۔ردا اس وقت غصے سے چلتی ہوئی یونی کے پارکنگ ایریا میں آگئی تھی کیوں کہ انکو چھٹی بھی ہو گئی تھی۔۔

کیا سنو میں تمھاری بات ہاں۔۔ !!اس انسان نے مجھے کتنا کچھ کہہ دیا صرف تمہاری اس بات کی وجہ سے۔۔رشنا کیا تمہیں بھی لگتا ہے میں بلاوجہ کسی پر ہاتھ اٹھاؤں گی پہلے کبھی دیکھا تھا مجھے ایسا کرتے ہوئے۔۔۔۔مجھے گرا ہوا تو دیکھ لیا تھا تو میرے پاس ان چوڑیلوں کو کھڑا دیکھ اتنا سمجھ نہیں آیا تمہیں کہ کیسے گری ہو نگی میں۔۔ردا پلٹ کر غصے سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ بولتی بنا رشنا کا جواب سنے گاڑی میں بیٹھ کر اسٹارٹ کر چکی تھی۔۔اور پھر اس سے پہلے رشنا گاڑی کے پاس آتی ردا گاڑی زن سے بھگا لے گئی تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

مجھے اتنی باتیں سنائی۔۔ !!!او قات ہی کیا ہے اس کی۔۔جب سچ بات سمجھ نہیں آتی تو بڑا بننے کی کیا ضرورت تھی۔۔ردا تھوڑا دور ہی آئی تھی کہ سامنے روڈ پر کھڑے زاویار کو دیکھ کر غصے میں بولی۔۔

اسی غصے کی وجہ سے وہ زاویار کے سامنے سے گاڑی گزارتی اس کے کپڑے کیچڑ سے گندے کرتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

زاویار اس اچانک افتاد کے لیے تیار نا تھا وہ بار بار اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی پر ٹائم دیکھتا بس کا ویٹ کر رہا تھا۔۔ کیوں کہ بائیک ابھی بھی خراب ہوئی گھر میں پڑی تھی تو ان دنوں وہ بسوں پر ہی آیا جایا کرتا تھا ۔۔اپنے سامنے سے اچانک گزرتی گاڑی کو دیکھنے کے بعد اپنی حالت دیکھ کر اسے غصہ تو بہت آیا تھا ۔۔مگر گاڑی آگے بڑھ جانے کی وجہ سے وہ گاڑی والے / والی کو کچھ کہہ نہیں پایا تھا۔۔

ردا نے تھوڑے دور جا کر گاڑی کو بریک لگاتے شیشے میں سے پیچھے دیکھا زاویار کا غصے سے لال پڑتا چہرہ دیکھ کر ردا ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔

ردا ادھار نہیں رکھتی۔۔ !!!برا تو لگ رہا ہے تم کو اس حالت میں دیکھ کر مگر تم نے بھی تو غلط کیا نا ۔۔مجھے سوری بولنے کا بول کر۔۔جب کہ میں بول رہی تھی میری غلطی نہیں تھی۔۔ آج تک ردا نے کسی کو بھی صفائی پیش نہیں کی تمہارے سامنے کی مگر یقین نا کر کے اچھا نہیں کیا۔۔

ویسے اس حالت میں بھی غضب لگ رہے ہو زاویار حیدر۔۔۔ !!!ایسے لک دے کر تم میرے دل میں اپنی جگہ نہیں بنا سکتے۔۔اسی انا بیہ پر ٹرائی کرو کیا پتا بات بن جائے۔۔ تمھارے حالات بدل ہی جائیں ۔۔ردا حقارت اور تمسخرانہ انداز میں بولتی آگے بڑھ گئی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

اسلام و علیکم امی۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔یہ کیا ہوا۔۔ !!!کیسے ہوئی تمہاری یہ حالت زاویار۔۔زاویار جیسے ہی گھر میں داخل ہوا اس کی امی کی نظر اس پر پڑتے ہی انہوں نے پوچھا۔۔

کچھ نہیں امی بس ایک گاڑی پاس سے گزری تو تھوڑے سے کپڑے خراب ہو گئے۔۔ آپ کیسی ہیں ۔۔حرا واپس آگئی۔۔زاویار نے چارپائی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔

آگئی ہے وہ واپس۔۔ !!تم جا کر کپڑے بدل کر کھانا کھالو۔۔مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔ شاہانہ بیگم نے اس کے پاس ہی بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

جی ٹھیک ہے میں 2منٹ میں آیا۔۔زاویار کو آج اپنی ماں کا یہ رویہ دیکھ خوشی کے ساتھ حیرت بھی ہو رہی تھی کیوں کہ وہ اکثر برے لہجے میں ہی دونوں بہن بھائی سے بات کرتی تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤

جی امی کہیں آپ نے کیا بات کرنی تھی۔۔ !!!زاویار چینج کرنے کے بعد کھانا کھا اپنی امی کے کمرے میں گیا۔۔شاہانہ بیگم کے پاس چارپائی پر بیٹھتے ہوئے اس نے میٹھے اور محبّت پاش لہجے میں پوچھا۔۔ تمہارے لیے ایک لڑکی دیکھی ہے۔۔ !!!کل اتوار ہے تمہاری چھٹی ہے اس کے گھر رشتہ لے کر جانا ہے۔۔۔تم چلوگے نا میرے ساتھ۔۔شاہانہ بیگم نے آس بھری نظروں سے زاویار کو دیکھ کر پوچھا ۔۔۔تبھی حرا بھی کمرے میں داخل ہوئی۔۔وہ جانتی تھی کیا بات ہو رہی ہے۔۔زاویار کے لیے یہ بات کسی دھچکے سے کم نا تھی۔۔

امی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں آپ جانتی ہیں نا میں حور کو کبھی نہیں بھلا پایا نا اسکی جگہ کسی اور کو دے پاؤں گا۔۔پھر آپ نے سوچا بھی کیسے۔۔زاویار شاک کی کیفیت میں کھڑے ہو کر بے یقینی سے پوچھنے لگا ۔۔

میں نے کب کہا اسے بھول جاؤ۔۔ !!زاویار زندگی بہت لمبی ہے یوں نہیں کٹتی اکیلے بغیر ہم سفر کے۔۔ اور لڑکی امیر خاندان کی ہے۔۔ بیٹا تمہارے کندھوں پر سے ذمداریوں کا بھوج ہلکا ہو جائے گا۔۔ شاہانہ بیگم نے تحمل سے اپنی بات کہی۔۔

میں نے شادی ہی نہیں کرنی امی۔۔ اس لیے مجھے فرق نہیں پڑتا کہ لڑکی امیر ہے یا قریب گوری ہے یا کالی۔۔ !!اور لڑکی کے امیر ہونے سے کیا لگتا ہے آپکو اتنا بے غیرت ہوں میں بیوی کے پیسے پر عیاشی کروں گا۔۔ یہ آپ نے سوچا بھی کیسے۔۔ کیا میں معذور ہوں۔۔ یا آپ لوگ فاقوں پر ہیں۔۔ جو آپ نے ایسا رشتہ ڈھونڈا میرے لیے۔۔ میں نا تو کل آپ کے ساتھ جاؤں گا اور نا ہی شادی کروں گا۔۔۔ زاویار ضبط سے کہتا باہر کی جانب بڑھنے لگا جب شاہانہ بیگم کی اگلی بات پر اس کے قدم تھمے تھے۔۔

تو پھر مجھے بھی مار دو۔۔ !!!تاکہ میں بھی مر جاؤں تمہارے باپ کی طرح میں نہیں جی سکتی اور۔۔ اور نا ہی تمہیں یوں تکلیف میں دیکھ سکتی ہوں۔۔ میں نے کچھ غلط نہیں سوچا لڑکی بلکل حور جیسی ہے نیک سیرت اور صورت کی مالک۔۔ زاویار کیا تم اپنی ماں کو اتنی سی خوشی نہیں دے سکتے۔۔۔۔ میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی میرا گھر مکمل کر دو بس کر دو اب۔۔ زاویار ان کی باتیں سن کر کرب سے

آنکھیں بند کرتے ہوئے پلٹا تھا۔۔اس نے ایک نظر حرا کو دیکھا تھا حرا نے بھی آنکھوں کے اشارے سے اسے ہاں کرنے کو کہا تھا۔۔

ٹھیک ہے میں چلوں گا آپ کے ساتھ۔۔ !!!مگر آپ اب مرنے کی بات نہیں کریں گی۔۔ہم دونوں کے پاس آپ کے علاوہ اب ہے ہی کون امی۔۔زاویار نے انھیں اپنے سینے میں بھینچ کر ان کے سر پر پیار کرتے ہوئے نم آنکھوں سے کہا تھا۔۔حرا بھی اس کے پاس آئی تھی اسے بھی اپنی محفوظ حصار میں لیتا۔وہ اپنی ماں کے لیے وہ فیصلہ کر چکا تھا جو اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔۔

ہائے ردا کیسی ہو آج لیٹ ہو گئی ہو یار وزاسی ٹائم آتی ہو میں تمھارا بہت دیر سے ویٹ کر رہا تھا۔۔ردا گھر میں داخل ہوئی تو واسم سامنے آتے ہوئے بولا جو لان میں اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔واسم کو دیکھ نا جانے کیوں مگر ردا کا موڈ آف ہوا تھا۔۔

ہمم۔۔ !!ٹریفک کی وجہ سے لیٹ ہو گئی تھی۔۔ردا نے بامشکل مسکرا کر جواب دیتے قدم اندر کی جانب بڑھا دیے۔۔

کیا ہوا ابھی تک ناراض ہو۔ !!!اس حرکت کی وجہ سے۔۔ایم سوری یار۔۔واسم نے اس کے اس رویے پر اس کی ناراضگی ہی سمجھی تھی۔۔مگر وہ بے چارہ کیا جانے ردا میڈم تو اس سے اس نئے رشتے پر ذرا بھی خوش نہیں تھی۔۔اور ابھی اس وقت اسے یہاں دیکھ اسے ذرا اچھا نہیں لگا تھا۔۔

نہیں اٹس اوکے۔۔ !!!تم یہاں اس وقت کیا آنٹی انکل بھی آئیں ہیں۔۔ردا نے قدم باقدم چلتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی ہاں۔۔ !!!ان کا آنا تو ضروری تھا۔۔اس لیے آئیں ہیں وہ بھی۔۔۔واسم نے معنی خیزی سے اسے دیکھ کر کہا۔۔ردا نے اسکی بات سن کر پلٹ کر اسے دیکھا۔۔

کیا مطلب۔۔ !!ایسا کیا ہو گیا جو انکا آنا ضروری تھا۔۔ردا نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

ارے یار۔۔ !!وہ ہمارے نکاح کی ڈیٹ فکس کرنے آئیں ہیں۔۔اس سے بڑھ کر اور کیا ضروری ہو سکتا ہے بھلا۔۔واسم مسکرا کر بولتے ہوئے اس کے سر پر بم ہی گرا گیا تھا۔۔

واٹ۔۔ !!نکاح۔۔لیکن ابھی تو انگیجمنٹ بھی نہیں ہوئی تو نکاح کیوں۔۔ردا کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔۔

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

میں نے ہی کہا تھا ماما کو کہ مجھے انگیجمنٹ وغیرہ کے چکر میں نہیں پڑنا ڈائکٹ نکاح کرنا ہے۔۔۔اس سے ایک تو تم سے میرا پاکیزہ رشتہ جڑ جائے گا دوسرا ہم ایک ہو جائیں گے۔۔۔تم خوش ہونا۔۔واسم مسکرا کر اپنی بات مکمل کر کے اسکی طرف دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔جو اسے بنا جواب دیے اندر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئ۔۔۔

ہائے آنٹی ہائے انکل۔۔ !!!کیسے ہیں آپ لوگ۔۔۔ردا نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔

ہم ٹھیک ہیں بیٹا تم بتاؤ کیسی ہو۔۔ !!واسم کی ماں رومانے مسکرا کر پوچھا۔

آئی ایم گڈ۔۔ !!!ماما مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔ردا انکو جواب دے کر نسیم بیگم کو دیکھ کر بلکل دھیمی آواز میں بولی۔۔

آپ لوگ چائے لیں میں ابھی آتی ہوں۔۔ !!نسیم بیگم اپنے بھائی بھابھی کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے بولی اور پھر ردا کے پیچھے بڑھ گئ۔

❤❤❤❤❤❤

کتنے پیارے پھول ہیں یہ۔۔ !!!رشنا اس وقت شاپنگ کرنے آئی تھی۔۔۔اس نے ردا کو بہت کالز کی تھیں منانے کے لیے۔۔ مگر ردا نے اپنا نمبر ہی سوئچ آف کر لیا تھا اور رشنا کی زندگی میں کل کا دن بہت خوبصورت تھا وہ ردا کے لیے اپنا وہ دن خراب نہیں کر سکتی تھی۔۔رشنا کو پتا تھا ردا کا غصہ جب ختم ہو گا تب وہ خود رابطہ کرے گی اس سے پہلے نا تو کال اٹھائے گی اور نا ہی اس سے ملے گی۔۔۔اسی لیے ردا کو اس کے حال پر چھوڑتی وہ کل کے لیے شاپنگ کرنے آئی تھی۔۔۔وہاں روڈ پر تازہ پھولوں سے سجی دوکان دیکھ کر رشنا مسکرا اٹھی تھی۔۔ آسمانی رنگ کی گھٹنوں تک آتی شرٹ کے ساتھ وائٹ کلر کا ٹراوزر پہنے گلے میں دوپٹہ ڈالے سر پر چادر سرخ و سفید رنگت لیے وہ ان پھولوں کے پاس کھڑی انکی خوشبو اپنے اندر اتارتی ایک پھول ہی لگ رہی تھی۔۔

تبھی اس کی سماعت سے ایک آواز ٹکرائی۔۔اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک بچا اسے آپی کہہ کر بلانے کے ساتھ اس کی طرف پھول بڑھا رہا تھا۔

آپی آپ یہ پھول لے لیں صبح سے بھوکے ہیں ہم دونوں کچھ نہیں کھایا جو بھی آتا ہے ان بڑی دوکانوں سے پھول لے جاتا ہے۔۔ آپ ہی ہم سے لے لیں۔۔یہ پھول آپ اپنے پسندیدہ انسان کو دیں گی تو وہ

بھی آپکو پسند کرنے لگے گے۔۔بچے نے بہت آس سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے اپنا اور اپنی بہن کا حال بتاتے کہا تھا۔وہ دکھنے میں کوئی 6 سات سال کا لگ رہا تھا اور اسکی بہن اس سے بھی چھوٹی مگر بہت کیوٹ لگی تھی رشنا کو۔۔رشنا کا دل اس بچے کی بات سن کر دکھی ہوا تھا۔۔ہمارے ملک میں بڑی بڑی دوکانوں پر جا کر سامان لیا جاتا ہے یہ کہہ کر کہ اچھی کوالٹی کی چیز ہی ملی گی کیا وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ وہ چیز اچھی جگہ بنی بھی یا نہیں۔اور غریب دوکان داروں سے چیز لی بھی جائے تو پیسے کم کروانے لگے رہتے ہیں۔۔کسی غریب کا بھلا ہمارے ملک میں بغیر مفاد کے نہیں کیا جا سکتا ہے اور پھر یہ لوگ اپنے حالاتوں پر شکوے کرتے ہیں خدا سے۔۔۔

آپ ایسا کرو یہ سارے پھول مجھے دے دو کتنے کے ہونگے یہ پھول۔۔رشنا اس بچے کے پاس بیٹھتی پیار سے اس کے بال بگارتے پوچھنے لگی۔۔

چار سو کے آپی مگر آپ تین سو دے دینا۔۔۔بچے نے اس کے اتنے پیار سے بات کرنے پر مسکرا کر بتایا اس کے چہرے پر آئی چمک دیکھ کر رشنا بھی مسکرا اٹھی۔وہ اس سے پھول لیتی ایک پانچ سو کا نوٹ اسکی طرف بڑھاتی ہے۔۔۔

آپی یہ تو زیادہ ہیں آپ یہاں رکے میں پیسے کھلے کروا کر لے آتا ہوں۔۔بچا نے پانچ سو کا نوٹ دیکھ کر کہا۔۔

نہیں یہ تم رکھ لو زیادہ تو بلکل نہیں ہے بلکے بہت کم ہے۔۔اور تم دونوں چلو میرے ساتھ ہم کچھ کھاتے ہیں مجھے بھی بہت بھوک لگی ہے اور تم دونوں مجھے اتنے پیارے لگے ہو کہ میرا تم دونوں سے باتیں کرنا کا بہت دل کر رہا ہے۔۔رشنا اس بچے کا ہاتھ تھامتی اس کے نانا کرنے کے باوجود اپنے ساتھ ایک شاپ پر لے آئی۔۔۔

تو کیا کھانا ہے آپ دونوں نے۔۔ !!رشنا نے مسکرا کر پوچھا۔۔

آپی ہمیں بھوک نہیں ہے۔۔ہم گھر جائیں گے اندھیرا ہونے والا ہے۔۔وہ بچا نظریں چراتے ہوئے بول کر کرسی سے اٹھنے لگا تھا جہاں رشنا نے اسے بٹھایا تھا۔۔

تم نے مجھے آپی کہا ہے یعنی اپنی بہن سمجھا ہے۔۔ !!اور پھر اپنی بڑی بہن کی بات نہیں مانو گے۔۔اچھا ٹھیک ہے یہاں نہیں کھانا مت کھاؤ۔۔تم یہ کھانا گھر جا کر کھا لینا اپنی بہن ہی سمجھ کر لے لو۔۔۔رشنا

نے ویٹر کو کھانا پیک کر کے لانے کا پہلے ہی بول دیا تھا کھانے کا شاپر اسکی طرف بڑھاتے ہوئے رشنا نے پیار سے کہا۔۔

آپ جیسی بڑی بہن ہر روز تو نہیں ملتی نا آپی۔۔ !!اور ہمیں ایسی عادت نہیں ڈالنی جو ہمارے لیے مزید مشکل بنائے۔۔بچے نے اس کے ہاتھ سے شاپر لے کر گہری بات کہتے چھوٹی بہن کا ہاتھ تھامتے قدم آگے بڑھائے تھے۔۔رشنا ایک پل کے لیے اس کی بات سن کر حیران ہو گئی تھی۔۔

نام کیا ہے تمہارا۔ !!وہ بچہ ابھی تھوڑا دور ہی گیا تھا کہ رشنا نے پوچھا۔۔

عالیان نام ہے میرا۔۔ !!بچے نے پلٹ کر مسکرا کر جواب دیا اسکے مسکرانے کی وجہ سے اس کے گال پر ڈمپل پڑا تھا رشنا کو وہ بچہ بہت پیارا لگا تھا اس نے نظروں سے اوجھل ہونے تک اس بچے کو دیکھا تھا جو چھوٹا تھا مگر پھر بھی اپنی بہن کا ہاتھ پکڑ کر اس طرح اسے ساتھ لے کر جا رہا تھا جیسے ہر بھائی اپنی بہن کا تحفظ کرتا ہے۔۔۔رشنا کی آنکھیں بھیگ چکی تھی۔۔عالیان جیسے نا جانے کتنے ہی بچے جن کی عمر کھیلنے کودنے اور تعلیم حاصل کرنے کی تھی وہ اس طرح روز اپنی زندگی کی مشکلوں سے لڑ کر تھکے ہارے گھر کو لوٹتے تھے ہر خواب بھلا کر۔۔۔

رشنا انہیں سوچوں میں گم تھی ہاتھ میں اس کے ابھی تک وہ پھول پکڑے تھے جو عالیان سے لیے تھے ۔۔ تبھی کسی کے ٹکرانے پر وہ ہوش کی دنیا میں آئی تھے اس کے ہاتھ سے وہ پھول گر چکے تھے۔۔غصے سے پیچھے مڑی ہی تھی کہ اس بندے سے پھر سے ٹکر ہونے پر اپنا توازن بر قرار نا رکھتے ہوئے اس کی بانہوں میں جھول گئی تھی۔۔۔ سر سے چادر اتر چکی تھی لمبے سلکی براؤن بال آزاد ہوئے تھے وہ شخص اس کی خوبصورتی میں کھوتا آس پاس کی دنیا بھلانے کے ساتھ ساتھ اسے چھوڑنا بھی بھول گیا تھا۔۔

احد فون کان سے لگائے اپنے دھیان میں فوڈ شاپ کی طرف بڑھا ہی تھا کہ کسی کو رستے میں کھڑا دیکھ نا پایا اور بری طرح اس سے آ ٹکرایا فون ہاتھ سے چھوٹ کر زمین بوس ہوا تھا۔۔اس سے پہلے وہ فون اٹھانے کے لیے جھکتا اس لڑکی کے پیچھے مڑنے پر پھر سے دونوں کی ٹکر ہوئی تھی اس نے رشنا کو گرنے سے بچانے کے لیے جلدی سے اپنی بانہوں کے حصار میں تھاما تھا۔۔اور جیسے ہی اس کی نظر رشنا پر پڑی تو وہ دنیا بھول گیا تھا۔۔رشنا کے ہاتھ ہلانے پر وہ ہوش کی دنیا میں آتا اسے آزاد کر گیا تھا۔۔رشنا نے جلدی سے اپنے سر پر چادر درست کی۔۔اور پھول اٹھانے کے لیے جھکی۔۔

سوری۔۔ !!احد نے اس کی مدد کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

کیا سوری میرے سارے پھول بکھر گئے آپکی وجہ سے دیکھیں پتیا بھی ٹوٹ گئیں کتنے پیارے تھے یہ پھول آپ دیکھ کر نہیں چل سکتے تھے۔۔رشنا نے پہلے رونی صورت بنا کر اسے پھول دکھائے تھے پھر غصے سے پوچھا تھا۔۔۔احد اس کا ہر انداز بڑے شوق سے دیکھ رہا تھا۔۔

اس لیے تو سوری بول رہا ہوں۔۔ !!غلطی ہو گئی۔۔معاف کر دیں میں اور پھول لے کر دے دیتا ہوں آپکو۔۔احد نے مسکرا کر کہا تھا۔۔

نہیں مجھے نہیں ضرورت۔۔ !!اتنا کہہ کر وہ اٹھ کر چلی گئی تھی۔۔۔

ارے یہ تو لیتی جائیں۔۔ !!اس کے جانے کے بعد احد جیسے ہی اپنا موبائل اٹھانے لگا دو پھولوں پر اسکی نظر پڑی تھی جو جلد بازی میں رشنا اٹھا نہیں پائی۔۔احد اسے بلاتا پیچھے مڑا مگر وہ اسے کہیں نظر آئی وہ ان گلاب کے پھولوں کو دیکھ کر مسکراتا اپنے پاکٹ میں رکھ گیا تھا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

کیا بات ہے ردا۔ !!کیوں یہاں بلایا تم نے مجھے۔۔ !!نسیم بیگم نے ردا کے ساتھ روم میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

ماما بات صرف انگیجمنٹ کی ہوئی تھی اب نکاح کہاں سے آ گیا۔۔۔ !!میں آپکو بتا رہی ہوں میں اتنی جلدی نکاح کے لیے تیار نہیں ہوں۔۔ صرف منگنی ہی کروں گی۔۔ نہیں تو میں بابا کے سامنے جا کر انکار کر دوں گی۔۔۔ ردا نے غصے سے دانت پیس کر اپنی بات کہی تھی۔۔۔

ایسی کوئی بے وقوفی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ صرف انگیجمنٹ ہی ہو گی میں بات کر لوں گی بھائی سے۔۔۔ نسیم بیگم نے وقت کی نزاکت کو سمجھتے اس کی بات ماننے میں ہی عافیت جانی تھی۔۔

گڈ اور ابھی میری طبیعت ٹھیک نہیں تو میں ریسٹ کروں گی مجھے کوئی ڈسٹرب نا کرے۔۔ ردا نے کہا

۔۔

مگر۔۔ !!پلیز مسز جاوید آپ جا سکتی ہیں یہاں سے۔۔ ردا نے ان کی بات کاٹ کر کہتے دروازے کی طرف اشارہ کیا تھا وہ غصہ ضبط کرتی روم سے نکل گئی تھیں۔۔ پیچھے ردا کا دل بے چین ہوا تھا اور آج کی حرکت پر اب خود پر غصہ بھی آ رہا تھا اسے زاویار کے ساتھ گھٹیا حرکت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔

آپ کا گھر ماشااللہ بہت خوبصورت ہے۔۔ !!شاہانہ بیگم اس وقت زاویار کے ساتھ لڑکی کے گھر میں موجود تھیں۔

جی شکریہ۔۔ !!!اللہ پاک کا کرم ہے۔۔۔۔اسی کی ہی دی ہر نعمت ہے۔۔وہاں بیٹھی خاتون جو کہ لڑکی کی ماں تھیں انہوں نے نرم سے مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔۔ تبھی لڑکی ملازمہ کے ساتھ لوازمات کی ٹرالی گھسیٹی اندر داخل ہوئی۔۔

اسلام وعلیکم۔ !!اس لڑکی نے دھیمے لہجے میں سلام کیا شاہانہ بیگم تو اسے دیکھ کر حیران رہ گئی کوئی اتنا خوبصورت بھی ہو سکتا ہے کیا۔۔

وعلیکم السلام بیٹا کیسی ہو آپ۔۔ !!شاہانہ بیگم نے مسکرا کر جواب دیا اور اسکی خیریت پوچھی

الحمد اللہ آنٹی۔۔ !!اس نے زاویار پر ایک نظر ڈال کر جواب دینے کے ساتھ چائے کا کپ انہیں تھمایا زاویار نے ایک بار بھی نظریں اٹھا کر اسے نہیں دیکھا۔۔وہ انکو چائے دینے کے بعد زاویار کی طرف آئی۔۔

سر چائے۔ !!اس نے بے اختیاری میں اسے سر کہہ کر پکارا تھا۔۔زاویار اسکی پکار پر حیران ہوتا اسے دیکھ کر دیکھتے رہ گیا۔۔

رشنا آپ۔۔ !!زاویار کے منہ سے بے ساختہ اس کا نام ادا ہوا چائے کا کپ پکڑ کر وہ بس اسے بے یقینی سے دیکھ رہا تھا۔۔رشنا جلدی سے اپنی امی کے پاس آ کر بیٹھ گئی زاویار کی نظریں اسے اب تک خود پر محسوس ہو رہی تھی اور اس کے ہاتھوں میں لرزش کی وجہ بن رہی تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤

رشنا مجھے ذرا اندازہ نہیں تھا کہ وہ لڑکی آپ ہو نگی۔۔ !!!جس کو امی نے میرے لیے پسند کیا ہے۔۔ایم سوری۔۔میں اس رشتے سے انکار نہیں کر سکتا مگر آپ کر سکتی ہیں آپ ایک بار انکار کر دیں میں پھر یہ رشتہ نہیں ہونے دوں گا۔۔زاویار نے رشنا سے اکیلے میں بات کرنی کی اجازت مانگی تھی۔۔اس لیے اب وہ دونوں لان میں کھڑے تھے زاویار کو لگا رشنا بھی ردا کی طرح اسکو ایسا انسان سمجھتی تھی جو امیر لڑکیوں سے شادی کر کے ان کے پیسے چاہتے تھے اس لیے بنا رشنا کی مرضی جانے وہ اس سے انکار کی بات کر رہا تھا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

میں کیوں کروں گی انکار۔۔ !!اور سوری کس لیے آپ کا رشتہ میرے گھر میں میری مرضی سے آیا ہے۔۔مجھے اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہیں۔۔میں خود کو اس وقت بہت خوش قسمت سمجھ رہی ہوں جو آپ کو میرے لیے چنا گیا۔۔رشنا نے جھکی نظروں کے ساتھ کہا۔

رشنا تم جیسی لائف گزار رہی ہو میں تمہیں ویسی لائف نہیں دے سکتا تم جیسی بنگلوں میں رہنے والی لڑکی میرے چھوٹے سے 2 کمروں کے گھر میں کیسے ایڈجسٹ کرے گی۔۔زاویار چاہتا تھا وہ انکار کر دے۔۔اس کے اور زاویار کے اسٹیٹس میں بہت فرق تھا۔۔

مجھے نہیں لگتا کہ خوش رہنے کے لیے اور رکھنے کے لیے عالیشان گھر گاڑی اور بینک بیلنس کی ضرورت ہوتی ہے۔۔خوش رہنے کے لیے محبّت ہی کافی ہوتی ہے اچھے جیون ساتھی کا ساتھ ہی کافی ہوتا ہے اور آپ سے اچھا انسان میں نے نہیں دیکھا۔۔رشنا نے اس کی انکار کی دی گئی وجہ رد کرتے کہا۔۔

میں تمہیں اپنی زندگی اور دل میں وہ جگہ نہیں دے پاؤں گا جس کی تم حقدار ہو گی۔۔زاویار نے ایک اور وجہ دی۔۔

میں بنالوں گی۔۔ !!!رشنا نے دوبدو جواب دیا۔۔

میں کسی اور کا ہوں اس کے علاوہ کسی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔میں شادی نہیں کرنا چاہتا یہ صرف امی کی ضد ہے۔۔تم خوش نہیں رہ پاؤں گی میرے ساتھ۔۔یا پھر یوں کہا جائے میں کسی کو خوش رکھ ہی نہیں سکتا۔۔زاویار نے آخری کوشش کی۔۔

آپ کا ساتھ کافی ہے میرے لیے۔۔!!جب آپ میرے کچھ نہیں لگتے پھر بھی آپکو دیکھ کر میں خوش ہو جاتی ہوں۔۔جب رشتہ جڑ جائے گا تو پھر میرے لیے اس سے بڑی اور کیا خوشی ہو گی کہ آپ ہر وقت میرے ساتھ میرے سامنے ہونگے۔۔آپ کو بھی ایک دن اپنا بنالوں گی۔۔مجھے خود پر اور اپنی محبت پر اتنا یقین ہے ن رشنا نے جیسے اسے ہر حال میں پا لینے کا عہد کر لیا تھا آخری بات اس نے دل میں کہی تھی سامنے کہنے کی ہمت نا تھی اس میں۔۔زاویار نے ایک نظر اسے دیکھ سرد آہ بھرتے اندر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔۔

رشنا اور زاویار کا رشتہ طے ہو چکا تھا اپنی ماں کی وجہ سے زاویار مان تو گیا تھا مگر اس کا دل کسی طور رشنا جیسی لڑکی کو دکھ دینے کو نہیں مان رہا تھا۔۔اور اسے لگتا تھا کہ اس کے ساتھ رشنا صرف دکھی رہ سکتی ہے خوش نہیں۔۔شاہانہ بیگم نے رشنا کو ایک خوبصورت سی رنگ پہنائی تھی رشتہ طے ہونے کے بعد

۔۔اس رنگ کے ساتھ ان کی بہت سی یادیں جڑیں تھیں۔۔ان کے شوہر نے انہیں منہ دکھائی میں تحفے کے طور پر دی تھی اس لیے انہوں نے اتنا مشکل وقت گزارنے کے بعد بھی اسے خود سے جدا نا کیا تھا۔۔

رشنا کے والد رشنا کی چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئے تھے۔۔ !!جس کے بعد انکا بزنس اور گھر ان کے بیٹے عامر نے سنبھال لیا تھا۔۔رشنا کی والدہ حبہ بیگم بہت سلجھی ہوئی نرم لہجے والی خاتون تھیں۔۔انہوں نے اپنے دونوں بچوں کی تربیت بہت اچھے سے کی تھی اس لیے ان کے دونوں بچے با اخلاق اور اچھے مزاج کے مالک تھے۔۔عامر کو بھی اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں تھا وہ تو بس اپنی بہن کی خوشی چاہتا تھا۔۔رشتے والے دن بزنس کے سلسلے میں شہر سے باہر گیا تھا۔۔حبہ بیگم نے اس سے مشورہ کر کے ان کو ہاں کہنے کے ساتھ ساتھ نکاح کرنے کا فیصلہ سنایا تھا۔۔اور عامر نکاح سے 1 دن پہلے آنے والا تھا ۔۔شاہانہ بیگم تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھیں وہ بہت خوش تھیں انہیں تو کوئی اعتراض نہیں تھا نکاح کرنے پر مگر زاویار حد درجہ بے چین ہو گیا تھا وہ یہ سب اتنی جلدی نہیں چاہتا تھا۔شاہانہ بیگم نے اسے اپنی قسم دے کر مجبور کر دیا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

رشنا یہ بات ردا کو بتانا چاہتی تھی لیکن ردا نا تو یونی آ رہی تھی اور نا ہی اس کی کال آٹینڈ کر رہی تھی ۔۔رشنا بھی اس کے اس طرح خود کو اگنور کرنے پر غصہ ہو گئی تھی اور اس کے خود سے بات کرنے سے پہلے وہ اس سے کوئی بات کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

تیرا رشتہ ہو گیا اور اس ویک اینڈ پر تیرا نکاح ہے اور تو نے مجھے بتایا تک نہیں۔۔ !!!کیسا بے وفا دوست ہے تو۔۔ لڑکی ملی دوست کو بھول گیا۔۔زاویار اور احد اس وقت چائے کے کاونٹر پر بیٹھے چائے پی رہے تھے۔۔زاویار نے جب سے اسے رشتے کا بتایا۔۔ حیرت کے ساتھ ساتھ اسے زاویار پر رج کر غصہ بھی آیا تھا اور وہ ناراضگی کا اظہار کرتے اسے بول رہا تھا۔۔

یار سب اتنا جلدی میں ہوا۔ !!!میں خود بہت پریشان ہوں جو بتانے اور اس کے حل کے لیے میں نے تجھے یہاں بلایا ہے۔۔ مگر تجھے شکوے کرنے سے فرصت ملے تو نا۔۔زاویار بھی اسی کے انداز میں جھنجھلا کر بولا تھا۔۔

اب کیا ہو گیا جو تو پریشان ہے۔۔ !!کیا لڑکی پیاری نہیں ہے۔۔کالی موٹی چڑیل جیسی ہے کیا۔۔؟؟احد نے اس کی بات پر مزاحیہ لب و لہجے میں کہا۔۔

بکواس بند کر۔۔ !!ایسا کچھ نہیں۔۔میں کیسے کسی اور سے شادی کر سکتا ہوں یار۔۔یہ تو حور کے ساتھ بے وفائی ہو گی۔۔اور میں نے اس سے وعدہ کیا تھا میں کبھی بھی اس سے بے وفائی نہیں کر سکتا۔۔

زاویار نے اسے گھور کر باز رہنے کا کہتے اپنی پریشانی بتائی تھی اس کی بات پر احد سیریس ہوا تھا۔۔

آئی نو یار تو حور کو نہیں بھول سکتا اور نا کبھی تو نے کوشش کی ماضی سے باہر آنے کی۔۔۔لیکن اب ساری زندگی تو تو ایسے نہیں رہ سکتا نا۔۔۔اور اگر اس تنہائی اور انتظار کا کوئی مطلب ہو تو سمجھ آتا ہے مگر تو اچھے سے جانتا ہے وہ کبھی واپس نہیں آسکتی پھر بھی تو خود کو کیوں تکلیف میں رکھے ہوئے ہے۔۔کیا تجھے ایسے روز روز اذیت میں دیکھ کر حور کی روح کو سکون ملتا ہو گا۔۔نہیں نا۔۔احد نے ایک بار پھر اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔

میں کیا کروں یار۔۔ !!وہ بھولنے ہی نہیں دیتی خود کو میرے خوابوں خیالوں میں آکر ہر زور مجھے 5 سال پیچھے لے جاتی ہے۔۔مجھے اس تکلیف کا احساس دلاتی ہے جو میں نے اسے کھو کر برداشت کی ہے اور کر رہا ہوں۔۔زاویار بے بسی سے بکھرے لہجے میں بولا۔۔

شادی کر لے۔۔ !!!سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔احد نے اسے تسلی آمیز لہجے میں کہا۔۔

انشاءاللہ۔۔ !!زاویار نے گہرا سانس لیتے کہا۔۔

❤❤❤❤❤❤

مجھے تو یقین نہیں آرہا یہ اک خواب سا لگ رہا ہے۔۔ !!وہ مجھے اتنے آسانی سے مل جائیں گے میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔اللہ پاک آپ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اتنی بڑی خوشی دینے کے لیے۔۔رشنا نے اپنی انگلی میں پہنی انگوٹھی کو دیکھ کر سوچا اور آسمان کی طرف تشکرانہ نگاہوں سے دیکھ کر بھیگے لہجے میں بولی۔۔وہ اس وقت اپنے کمرے میں بنی بالکونی میں رکھے سنگل صوفے پر بیٹھی زاویار کے بارے سوچ سوچ کر خوش ہوئے جا رہی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤

اسلام و علیکم سرپرائز بھ۔۔ !!!رشنا کو عامر کے آنے کی خبر مل چکی تھی۔۔وہ گھر نہیں گیا تھا ایک امپورٹنٹ میٹنگ کی وجہ سے آفس ہی آ گیا تھا اس کا ارادہ شام کو گھر جا کر رشنا اور اپنی ماما کو سرپرائز دینے کا تھا۔۔رشنا کو جب اپنے بھائی کے آنے کی خبر ملی وہ بے صبری سے اس سے ملنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔جب صبر کا پیمانہ لبریز ہونے لگا تو بنا بتائے ہی وہ اس کے آفس آ گئی۔۔اس کے آفس میں داخل ہو کر اسے سرپرائز دینے کے خیال سے اپنے دھیان میں بولتی وہ کسی انجان شخص کو دیکھ کر ایک دم اپنی زبان کو بریک لگا چکی تھی۔۔

آپ۔ !!اسے وہاں دیکھ کر احد کی آنکھیں حیرت کے مارے پوری کھل گئی تھیں اسے یقین نہیں آ رہا جس کو دیکھ کر اس کے دل میں ہل چل مچ چکی تھی جس لڑکی کی وجہ سے وہ 2 دن بے چین رہنے کے ساتھ اس فوڈ شاپ پر 2 بار جا چکا تھا کہ شاید وہ اسے پھر سے مل جائے اسکی ایک جھلک ہی دیکھنے کو مل جائے جن خوبصورت آنکھوں نے اسے خود کے حصار میں جکڑ رکھا تھا اس کے دل کو بے چین کیے رکھا تھا وہ وجود اس کے سامنے تھا اس وقت۔۔۔اسے یہ منظر خراب سے کم نہیں لگ رہا تھا اس کے دل نے بہت شدت سے چاہا تھا کہ وہ پھر سے اس کے سامنے آئے۔۔اور وہ اس کے سامنے یوں

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

آجائے گی وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔وہ بھول چکا تھا وہ اس وقت کہاں اور کیا کر رہا تھا۔۔وہ تو بس کسی اور دنیا کی سیر کو نکل گیا تھا جسے کہتے ہیں محبّت سے لے کر عشق تک کی دنیا۔۔

جی۔ آپ کون اور یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔ !!میرے بھائی کہاں ہیں۔۔رشنا اسے پہچان نہیں پائی تھی اسی لیے انجان نظروں سے اسے ایک نظر دیکھ کر وہ اس کی نظریں خود پر محسوس کرتی بہت مشکل سے پوچھ پائی تھی۔۔اسے ناجانے کیوں مگر احد کی نظریں کنفیوز کر رہی تھیں۔۔

جی م میں وہ۔ !!اس کے پوچھنے پر احد ہوش کی دنیا میں آیا تھا اس پر سے اپنی وارفتہ نگاہوں کو ہٹاتا ہکلایا تھا۔۔۔مگر پھر بھی جملہ پورا نا کر پایا۔۔رشنا بلیک کلر کے لانگ شرٹ اور ٹراؤزر پہنے ہمیشہ کی طرح دوپٹہ گلے میں سیٹ کیے سر پر چادر اوڑھے جس میں سے بار بار ٹھیک کرنے کے باوجود اس کے سلکی براؤن بالوں کی لٹیں اس کے چہرے کا طواف کرتی لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی ناچاہتے ہوئے بھی اس کی نظریں بار بار اس کے چہرے پر بھٹک رہی تھیں۔۔احد کو سنائی ہی نہیں دیا اس نے سوال کیا کیا تھا اس سے۔۔

ارے پرنسس آپ یہاں کیا کر رہیں ہیں۔۔ !!!میں گھر ہی آنے والا تھا۔۔اس سے پہلے رشنا پھر سے کچھ پوچھتی عامر نے آفس میں داخل ہوتے رشنا کو دیکھ کر حیرانگی سے پوچھا۔۔

بھائی میں آپ سے ملنے آئی تھی۔۔ !!!مجھے پتا تھا آپ واپس آگئے ہیں میں بہت ویٹ کر رہی تھی آپکا لیکن جب مزید صبر نا ہوا تو میں یہاں آگئی آپکو سرپرائز دینے مگر آپ نے مجھے ہی سرپرائز دے دیا یہاں نا ہو کر۔۔رشنا نے ایک نظر احد پر ڈال کر مسکرا کر عامر کو بتایا تھا۔۔عامر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے اسے گلے سے لگایا تھا۔۔

آئی ریلی مس یو بھائی۔۔ !! کہیں باہر جا کر آپ مجھے بھول ہی جاتے ہیں۔۔کال بھی نہیں کرتے ۔۔جیسے پیچھے کوئی ہے ہی نہیں۔۔لیکن اب جب میں بھی چلی جاؤں گی تو آپ کو بھی بہت ستاؤں گی دیکھیے گا ترس جائیں گے مجھ سے بات کرنے کے لیے۔۔رشنا نے خفگی کے ساتھ ساتھ شکوہ کناہ لہجے میں منہ پھلا کر کہا یہ منظر وہاں کھڑے دوسرے شخص کے دل کو کیسا گزرا تھا رشنا کو ذرا اندازہ نہیں تھا وہ دونوں تو اسکی موجودگی کو فراموش کر بیٹھے تھے۔۔

ارے رشنا بچے آپ اتنا کیوں خفا ہو رہی ہو میں بہت بزی تھا جلدی جلدی کام ختم کر کے اپنی گڑیا کے حسین ترین لمحوں میں اس کے ساتھ سائے کی طرح رہنا چاہتا تھا اس لیے موقع ہی نہیں مل پایا رابطہ کرنے کا۔۔اب معاف بھی کر دو پیاری بہنا ہونا میری۔۔عامر نے باقاعدہ کان پکڑ کر سوری کہا تھا رشنا منہ بناتے ہوئے ایک دم سے مسکرا دی تھی۔۔

آہمم۔ آہمم۔ !!احد کو اب دل پر کنٹرول کرنا مشکل لگا تو اس نے گلا کھنکار کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا تھا۔۔

اوہ سوری یار۔۔ !!گڑیا آپ گھر جاؤ میں ایک امپورٹنٹ میٹنگ کر کے گھر ہی آتا ہوں۔۔عامر احد کو دیکھ کر شرمندہ سا ہوتا رشنا کو وہاں سے جانے بول چکا تھا۔۔رشنا بھی بغیر دوسری بات کیے وہاں سے باہر نکلی تھی مگر وہ با آسانی محسوس کر سکتی تھی اپنی پشت پر کسی کی نظروں کی تپش۔۔مگر ایک بار بھی اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا۔۔

سوری یار۔۔ !!یہ جب بھی میرے پاس ہوتی ہے باقی کسی کی موجودگی کا احساس ہی نہیں رہتا ہے میری جان ہے یہ میری پیاری سی بہن۔۔عامر احد سے سوری کرتا رشنا کے بارے میں محبّت پاش لہجے میں بولا تھا۔۔

میری بھی بن گئی ہے جان اور بس جان جہاں۔۔ !!احد کے منہ سے بے ساختہ یہ الفاظ ادا ہوئے۔۔ کچھ کہا تم نے۔ !!عامر اس کی بڑبڑاہٹ تو سن چکا تھا مگر سمجھ نہیں پایا تھا اس لیے بنا پوچھے نا رہ سکا۔۔ ن نہیں کچھ بھی تو نہیں۔ !!میٹنگ اسٹارٹ کرتے ہیں۔۔احد نے جلدی سے نفی میں سر ہلاتے اسکا دھیان کام کی طرف لگایا تھا۔۔عامر اور احد بھی بزنس کی دنیا میں ایک ساتھ رہتے اچھے دوست بن چکے تھے۔۔

❤❤❤❤❤❤

امی آپ نے اتنی جلدی کیوں نکاح کے لیے ہاں کی اب اسکا خرچہ کہاں سے پورا کروں گا میں آپ ہی بتائیں۔۔ !!کچھ وقت تو دیتی مجھے آپ۔۔زاویار کو اب نئی پریشانی لاحق ہوئی تھی۔۔اور یہ واقعی پریشانی والی ہی بات تھی نکاح کا خرچ اس کے پاس موجود نہیں تھا۔۔

سب ہو جائے گا۔۔ !!میں نے احد سے بات کی ہے وہ کچھ رقم ادھار دے گا جس سے یہ وقت گزر جائے گا اور بعد میں ہم وہ رقم احد کو واپس کر دیں گے۔۔ویسے بھی زیادہ لوگ تو ہونگے نہیں ہمارے ساتھ احد اور پڑوس والی بلقیس آپا کی علاوہ کوئی نہیں ہو گا اور کھانے کا بھی بندوبست حبہ بیگم نے کہا وہ لوگ ہی کریں گے۔۔۔ ہمیں صرف نکاح کا جوڑا اور جیولری وغیرہ لینی ہے اور جو نکاح کا خرچ ہوتا ہے بس وہی جو احد رقم دے گا اس سے یہ آسانی سے ہو جائے گا۔۔شاہانہ بیگم نے زاویار کو بتا کر اس کی یہ ٹینشن ختم کرنا چاہی تھی

امی آپ نے کیوں احد سے مانگے پیسے وہ میرا دوست ہے مجھے اس سے شرم محسوس ہوتی ہے ایسی فائنینشل مدد مانگنے سے۔۔ آپ مجھ سے ایک بار بات تو کرتی۔۔اسی لیے کہتا ہوں پاؤں اتنے پھلائیں جتنی چادر ہو۔۔اپنے سے اوپر کے لوگو میں شادیاں کرنا آسان نہیں ہوتا۔۔زاویار ان کی بات سن کر با مشکل اپنا لہجہ نرم رکھ پایا تھا۔۔

واہ یار کیا بات ہے تیری دوست بھی بولتا ہے اور مجھ سے شرم بھی محسوس کرتا ہے یہ کیسی دوستی ہے تیری۔۔میرا تیرے علاوہ شاہانہ مما اور حرا کے علاوہ ہے ہی کون۔۔میری یہ زندگی بھی تیری قرض

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

دار ہے یار۔۔تو تو جان بھی مانگے وہ بھی دے دوں تو کم ہے۔۔میرا سب کچھ تیرا ہی تو دیا ہوا ہے یار ۔۔میں کہاں لے کر جاؤں گا کس کو دوں گا۔۔۔یہ سب کچھ قبر میں تو لے جانے سے رہا۔۔۔احد اسی کے کمرے سے باہر آتے ہوئے اسکی باتیں سن کر خفگی سے بولا تھا اسکی بات پر زاویار نے اسے سر اٹھا کر دیکھا تھا اسکی آنکھوں میں نمی دیکھ زاویار کو دکھ ہوا تھا۔۔مگر وہ احد سے کچھ بھی مانگ کر اسے یہ محسوس نہیں کروا سکتا تھا کہ اسکی مدد کے بدلے اب زاویار کو بھی اس سے کچھ چاہیئے۔۔۔زاویار نے مطلب کے لیے اسکی مدد کی تھی۔۔۔ایسا کچھ نا سوچ لے وہ۔۔۔

اب گھورتا رہے گا یا مرے گا بھی۔۔۔ !!نکاح کو کتنے دن باقی ہے اور میرے علاوہ مجال ہے جو کسی کو فکر ہو تیاریوں کی۔۔حرا میڈم تو چائے کے بجائے پائے چولہے پر رکھ کر بیٹھ گئی ہے۔۔شاہانہ ماں آپ جا کر دیکھیں کہیں سو تو نہیں گئی وہ۔۔احد نے اپنے مخصوص انداز میں زاویار کو تنگ کرنے کے ساتھ ساتھ حرا کو بھی سنایا تھا جو با آسانی اس کی آواز سنتی کچن سے باہر آئی۔۔زاویار کچھ نا بولا تھا بس سنجیدگی سے وہیں چارپائی پر بیٹھے اسکی حرکتیں ملاحظہ فرما رہا تھا۔۔پھولوں سے ڈیکوریشن کرنے میں مصروف تھا۔۔شاہانہ بیگم کے منع کرنے کے باوجود بھی وہ گھر ڈیکوریٹ کر رہا تھا چھوٹا سا مگر نہایت صاف ستھرا

خوبصورت سا 2 کمروں والا گھر تھا۔۔ چھوٹا گھر ہونے کی وجہ سے احد نے سوچا وہ خود حرا کے ساتھ مل کر سجاوٹ کرے گا گھر کی۔۔ بھئی آخر کو اسکے نہایت سنجیدہ جان سے پیارے دوست کا نکاح تھا۔۔

اب اتنی بھی پاگل نہیں ہوں جو چائے رکھ کر خود سو جاؤں گی۔۔ !!احد بھائی آپ نا جانے سب کو اپنی طرح کیوں سمجھتے ہیں اور یہ کیا کر رہے ہیں پھول ٹوٹ رہے ہیں آرام سے پیار سے کرے نا۔۔ حرا ٹرے سامنے رکھے ٹیبل پر رکھتی احد سے پھولوں کی لڑی لے کر بولی۔۔

اپنے اس آنکھوں سے نگلنے والے جن زادے بھائی کو بولو مجھ پر سے اپنی یہ ڈراؤنی نظریں ہٹائے تا کہ میں آرام سے کام کر سکوں اور یہ تم نے کیا بولا اپنے جیسے کا کیا مطلب ہوا میں تمہیں پاگل نظر آتا ہوں ۔شاباش ہے میری بہنا۔۔چیونٹی کے بھی پر نکل آئے لیکن مت بولو جب یہ جن تم پر غصہ کرتا ہے میں غریب ہی کام آتا ہوں تمھارے ہر کام کرتا ہوں۔۔احد زاویار کو مسلسل خود کو گھورتا پا کر حرا سے اسکی شکایت کرنے کے بعد اسکو بھی اپنی اہمیت یاد دلا گیا تھا۔۔

بس کر دیں زاویار بھائی کہیں ہمارے ننھے سے بھائی کی جان ہی نکل جائے آپکی نظروں سے۔۔ حرا نے زاویار کو دیکھ کر ہنس کر کہا تھا۔۔اسکی بات پر جہاں احد کا منہ پھولا تھا وہیں زاویار مسکرا دیا تھا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

مجھے کیا ہو جاتا ہے اس انسان کو دیکھ کر۔ !!کیوں بھول جاتی ہوں میں ردا جاوید ہمدانی ہوں۔۔۔ایسے لوگو کو ایک نظر بھی دیکھنا پسند نہیں تھا مجھے۔۔ مگر یہ بھی سچ ہے زاویار حیدر کو دیکھنے کے لیے میں دو دن سے ترس گئی تھی اس کی یاد مجھے یہاں کھینچ لائی جہاں دوبارہ آنے کا نا سوچ چکی تھی۔۔ کیوں زاویار حیدر کیوں تم میرے حواسوں پے اتنا سوار ہو رہے ہو۔۔۔ردا یونیورسٹی کے ایسے ایریا میں بیٹھی تھی جہاں سٹوڈنٹس نا ہونے کا برابر تھے وہ وہاں بیٹھی با آسانی یونیورسٹی کے گیٹ سے انٹر ہوتے زاویار کو دیکھ چکی تھی بے قرار نگاہوں کو جیسے قرار آیا تھا اسے دیکھ کر۔۔ردا اسے دیکھ کر منہ میں بڑبڑائی تھی

۔۔

نا جانے میں کیوں ان فیلنگز کو سمجھ نہیں پا رہی۔۔ !!! آئی تھینک آئی آئی ایم ان لوو دیو۔۔۔ردا اپنے منہ سے نکلنے والے لفظوں پر حیران ہوئی تھی۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے نہیں میں پاگل ہوں کیا کیا بول رہی ہوں۔نو نو نیور۔۔ردا اپنے چہرے پے آئے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے بولی۔۔ تبھی وہاں ایک بوائز گروپ آیا تھا۔۔وہ لڑکے ردا کو

دلچسپ نظروں سے دیکھتے قریب آرہے تھے۔۔اور ردا کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا تھا۔۔

سیاں پینٹ شرٹ میں اوور کوٹ پہنے سلکی بالوں کو کھلا چھوڑے وہ بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔

ارے کدھر جارہی ہیں ردا میڈم۔۔ !!اتنا اچھا موقع ملا ہے آج ہی بات کرنے کا۔۔ذرا ہم پر بھی نظریں کرم کرلیں جیسے پیار بھری نظروں سے آپ کسی اور کو دیکھے جارہی ہیں ذرا ہم پر بھی ویسے نظر ڈال دیں یقین مانے آپکو مایوس نہیں ہونے دیں گے۔۔ردا اٹھ کر جانے لگی تو ان میں سے ایک لڑکا آگے بڑھ کر بولا جو شاید اس گروپ کا لیڈر تھا

یہ کیا بد تمیزی ہے راستہ چھوڑو میرا۔۔۔ !!ردا نے غصے سے کہا تھا۔۔

بد تمیزی کی کہاں ہے میں آپ سے۔۔ !!اس لڑکے نے خباثت سے مسکرا کر کہتے ہوئے غلیظ نظروں سے ردا کے جسم کا جائزہ لیا تھا۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔ !!ردا پھر سے سیڑھیوں کے سائیڈ سے نکلنے لگی تھی تب اس لڑکے نے ردا کا ہاتھ گرفت میں لیا ردا کرنٹ کھا کر پیچھے مڑتے ہوئے غصے سے اپنی کلائی چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔۔

کوشش کرنا چھوڑ دو ردا میڈم یہ میری گرفت ہے جس سے تم اتنی آسانی سے تو نہیں نکل سکتی۔۔وہ لڑکا یہ کہتے ہوئے اسے اپنے ساتھ کھینچنے کے سے انداز میں اوپر بنے سٹور نما کمرے میں لے جانے لگا۔۔۔زندگی میں پہلی بار ردا ڈری تھی وہ اندر تک کانپ گئی تھی اس لڑکے کی اس حرکت پر وہ چلانا چاہتی تھی مگر وہ چلا نہیں پائی وہ ایک تھی اور وہ لڑکے چار تھے۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔ !!پلیز ہلپ می ک۔

چیخ لو جتنا چیخنا ہے ردا مگر تمہاری یہ پکار کلاسس تک جانے سے رہی۔۔اور اگر کوئی آ بھی گیا تو غلط تو تمہیں مانا جائے گا کہ اکیلی یہاں کیا کر رہی تھی۔۔اور اس قیامت خیز سراپے میں غضب ڈھاتا تمہارا جسم دیکھ کوئی ہمیں غلط کیوں کہے گا۔۔گلہ پھاڑنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔یہ کہتے وہ لڑکا اسے زور سے اپنی طرف کھینچتے ہوئے لے گیا۔۔ردا کو روم میں آ کر پٹخنے کے انداز میں دھکا دیا ردا گرتے گرتے با مشکل بچی۔۔

کون ہو تم لوگ۔۔ !!پلیز مجھے جانے دو۔۔ردا شاید پہلی بار روئی تھی اپنی عزت کھونے کے ڈر سے اس کا رواں رواں کانپ رہا تھا۔۔اور آج شدت سے اسے احساس ہوا تھا یہ کپڑے اس کا سراپا ڈھانپنے کے

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

لیے ناکافی ہے۔۔ آج تو رشنا بھی نہیں آئی تھی جو اس کی غیر موجودگی میں اسے ہر جگہ تلاش کرتی پھرے یونی میں

تھپڑ مارنے کا بہت شوق ہے نا تمہیں۔ !!! آج تمہارے انہیں ہاتھوں سمیت تمھارے وجود پر ایسی ضرب لگاؤں گا دوبارہ ہاتھ تو کیا نظر اٹھانے کے بھی قابل نہیں رہو گی تم۔۔۔ پھر آئندہ بھول کر بھی انابیہ پر ہاتھ اٹھانے کی غلطی نہیں ہو گی تم سے۔۔۔ وہ لڑکا ردا کو بالوں سے پکڑ کر غصے سے پھنکارا تھا

۔۔۔

انابیہ کی ساری غلطی تھی مجھے جانے دو۔۔ ورنہ میرے بابا تمہارا بہت برا حال کرے گے۔۔ ردا جانتی تھی وہ نہیں بچ سکتی ایک آخری کوشش کی تھی اس سے تاکہ وہ لڑکا ڈر جائے۔۔

تمہارے باپ کے یہاں آنے تک تمہارا حال دیکھنے لائق ہو گا تو وہ کچھ کرے گا نا۔۔ لڑکا کمینگی سے مسکرا کر دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔

اللہ جی مجھے بچا لیں پلیز۔۔۔۔!!! پلیز جانے دو مجھے میرے قریب مت آنا پ۔۔ !!! ردا روتے ہوئے چیخ کر بولی تھی آج ردا وہ ردا نہیں لگ رہی تھی جو مغرور خود پرست ردا تھی آج ردا اللہ کو پکار رہی تھی

اور جب کوئی سچے دل سے اللہ کو پکارتا ہے تو ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ نا سنے۔۔اس سے پہلے کہ وہ ردا کی شرٹ کو ہاتھ لگاتا ڈھار کی آواز سے دروازہ ٹوٹنے کے ساتھ ساتھ وہ لڑکا اوندھے منہ ردا کے پاؤں میں گرا۔۔ردا جو آنکھیں بند کر کے رو رہی تھی اچانک اتنی زور سے دروازہ ٹوٹنے کی آواز پر اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو سامنے کا منظر اسے حیران کر گیا تھا وہ لڑکا اس کے پاؤں میں پڑا تھا۔۔جب کہ اپنے محسن پر نظریں پڑتے ردا کو شاکڈ ہی لگا تھا۔۔کیونکہ وہ کوئی اور نہیں بلکہ زاویار حیدر تھا۔۔ردا ویسے ہی چہرہ چھپاتے رونے میں مصروف ہو گئی تھی

ابے کون ہے بے ت۔۔ !!!سر آپ۔۔۔وہ لڑکا غصے میں بولتا اٹھا ہی تھا کہ زاویار پر نظر پڑتے اس کے باقی کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔

یہ کیا ہو رہا تھا یہاں۔۔۔یہ سب کرنے آتے ہو یہاں۔۔ !!!بے غیرت انسان تمھارے گھر میں ماں بہن نہیں ہے جو یہ حرکتیں کرتے ہو تم لوگ۔۔۔زاویار اسے گریبان سے پکڑ تا زمین سے اٹھا کر ایک تھپڑ رسید کرتے ہوئے غرایا۔۔وہ لڑکا ڈر ہی گیا تھا۔۔کیونکہ اب بات اس کے ماں باپ تک جانے والی تھی۔۔

ایم سوری سر مے۔۔ !!بکواس بند کرو تم اپنی۔۔۔لے کر جاؤ اسے یہاں سے اور بتاؤ پرنسپل کو کہ کیا ہو رہا ہے اس کی اس اتنی بڑی یونیورسٹی میں۔۔زاویار اس لڑکے کو غصے سے بولتا ساتھ کھڑے گارڈز کو بولا اس لڑکے کے باقی دوست زاویار کے ساتھ گارڈز کو وہاں آتے دیکھ ہی بھاگ چکے تھے۔۔ گارڈز کے اس لڑکے کو لے جانے کے بعد زاویار نے اس لڑکی کو دیکھا تھا جو چہرہ جھکا کر ویسے ہی ڈرے سہمے بیٹھی تھی۔۔

آپ ٹھیک ہیں۔۔ !!!زاویار نے اس کے حلیے سے نظریں چراتے پوچھا تھا۔۔ردا اس کی آواز پر بغیر اسے سمجھنے کا موقع دیے اس کے گلے لگی تھی۔۔زاویار اس کی اس حرکت پر پہلے تو حیران ہوا پھر پریشان اور پھر سخت ترین تاثرات کے ساتھ اسے خود سے دور کرنا چاہا۔

میں بہت ڈر گئی تھی تم نا آتے تو نا جانے میرے ساتھ کیا ہو جاتا۔۔ !!!ردا اس سے دور ہوئے بغیر ہی روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان بامشکل بولی تھی۔۔

مس ردا آپ۔۔ !!ردا جب رو رو سنبھلی تو اپنی حرکت پر رج کر شرمندہ ہوتی زاویار سے دور ہوئی زاویار نے جب اس کا چہرہ دیکھا تو حیرت سے دوچار ہوا۔۔اسے تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کیا یہ وہی ردا

ہے جو مغرور سی ہر کسی کو جوتے کے نوک پر رکھنے والی۔۔اس نے تو دور سے دیکھا تھا کہ کچھ لڑکے ایک لڑکی کو زبردستی لے کر جا رہے تھے۔۔اس لیے وہ گارڈز کو ساتھ لے کر صرف چیک کرنے کے لیے آیا تھا۔لڑکی کی چیخ سن کر وہ وہاں سے واپس نا جا سکا اور گارڈز کی ہی مدد سے دروازہ توڑ کر اندر آیا تھا۔۔اندر کا منظر دیکھ اس کی آنکھوں میں جیسے آگ جل اٹھی تھی۔۔

ایم سوری۔۔ !!ردا اسکی حیران کن نظریں خود پر محسوس کر کے بھیگے لہجے میں بولی۔۔

آپ یہاں کیا کر رہی تھیں پاگل ہیں آپ کسی کے ساتھ بھی منہ اٹھا کر چل دیتی ہیں۔۔ایسے لڑکوں سے کیا سوچ کر دوستی کر لی آپ نے۔۔

م۔۔۔میری بات ختم نہیں ہوئی مانا آپ مجھے اس یونی کا سب سے پنچ لو اسٹینڈر انسان مانتی ہیں مگر ایک ٹیچر ہونے کے ناتے سجیکشن دوں گا ایک لڑکی کی عزت پتے پر پڑی شبنم کی مانند ہوتی ہے بہت قیمتی ۔۔۔اپنی حفاظت خود کرنا سیکھے اپنے آپکو کور کرنا سیکھے مس ردا ایسی دولت شہرت کا کوئی فائدہ نہیں جو آپ کو مکمل لباس نا دے سکے۔۔خدا کا شکر ادا کریں کہ اس طرح میرے سامنے محفوظ کھڑی ہے ۔۔۔۔اور اپنا حلیہ درست کریں۔۔یہ لیں آنسوں صاف کر لیں۔۔۔زاویار کی حیرت نا جانے کیوں

غصے میں بدلی تھی۔۔ردا اسے جواب تو دینا چاہتی تھی مگر زاویار نے اسکی بات بیچ میں کاٹ کر اپنی بات مکمل کرتے اس کے بہتے آنسوں دیکھ کر اپنا رومال اس کی طرف بڑھایا ردا بغیر کچھ کہے وہ رومال تھام گئی ۔۔پھر زاویار نے اسکی طرف اسکا اوور کوٹ بڑھایا ردا نے وہ بھی چپ چاپ لے کر پہن لیا۔۔زاویار سے ایک قدم کی دوری پر چلتے وہ اس کے چہرے کو تکتے جا رہی تھی

کیا ہے یہ انسان۔۔ !! آج جو تم نے زاویار حیدر مجھے بچایا اس کے بدلے میں تمہارا احسان تو کبھی جھکا نہیں پاوں گی۔۔ہاں مگر میرا دل اب کہتا ہے تم ایسے ہی میرے ساتھ چلتے رہو میرے سامنے رہو مگر میرا دماغ میرے دل کو تمہیں قبول کرنے نہیں دے رہا۔۔نا جانے کیوں میں اپنی اس کیفیت کو سمجھ نہیں پا رہی۔۔میں کیا چاہتی ہوں یہ بھی سمجھنا اب مشکل ہو گیا ہے میرے لیے۔۔ردا اس کے ساتھ ساتھ چلتی اس کے چہرے کی طرف دیکھتی نا چاہتے بھی اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔جو ساتھ چلتی لڑکی کو اگنور کیے سپاٹ انداز میں چل رہا تھا۔۔

ہیلو رشنا۔۔ !!! کیسی ہو یار تم تو مجھے بھول ہی گئی ہو ایسا بھی کوئی خفا ہوتا ہے کیا۔۔ ردا جب گھر آئی تو پہلا کام اس نے رشنا کو کال کر کے منانے کا سوچا۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔ !! میں بھول گئی یا تم۔۔ سوری بول رہی تھی نا مگر تم ہو کہ جو ذرا بھی دل نرم کرو انسان ہوں غلطی ہو جاتی ہے۔۔ ایسا تھوڑی ہے بندہ نمبر بھی آف کر لے اور گھر ملنے آؤ تو ملنے سے بھی منع کر دے۔۔ رشنا نے بھی دل کی بھڑاس نکالتے خفگی ظاہر کی۔۔

اچھا نا اب سوری میں کہتی ہوں۔۔ !! تمہیں ضروری بات بتانے کے لیے کال کی تھی۔۔ ردا نے زبان دانتوں تلے دبا کر اس کی باتیں سنی اور پھر مسکرا کر سوری کہا۔۔

کوئی نہیں۔۔۔ !! معاف کیا تمہیں تم بھی کیا یاد کرو گی کیا دوست تھی میری۔۔۔ بڑے دل والی۔۔ احساس والی۔۔ اب بتاؤ کیا بات ہے۔۔ رشنا نے فخریہ انداز میں اپنی تعریف کرتے اس سے پوچھا۔۔

آج شام انگیجمنٹ ہے میری۔۔ !! پ

کیا اا۔۔ !! اور تم مجھے ابھی بتا رہی ہو۔۔ واہ بی بی واہ۔ اب بھی کیا ضرورت تھی بتانے کی۔۔ رشنا نے اس کی پوری بات سننے سے پہلے ہی شکوہ کیا۔۔

رشنا میری بات سنو یار۔۔ !!میں خوش نہیں ہوں۔۔میرا دل نہیں مان رہا۔۔مجھے نہیں کرنی انگیجمنٹ ۔۔۔ردا نے اس کے شکوے کو اگنور کرتے اپنی پریشانی بتائی۔۔ایک پل کے لیے رشنا بھی ششدرہ گئی اسکی زبان کو بریک لگ گئی۔۔

تو منع کر دو زبردستی کے رشتے سوائے بھوج کے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ !!جب تم اسے نبھانا سکو تو پھر بناؤ ہی کیوں۔۔رشنا نے کہا۔

میں انکار کرنا چاہتی ہوں مگر۔۔۔ !!!ماما۔۔

کیا تم کسی اور کو پسند کرتی ہو ردا۔۔ !!رشنا نے ردا کا جملہ ادھورا چھوڑنے پر بات سمجھتے ایک خیال کے تحت پوچھا۔۔رشنا کے اس سوال پر ردا کی آنکھوں کے سامنے زاویار کا چہرہ آیا جب وہ اسے سمجھا رہا تھا ردا کو اتنی خبر نا رہی کہ اس کی یہ غلط فہمی تو دور کرتی جو ان لڑکوں کو ردا کا دوست سمجھ رہا تھا مطلب وہ ردا کو ایسا سمجھتا تھا کہ وہ ایسے واہیات لڑکوں سے دوستی کرے گی۔۔

ردا کدھر کھو گئی ہو۔۔ !!رشنا نے دوسری طرف خاموشی محسوس کر کے فون کان سے ہٹایا کال لگی دیکھ اس نے اونچی آواز میں ردا سے پوچھا۔۔

اایسا کچھ نہیں ہے رشنا۔ !!کیسی بات کر رہی ہو تم۔۔ردا نے سٹپٹا کر جواب دیا اس کے لہجے میں رشنا با خوبی لڑکھڑاہٹ محسوس کر سکتی تھی۔۔

میں نے تو ایسے ہی پوچھا۔۔ !تم تو ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو جیسی تمہاری کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔۔ رشنا نے کہا۔۔

بکواس نہیں کرو۔۔ !!اچھا میں بعد میں بات کروں گی۔۔تم شام سے پہلے آجانا میں ویٹ کروں گی۔۔ ردا نے اس کے سوالوں سے بچنے کے لیے جلدی سے کہہ کر کال کاٹ دی بغیر اسکی بات سنے۔۔

میری بات سن لیتی میرا ابھی نکاح ہے کل۔۔ !!رشنا نے کال کٹ جانے پر منہ بنا کر کہا۔۔

❤❤❤❤❤❤

کیا ہوا احد بھائی کس کے خیالوں میں گم ہیں۔۔ !!احد کو جو کہ پودوں کی کیاری کے پاس لال گلاب کو ہاتھ میں پکڑے کھویا کھویا سا پا کر حرا نے وہاں رکھی کرسی پر بیٹھ کر کھوجتی نظروں سے اسی دیکھ کر پوچھا۔۔

احد دبھائی۔۔ !!حرا نے اسے زور سے ہلایا تو وہ ہوش کی دنیا میں لوٹا۔۔۔

کیا ہے حرا کیوں تنگ کرتی ہو مجھے۔۔احد نے چڑ کر کہا۔۔

میں تنگ کر رہی ہوں آپکو۔۔ !!یا آپ مجھ سے چھپا کر اپنے لیے مصیبت کھڑی کر رہے ہیں۔۔ حرا نے آنکھیں گھما کر کہا۔۔۔

حرا کبھی اچھا بول لیا کرو میرے لیے بھی یار معصوم سا تو ہوں۔۔احد نے مسکین سی شکل بنا کر کہا۔۔

کیا ہو رہا ہے۔ !!کیوں تو تو میں میں کرتے رہتے ہو ہر وقت تم دونوں۔۔ !!اور حرا بڑا ہے تم سے۔ تمیز سے پیش آیا کرو۔۔اس سے پہلے حرا اسے کوئی تیکھا سا جواب دیتی شاہانہ بیگم نے وہاں آتے ہوئے دونوں کو ڈپٹا۔۔

میں نے کون سا ان کے سر پر چپل سے برسات کر دی جو آپ ایسا بول رہی ہیں۔۔اور میں سوچ رہی تھی امی ان کے بھی ہاتھ پیلے کرنے کے بارے میں سوچے کچھ۔۔مجھے تو لگتا ہے معصوم سے بھیا کو کوئی معصومنی بھا گئی ہے۔۔

اور ہاں ہاتھ ڈنڈوں سے پیلے کرنے کے نہیں مہندی سے پیلے کرنے کا بول رہی ہوں۔۔ حرا نے احد کو دیکھ کر مزاحیہ لب و لہجے میں کہتے ڈور لگائی تھی۔ کیوں کہ احد نے اپنے دوسرے ہاتھ میں پکڑی لکڑی اس کی طرف پھینکی تھی۔۔

کیا ہوا زاویار کچھ الجھے ہوئے نظر آرہے ہو کیا کوئی پریشانی کی بات ہے۔۔ !!! کیوں بلایا اتنی جلدی میں یہاں۔۔ شام کا وقت تھا احد اور زاویار اپنی مخصوص جگہ چائے کے کاؤنٹر پر بیٹھے تھے۔ زاویار کافی دیر سے بھاپ اڑاتی چائے کو دیکھ رہا تھا۔۔ احد کو بلایا تو اسی نے تھا مگر جب سے احد آیا تھا زاویار خاموشی اختیار کیے ہوئے تھا۔۔ آخر تنگ آکر احد نے خود ہی پوچھا۔۔

ہمم۔ !! میرا شک بلکل ٹھیک نکلا یار۔۔ زاویار نے احد کو دیکھ کر کہا۔۔

کیا مطلب کس بارے میں۔۔ !! احد نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔

وہ آگ خود نہیں لگی تھی۔۔ !!ایک سازش کے تحت لگائی گئی تھی جس میں ہماری زندگیاں بھی راکھ ہو گئیں۔۔ ہمارا سب کچھ چھن گیا احد۔۔ اور یہ بھی پتا لگا چکا ہوں وہ اسی نے لگائی تھی جو اچھے سے جانتا تھا کہ وہ ثبوت ہمارے گھر میں تھے۔۔ زاویار نے دونوں بازو کہنیوں کے بل ٹیبل پر ٹکاتے کہا۔۔

کیا تم جانتے ہو وہ کون ہے زاویار۔۔ !!جس کی وجہ سے میرا تمھارا گھر تباہ ہو کر رہ گیا۔۔ احد نے بھی سخت تاثرات لیے پوچھا۔۔ کرب کی شدت سے آنکھیں سرخ ہوئیں تھیں۔۔

فلحال تو نہیں لیکن جلد ہی پتا لگ جائے گا۔۔ !!اب مجھے تمھاری ضرورت ہے احد اس کام میں۔۔ تمھاری مدد کے بغیر میں اس انسان تک آسانی سے نہیں پہنچ سکتا۔۔۔ زاویار نے مدد طلب نگاہوں سے دیکھتے کہا۔۔

حکم کرو یار۔ !!احد نے کہا۔

حکم نہیں۔۔ !!درخواست ہے میری تمہارے بابا اور میری فیملی کے لیے ہمیں صرف ساتھ رہ کر کام کرنا ہے۔۔ !!زاویار نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔۔

تم ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ پاؤ گے زاویار۔۔ !!میں سب بھولنا چاہتا تھا کیوں کہ میں نہیں مانتا تھا کہ گھر میں آگ جان بوجھ کر لگائی گئی ہے مجھے تو لگتا تھا۔۔ہماری کسی کے ساتھ کیا دشمنی ہو گی جو کوئی اس حد تک سنگدلی کا مظاہرہ کرے گا۔۔مجھے نہیں لگا تھا کہ حقیقت سچ میں اتنی کڑوی ہو گی جتنی تم سوچتے تھے۔۔ احد نے دکھ سے کہا۔۔

بی بریو یار۔ !!!میں نے تمہیں ٹینس کرنے کے لیے نہیں بتایا۔۔مگر یار شادی والا مسئلہ ہے مجھے نہیں کرنی کسی بھی صورت یہ شادی۔۔دل کرتا ہے بھاگ جاؤں یہاں سے۔۔زاویار نے پہلے تسلی آمیز لہجے میں جواب دیا پھر اپنا پرانا سیاپا کھول کر بیٹھ گیا احد اس کے چڑ کر کہنے والے انداز پر مسکرا دیا۔۔ بھاگ جا میرے بھائی۔ !!لیکن بھاگنے سے پہلے لڑکی کی شکل تو دکھا دیتا بتا ہی دیتا کچھ اس کے حوالے سے پہچان تو پاتا میں۔۔اس تک خبر پہنچانا آسان ہو جاتا کہ آج تک تو سنا تھا دلہن بھاگ گئی۔۔یہاں تو اس کا دلہا ہی بھاگ گیا۔۔ہاہاہاہا۔ویری فنی۔۔مجھے تو سوچ کر ہی ہنسی آ رہی ہے۔۔۔

پاگل ایسا کچھ نہیں کرنے والا میں۔۔ !!بے وقوف نہیں ہوں میں۔۔وہ تو بس ایسے بولا ہے۔۔اور رہی بات لڑکی کو دیکھنے اور بتانے کی تو میں نے خود اسے گھر میں ہی دیکھا تھا۔۔کسی تصویر میں نہیں اگر

تصویر ہوتی بھی تو میں کسی کو دکھانے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔بغیر اجازت اس کی بات کرنا کسی کو اس کے حوالے سے بتانا یا پھر نکاح سے پہلے رابطہ کرنا تو جانتا ہے نہ یہ سب مجھے مناسب نہیں لگتا تو بہتر یہی ہے صبر کر لو تھوڑا۔۔زاویار نے اس کی بات پر اس کے سر پر ایک چپت لگاتے کہا۔۔۔

تو کون سی دنیا کا ہے بھئی ابھی تک ہونے والی بیوی سے رابطہ تک نہیں کیا۔ !!اور آج کل تو منگنی کے بعد ساتھ گھومنا پھرنا شاپنگ کرنا یہاں تک کہ شادی کی شاپنگ بھی ساتھ کرنا سب عام ہو گیا ہے۔۔تو اور تیرے اصول بس۔۔اللہ پاک نے بھی بیچاری لڑکی کو کیسے بورنگ انسان سے باندھ دیا۔۔احد مزاحیہ لب و لہجے میں کہتے ہنس دیا۔۔جب کے زاویار بس اسے گھور کر رہ گیا۔۔

❤❤❤❤❤❤

اللہ جی ردا تم تو بلکل پری لگ رہی ہو اس فراک میں۔ !!تم نے آج تک ایسے کپڑے نہیں پہنے آج جب پہنے ہیں تو اتنی پیاری لگ رہی ہو مجھے تو ڈر ہے کہیں تمہیں نظر نا لگ جائے۔۔رشنا اس وقت ردا کے روم میں موجود تھی اور کافی دیر سے اس کی تعریف کرنے میں مصروف تھی۔۔سیلور کلر کے سفید نگینوں سے سجے فراک میں ڈائمنڈ کی باریک سی جیولری پہنے ڈارک براؤن بالوں کو کھلا چھوڑے ایک

سائیڈ پر دوپٹہ سیٹ کیے وہ سچ میں نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔ مگر اس کے چہرے پر وہ رونق اور مغروریت کہیں نہیں تھی جو پہلے والی ردا کے چہرے پر ہوتی تھی۔۔۔ رشنا بھی کم نہیں لگ رہی تھی پنک کلر کی پاؤں کو چھوتی فراک کے ساتھ چوڑی دار پجامہ پہنے۔ پنک ہی حجاب پہنے دوپٹہ ایک طرف سیٹ کیے وہ بھی باربی ڈول لگ رہی تھی۔۔

ہاں اور پہننے کے ساتھ ہی مجھے تھکاوٹ محسوس ہو رہی ہے۔۔ !!!نا جانے کب جان چھوٹے گی اس بھوج سے۔۔ ردا نے بجھے دل کے ساتھ کہا۔۔

کس بھوج سے تھک گئی ہو۔۔ !!!اس زبردستی خود پر مسلط کیے رشتے سے۔۔ یا پھر اپنی انا کا خول خود پر چڑا کر رکھتے ہوئے امیر و غریب کا فرق رکھنے سے۔۔ ردا میں جانتی ہوں تم سخت دل نہیں ہو۔۔ اور میں یہ بھی جانتی ہو اپر کلاس سوسائٹی کو تم کبھی نا مانتی فرق نا کرتی اگر نسیم آنٹی ایسا نا چاہتی تو۔ تم کیسی تھی اور کیسی ہو گئی ہو ردا۔۔ کیوں ان کی ہر فضول بات مانتی ہو۔۔ نکال دو ردا اپنے اس دل سے یہ ڈر کے تمہارے بابا بھی تمہاری ماں کی طرح تمہیں چھوڑ جائیں گے نکال دو تنہا ہونے کے ڈر کو دل سے۔۔ میں ہوں نا تمہاری بچپن کی دوست ہمیشہ تمہارے ساتھ۔۔ پہلے جیسی ہو جاؤ۔۔ اور پلیز مت کرو واسم

سے شادی جب تمھارا دل راضی نہیں تو۔۔اس طرح دونوں کی لائف خراب ہو گی ایسے رشتے زیادہ وقت تک نہیں ٹکتے۔۔رشنا نے اس کی بات پر سیریس ہوتے اس کے پاس زمین پر بیٹھ کر اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر سمجھانے والے انداز میں کہا۔اپنی ماں کے ذکر پر ردا کی آنکھیں نمکین پانی سے بھر گئیں تھی۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے میں نہیں ڈرتی رشنا میں کسی چیز سے نہیں ڈرتی۔۔ !!اور میں منگنی کروں گی کیوں کہ سمجھنے اور سمجھانے کا وقت ختم ہو چکا ہے۔۔اب مجھے کچھ نہیں سوچنا۔۔ردا نے اپنے آنسوں صاف کر کے کہا۔۔

ردا۔۔ !!چلو نیچے سب مہمان آ گئے ہیں رسم شروع کرنے کا بول رہے ہیں۔۔تم ردا کو لے کر جلدی آؤ نیچے۔۔اس سے پہلے رشنا کچھ اور کہتی نسیم بیگم نے وہاں آ کر دونوں کو کہا۔۔انہوں نے ایک بار بھی ردا کو نا دیکھا اور نا کوئی تعریفی جملہ کہا۔۔بیٹیوں کو سب سے زیادہ ماں کی ضرورت اور یاد انہیں لمحوں میں آتی ہیں جن میں وہ اپنی زندگی اور اپنے آپکو کسی اور کے حوالے کرنے کا مرحلہ طے کر رہی ہوتی

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

ہے۔۔ردا کی آنکھ سے ایک آنسوں گر کر بے مول ہوا تھا۔۔ مگر خود پر سخت ترین تاثرات کا خول چڑائے وہ رشنا کے ساتھ کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

منگنی کی رسم ہونے کے بعد ردا اور واسم کو ایک ساتھ صوفے پر بٹھایا گیا تھا۔۔ردا کا دل بے چین تھا اسکا دل کر رہا تھا یہاں سے بھاگ جائے یہ رونق یہ لوگ اور اپنے ساتھ بیٹھا یہ شخص جو اسے والہانہ نگاہوں سے دیکھے جا رہا تھا۔۔اس وقت اسے زہر سے بھی برا لگ رہا تھا سب کچھ۔۔

رشنا اس کے چہرے کا بغور جائزہ لینے میں مصروف تھی جو نا جانے کتنا ضبط کیے بیٹھی تھی۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔ !!میرا تو دل کرتا ہے ابھی رخصت کر کے لے جاؤں تمہیں۔۔ مگر نا جانے پھوپھو نے کیوں منع کر دیا نکاح سے۔۔ مگر خیر آج تم نے میرے نام کی رنگ پہن لی مطلب کے اب تم میری امانت ہو اور جلد ہی میری دسترس میں ہو گی۔۔واسم نے ردا کے قریب ہو کر کہتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا مگر ردا نے جلدی سے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔۔ مگر منہ سے کچھ نا بولی۔۔

آئی تھنک تم شرما رہی ہو۔۔ !!مجھے تو تمہارا ہر انداز ہی اچھا لگتا ہے۔۔واسم نے اس کے ہاتھ پیچھے کرنے پر مسکرا کر کہا۔۔

میں تھک گئی ہوں واسم۔ !!کیا میں جاؤں۔۔ردا نے اس کی باتوں سے زچ آ کر پوچھا۔واسم کو اچھا تو نا لگا رد اکا رویہ مگر کیا کر سکتا تھا وہ۔

اوکے۔۔ !!اینڈ آئی لو یو ڈیئر فیونسی۔ !!واسم نے اپنے آپکو نارمل رکھتے مسکرا کر کہا۔۔مگر ردا اجازت ملنے پر ہی بنا اس کے لفظوں پر توجہ دیے وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی۔۔رشنا بھی اس کے پیچھے گئی تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤

نہیں میں یہ شادی نہیں کر سکتی کبھی نہیں۔۔ !!میرا دل بار بار ایک ہی نام پکار کہا ہے۔۔میں اتنی مضبوط نہیں ہوں کسی اور کو دل میں رکھ کر کسی اور کے ساتھ کو قبول کر سکوں اپنی زندگی میں اس انسان کے علاوہ کسی دوسرے کو جگہ دے سکوں۔۔میں سمجھ گئی ہوں۔۔جو میں سمجھنا نہیں چاہتی تھی ۔۔جب واسم نے مجھے یہ رنگ پہنائی میں سمجھ گئی کے میرا غرور میری انا سب ہار گیا میں نہیں دے سکتی

کسی اور کو اپنی زندگی اور اپنے دل میں جگہ۔۔ہاں یہ سچ ہے۔۔۔مجھے وہ پسند آگیا ہے اچھا لگنے لگا ہے وہ مجھے۔۔بہت اچھا اتنا کہ اب کوئی اور نہیں بس وہی چاہیے مجھے۔۔میں پیار کرنے لگی ہوں اس سے۔۔ میں مان گئی ہوں دل پر اختیار نہیں میرا۔۔مجھے زاویار حیدر سے پیار ہو گیا ہے۔۔ردا اپنے کمرے میں داخل ہو کر جیولری اور دوپٹہ کھینچ کر اتارتے ہوئے وہیں زمین پر بیٹھ کر رونے لگی۔۔

ردا کیا ہوا۔۔۔ !!روکیوں رہی ہو۔۔۔اور وہاں سے ایسے اٹھ کر کیوں آگئی۔۔واسم نے کچھ کہا ہے کیا ۔۔رشنا نے اس کو اس طرح روتے دیکھ فکر مندی سے کہیں سوال کر ڈالے ردا نے جلدی سے اپنے آنسوں صاف کیے۔

کچھ نہیں ہوا۔۔ !!!پاؤں ٹکرا گیا زور سے بیڈ کے ساتھ تو آنکھوں سے آنسوں نکل آئے۔۔واسم نے کچھ نہیں کہا تھک گئی تھی تو یہاں واپس آگئی جانتی تو ہو میں ایسے کپڑوں میں جلدی تنگ ہو جاتی ہوں ۔۔ !!ردا نے زمین سے اٹھتے ہوئے بھیگے لہجے میں کہا

اچھا۔۔ !!مجھے تو نہیں لگتا یہ وجہ ہے مگر خیر جب تمہیں سہی لگے تو اپنے دل کی بات شئیر کر دینا۔۔ردا مجھے تمہیں ایک بات بتانی تھی۔۔۔رشنا نے ردا کے جواب پر جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔ردا کا

یوں نظریں چرانا اسے بہت کچھ سمجھا گیا تھا مگر بات بدلنے میں ہی عافیت سمجھی اس نے۔۔۔ تاکہ ردا خود اپنی مرضی سے اس سے سچ بات شئیر کرے۔۔

رشنا میں اس وقت کوئی بات نہیں کرنا چاہتی پلیز۔۔ !!میرے سر میں درد ہے کیا ہم صبح بات کریں ۔۔ردا نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔۔

میں واپس گھر جا رہی ہوں بھائی لینے آ گئے ہیں۔۔ اور کل تمہیں میرے گھر آنا ہے۔ رشنا نے اسے اپنے کپڑے نکالنے کے لیے الماری کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا اسکی بات پر ردا نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا۔

تم ابھی کیسے جا سکتی ہو۔ !! تمہیں میرے پاس رہنا تھا۔۔ اور کل میں کیوں آؤں گی تمھارے گھر کہنا کیا چاہتی ہو۔۔ ردا نے رشنا کے چہرے پر پھیلی خوشی کی رمق دیکھ کر پوچھا

کل میرا نکاح ہے اس لیے آج میں یہاں نہیں رک سکتی۔۔ !!اگر تمہاری منگنی نا ہوتی تو آج میں تمھیں اپنے پاس بلا لیتی مگر تمہیں بھی یہی دن ملا تھا۔۔ رشنا نے خوشی سے بتایا۔۔۔

کیا مطلب نکاح ہے۔ !!کس کے ساتھ اور اتنا سب ہو گیا تم نے مجھے بتانا بھی گوارہ نہیں کیا۔۔یہ ہے تمہاری دوستی۔۔میسنی کہیں کی بھنک بھی نہیں لگنے دی تو نے مجھے۔۔ردا نے حیرت اور غصے سے پوچھنے کے ساتھ ساتھ رشنا کو کشن دے مارا۔

ارے مار تو نا یار موقع ہی نہیں ملا سب جلدی جلدی طے ہو گیا۔۔ !!!اور وہ ز۔۔۔رشنا آپکو آپ کے بھائی کافی دیر سے بلا رہے ہیں کہہ رہے ہیں انہیں کسی کام سے جانا ہے تو آپ جلدی جائیں۔۔رشنا ردا سے کشن چھین کر اسے بتا ہی رہی تھی جب دروازے پر دستک دینے کے ساتھ ساتھ ردا کی کزن نے آکر رشنا کو جلدی آنے کا کہا۔۔

اچھا تم جاؤ یہ آرہی ہے۔۔ !!ردا نے اپنی کزن سے کہا۔

رشنا آپ کے بھائی خود ہی اوپر آرہے ہیں شاید آپکو لینے۔۔ !!ردا کی کزن کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی تبھی عامر نے کمرے کے باہر سے ہی رشنا کو جلدی آنے کا کہا۔۔تو وہ ردا کو میسج پر بتانے کا کہتے کمرے باہر نکل گئی۔۔مگر نا جانے کیوں ردا کا دل ایک دم سے گھبرانے لگا۔۔

آج وہ دن تھا جس کا رشنا نے نا جانے کتنی بے صبری سے انتظار کیا تھا۔۔اور رشنا انتہائی خوشی کے ساتھ زاویار کے لیے سج سنور رہی تھی۔۔سفید رنگ کے لہنگے میں ہم رنگ دوپٹہ ایک طرف سیٹ کیے لال رنگ کی چنری سر پر اوڑھے ڈائمنڈ کی جیولری پہنے ماتھے پر ٹیکا سجائے۔۔مہندی سے سجے ہاتھوں میں لال رنگ کی کانچ کی چوڑیاں پہنے وہ آسمان سے اتری ہوئی پری لگ رہی تھی۔۔حبہ بیگم نا جانے کتنی بار اسکی نظر اتار چکی تھی۔۔جب کہ ردا تو اس سے پوچھ پوچھ کر تھک چکی تھی کہ لڑکے کا نام ہی بتا دے ۔۔مگر وہ بھی اپنے نام کی ایک ہی تھی اس نے ردا کو کہہ دیا تھا وہ آئے گا تو خود ہی دیکھ لینا۔۔

دوسری طرف زاویار کا موڈ کافی آف لگ رہا تھا وہ رشنا کے ساتھ شادی کر کے اس کی زندگی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔وہ سمجھتا تھا یہ رشنا کا جذباتی فیصلہ ہے اسے لگتا تھا جب وہ یہاں اس گھر میں آئے گی تو ایک دن بھی اس کے لیے گزارنا مشکل ہو جائے گا۔۔لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا رشنا اس سے محبّت کرتی تھی۔۔سفید رنگ کے قمیض شلوار میں بلیک رنگ کی واسکٹ پہنے بالوں کو نفاست سے سیٹ کیے ۔۔کلائی میں احد کی دی ہوئی واچ پہنے ہلکی ہلکی بڑی شیو کے ساتھ سنجیدہ تاثرات چہرے پر سجائے وہ

کافی ہینڈسم لگ رہا تھا اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ یونی کی ہر لڑکی کا وہ کرش تھا مگر اسکی سوچ ہر لڑکے جیسی نا تھی۔۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ آج تو پروفیسر صاحب پروفیسر کم اور ہیرو زیادہ لگ رہے ہیں کہیں آپ کی سٹوڈنٹ پلس ہونے والی زوجہ اپنے پاس ہی نا رکھ لے آپکو۔۔ یا پھر خود اسی وقت رخصتی نا کروالے۔۔ آخر کو ایسا ہینڈسم شوہر ہو تو بیوی کو تو فکر ہوتی ہی ہے۔۔ !!احد نے اسے دیکھ کر دل سے تعریف کرنے کے ساتھ ساتھ چڑانا بھی ضروری سمجھا۔ اسے حرا سے اتنا تو پتا چل چکا تھا لڑکی یونی کی ہے مگر وہ اسے دیکھ نہیں پایا تھا۔۔

بکواس بند کر تو اپنی۔۔ !!اور تو بھی کسی سے کم نہیں لگ رہا ہے کیا بات ہے آج کل بڑا تیار شیار رہتے ہو ۔۔۔کوئی پسند آگئی ہے کیا احد زمان کو۔۔ زاویار نے اس کے کندھے پر مکا جڑ کر کہنے کے ساتھ ساتھ اسے سٹپٹانے پر مجبور کر دیا۔۔

ای ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ !!!میں اور کسی لڑکی کے چکر میں پڑ جاؤں نیور۔۔ میرے بس کا کام نہیں آفت پالنا۔۔ کسی کے نخرے اٹھانا۔۔ فضول میں اپنی محنت کی کمائی کو روز کی بے فضول شاپنگ میں اڑانا

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

۔نہ بابا نہ مجھے یہ سب فضول کے شوق نہیں ہے نا ہی میں پالنا چاہتا ہوں۔۔احد اس کی بات سن کر سٹپٹایا مگر پھر جلدی سے اپنے تاثرات چھپاتا مزاحیہ انداز میں بات گول کر گیا۔۔

تبھی آفس کے پاس والے فوڈ شاپ کے چکر لگ رہے ہیں۔۔ !!!ان محترمہ کے گرے ہوئے گلاب کے پھول سنبھال کر رکھے جا رہے ہیں۔۔۔۔زاویار نے شوز پہنتے ہوئے کہا اس کی بات پر احد کا چہرہ دیکھنے لائق تھا۔۔ایک رنگ آرہا تھا تو ایک جا رہا تھا

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ !! تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔احد اپنی بات پر قائم رہا۔۔

اچھاااا پھر شاید مجھے سچ میں غلط فہمی ہوئی ہو گی۔ !!مجھے لگا کہ تم ہی وہ شخص ہو جسے میں نے وہاں دیکھا ۔۔تم نہیں تھے وہاں۔۔یہ تو اچھی بات ہے امی تمہارے لیے بھی رشتے تلاش کر رہی ہیں ان کا ارادہ ہے نیکسٹ ویک تمہارا بھی نکاح کر دیا جائے تاکہ تمھارا گھر سنبھالنے والی کوئی آئے کب تک اکیلے رہو گے۔اب جب کہ تمہیں سچ میں کوئی پسند نہیں تو امی نے جو لڑکی پسند کی ہے میں بول دوں گا ڈن کر دے رشتہ۔۔زاویار نے اپنی طرف سے لاپرواہ اور نارمل لہجے میں اس کے سر پر بم پھوڑا۔۔

کیا۔۔ !!کب ... شاہانہ ماما نے تو مجھے نہیں بتایا۔۔ کم از کم بتانا تو چاہیے تھا نانکو۔۔۔ اور تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔۔ احد کو زور کا جھٹکا ہی لگا تھا زاویار کی بات سن کر۔۔

اور میں ایسا کیوں نہیں کروں گا۔۔ !!زاویار نے آئبرو اوپر کر کے پوچھا۔۔

کیوں کہ میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں یار۔۔ !!جلد بازی میں احد کے منہ سے بات نکل گئی جس کا احساس ہوتے ہی وہ زبان دانتوں تلے دبا کر ایک آنکھ بند کر گیا۔۔

لیکن ابھی تو تم نے کچھ اور کہا تھا اور اب ایک دم سے کون پسند آگئی۔۔ زاویار بھی آج اسے تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔۔ اس لیے سوالوں میں الجھاتا رہا۔۔

ہاں وہ میں۔۔ !!تو چھوڑ ان باتوں کو بس شاہانہ ماما سے کہنا فلحال میرے لیے کوئی لڑکی نا دیکھیں۔۔ احد کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولے۔۔

ہاہاہاہا۔۔ !!میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔ مگر تیرا چہرہ دیکھنے لائق تھا۔۔ میں نے تو تیرے منہ سے اگلوانے کے لیے سب کہا امی کا فلحال تو ایسا کوئی ارادہ نہیں مگر جلد بن جائے گا۔۔ تم جلدی اس لڑکی کو اپنے دل

کی بات سے آگاہ کرو۔۔زاویار شروع والی بات ہنس کر کہتے ہوئے آخر میں سیریس ہوا تو احد نے اسے گھور کر دیکھا۔۔

بھائی آپ لوگ کیا لڑکیوں کی طرح تیار ہونے بیٹھ گئے۔۔ !!اتنا ٹائم ہو گیا اور آپ لوگ باہر آنے کا نام نہیں لے رہے۔۔مجھے آنا پڑتا ہے آپ لوگو کے پیچھے۔۔حرا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے جھنجھلا کر کہا۔۔

تم۔۔ !!ماشاءاللہ میرے بھائی تو شہزادے لگ رہے ہیں۔۔احد اسے جواب دینے ہی والا تھا جب حرا نے زاویار کو دیکھ کر کہا۔۔

شکریہ گڑیا۔ !!آپ بھی بہت پیاری لگ رہی ہیں۔ !!زاویار نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

اور میں کیسا لگ رہا ہوں۔؟؟احد نے ان کے ساتھ کمرے سے نکلتے ہوئے حرا سے پوچھا۔۔

سخت زہر۔۔ !!حرا نے گندہ سا منہ بنا کر کہا۔۔

تم بھی پوری بندری لگ رہی ہو۔۔ !!احد نے جلے کٹے لہجے میں کہا۔۔

مجھے آپ کے کومپلیمنٹ کی ضرورت نہیں۔۔ !!حرا نے جلا دینے والی مسکراہٹ اسکی طرف اچھال کر کہا۔

تمہیں تو میں واپس آکر دیکھوں گا۔۔ !!احد نے شاہانہ بیگم کے ساتھ کھڑی دو عورتوں کو دیکھتے کہا اور قدم زاویار کے پیچھے گھر سے باہر بڑھا دیے۔۔

❤❤❤❤❤❤

لڑکے والوں کے آنے کا شور اٹھا تو رشنا کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا جب کہ ردا تو کھڑکی سے یہ دیکھنے کی کوشش میں تھی لڑکا ہے کون اور کیسا ہے دکھنے میں۔۔

مہمان کم ہونے کی وجہ سے عامر نے گھر کے لان میں انتظام کیا ہوا تھا۔۔عامر کی لاڈلی ہونے کی وجہ سے رشنا کے فنکشن میں کسی بھی قسم کی کوئی کمی نہیں چاہتا تھا۔۔ہر چیز اسکی چوائس کے مطابق تھی ۔۔گھر کی ڈیکوریشن سے لے کر نکاح کے جوڑے تک۔۔پورے گھر کو پھولوں کے ساتھ ساتھ فیری لائٹ اور غباروں سے سجایا گیا تھا۔۔اسٹیج کو بھی بہت ہی شاندار طریقے سے سجایا گیا تھا۔۔سرخ و سفید گلاب سے سجے اسٹیج پر درمیان میں پھولوں کی دیوار ہموار کی گئی تھی۔۔

زاویار حیدر۔ !!ردا کی نظر جب عامر سے گلے ملتے زاویار پر پڑی تو دل کسی انہونی کے تحت گھبرایا تھا ۔۔بے ساختہ اس کے منہ سے زاویار کا نام ادا ہوا۔

ہاں زاویار حیدر میرے ہونے والے شوہر۔۔۔کیسا لگا میرا دلہا دیکھ کر۔ !!لگ رہا ہے نا شہزادہ۔۔اللہ نظرے بد سے بچائے آمین ثم آمین۔رشنا جو کے ساتھ آکر کھڑی ہوئی تھی اس کے منہ سے زاویار کا نام سن کر محبّت پاش لہجے میں بولی۔اس کی بات سن کر ردا کو لگا وہ اگلا سانس نہیں لے پائے گی۔۔ایک ایسی تکلیف کا احساس ہو رہا تھا جو اسے درد سے چیخنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔اس نے تو سوچ لیا تھا کہ وہ بھول جائے گی سب وقتی تھا کچھ بھی سیریس نہیں تھا اپنی کیفیت ہر بار نظر انداز کر کے وہ خود کو تسلیاں دے رہی تھی کہ وہ سب سچ نہیں ہے۔۔مگر اب کیا ہو رہا تھا اسے تکلیف جلن یا پھر کسی کے دور جانے کا احساس۔۔اس نے بے یقین نظروں سے دلہن کے جوڑے میں سامنے کھڑی اپنی بچپن کی دوست کو دیکھا جو ہمیشہ اس کے ساتھ رہی برے سے بھی برے وقت میں۔۔۔۔جو ہمیشہ اسے سمجھاتی ہر غلط حرکت سے منع کرتی۔۔اور پھر اس نے اسٹیج کی جانب جاتے اس انسان کو دیکھا جس

سے وہ نفرت کرنے کی دعوے دار تھی مگر آج اسے کسی اور کا ہوتا دیکھ نا جانے ردا کیوں تکلیف سے دوہری ہو رہی تھی۔۔

کیا ہوا ردا اتنا گہرا شاکنگ ری ایکشن۔ !!مجھے اندازہ نہیں تھا تم اتنا سیریس ری ایکٹ کرو گی۔۔رشنا نے ردا کو گھم سم سا دیکھ کر اس کے چہرے پر بکھرے پریشان کن تاثرات رشنا کو بھی پریشان کر گئے۔

ردا کیا ہوا تمہیں کچھ تو بولو۔۔ !!رشنا نے اسے بے جان قدموں سے جا کر بیڈ پر بیٹھتے دیکھ فکر مندی سے پوچھا۔۔۔۔

پتا نہیں ادھر بہت پین فیل ہو رہا ہے۔۔ !!!ردا نے بے خیالی میں دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر آنسوں بھری آنکھوں سے اسے دیکھ کر کہا۔۔

ک کیوں کیا ہوا۔۔ !!رشنا نے گھبراہٹ کے مارے دھیمی آواز میں پوچھا۔۔

ردا بیٹا آپ رشنا کا دوپٹہ وغیرہ سیٹ کر کے نیچے لے کر آئیں۔۔ردا کے کچھ بولنے سے پہلے ہی حبہ بیگم نے وہاں آ کر ردا کو دیکھ کر کہا۔۔

تم ٹھیک نہیں ہو تو آرام کرو ردا یہیں میرے روم میں۔ !!میں چلی جاؤں گی امی کے ساتھ ہی۔۔رشنا نے ردا کے چہرے کی زرد رنگت دیکھ کر کہا۔۔ردا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔رشنا کے جانے کے بعد ردا کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے جو اس نے بڑی مشکل سے رشنا کے سامنے ضبط کیے ہوئے تھے۔۔

نہیں وہ صرف میرا ہے۔۔ !!اسکی شادی کسی اور سے نہیں ہو سکتی۔۔میں کیسے کروں گی برداشت جب وہ رشنا کے ساتھ نکاح کر لے گا۔۔ردا نے روتے ہوئے کہا۔۔

❤❤❤❤❤❤

اوہ۔۔ !!سوری سر۔۔زاویار اسٹیج سے نیچے اتر کر احد سے کوئی بات کرنے جا رہا تھا جب ایک ویٹر اس سے آکر ٹکرایا۔۔اس کے ہاتھ میں پکڑی جوس کی ٹرے سے زاویار کے کپڑے خراب کر گیا۔۔اور پھر شرمندہ سے انداز میں سوری بول گیا۔

کوئی بات نہیں۔ !!!زاویار نے اسے اپنے نارمل انداز میں جواب دیتے ہوئے واشروم کی راہ کی۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کون سے روم میں جاؤں کیوں کہ زیادہ تر روم میں لڑکیاں تیار ہو رہی تھیں۔۔

تم واپس۔۔۔ !!زاویار نے رشنا کے روم کے باہر آکر سنا اندر سے کوئی آواز نا آنے پر اسے اندازہ ہو گیا کہ اس روم میں کوئی نہیں ہے دروازہ کھلا ہونے کی وجہ سے وہ اندر آ گیا۔۔ردا جو اسے بنا دیکھے رشنا سمجھ رہی تھی مڑ کر دیکھنے پر اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔زاویار کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔۔

ووہ میں۔۔ !!!میرا مطلب ہے کپڑے خراب ہو گئے تھے تو صاف کرنے آیا تھا۔۔زاویار ردا کے بغیر دوپٹے والے سراپے سے نظریں چرا کر ہچکچاتے ہوئے بولا۔۔۔

اوکے۔۔۔ !! آپ صاف کر لیں۔۔ردا کے تو دل کا حال ہی عجیب تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ زاویار کو سب سے چھپا لے۔۔ردا اثبات میں سر ہلا کر واپس کھڑکی کے باہر دیکھنے لگی زاویار بھی واشروم کی طرف بڑھ گیا۔۔

مس ردا۔۔ !!پلیز میری مدد کر دیں پانی نا جانے کیوں نہیں آ رہا اور مجھے اس سسٹم کی بھی سمجھ نہیں آ رہی۔۔میں لیٹ ہو رہا ہوں۔۔ تھوڑی دیر بعد ہی کمرے میں زاویار کی مردانہ بھاری آواز گونجی بے ساختہ ردا کی ہارڈ بیٹ بڑھ گئی۔۔زاویار بھی ردا سے مدد تو نہیں مانگنا چاہتا تھا مگر یہاں ردا کے علاوہ کوئی

نہیں تھا چارو ناچار اسی سے مدد مانگنی پڑی اسکو۔۔ردا قدم باقدم چلتی واشروم تک آئی تھی مگر اندر جانے سے گھبرا رہی تھی۔۔

ردا آپ نہیں کرنا چاہتی میری مدد تو پلیز باہر سے کسی کو بلا لیں۔۔نکاح کا ٹائم ہونے والا ہے۔۔زاویار کی پھر سے پکار پر ردا نے اندر قدم رکھا۔۔ایک پل کو دونوں کی نظریں ٹکرائیں مگر زاویار اپنی نظریں جلدی سے پھیر گیا۔۔ردا بلیک گھٹنوں تک شرٹ کے ساتھ ریڈ ٹراؤزر زیب تن کیے دوپٹے سے بے نیاز بالوں کو کھلا چھوڑے اس وقت کسی بھی مرد کا ایمان ڈگمگانے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔مگر سامنے بھی زاویار حیدر تھا جو ناتو ایمان کا کمزور تھا اور ناہی نفس کا غلام تھا اسکی نظر میں عورت عزت کے قابل تھی تو وہ عزت کی نظر سے ہی دیکھنا گوارہ کرتا تھا جب کبھی کرتا بھی تو۔۔۔۔ردا پانی چیک کر ہی رہی تھی جب سائیڈ پر نظر پڑتے ایک وال کو کھولنے کے ساتھ ہی شاور آن ہوا اور زاویار کے ساتھ ساتھ ردا بھی بھیگتی چلی گئی۔۔ردا اس اچانک افتاد پر اتنی شاکڈ ہوئی تھی کہ وال بند کرنا ہی بھول گئی۔۔اسی چکر میں دونوں مکمل بھیگ چکے تھے۔۔

یہ کیا کر دیا آپ نے ردا۔۔ !!زاویار نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر وال بند کرنے کے ساتھ ساتھ ردا کو سخت لہجے میں کہا۔۔ مگر ردا تو جیسے کسی اور ہی دنیا میں کھو چکی تھی۔۔ زاویار اس وقت اتنا دل کش لگ رہا تھا کہ ردا کا صبر ختم کر گیا اس کے خود پر لگائے پہرے ختم ہو چکے تھے وہ جو کرنے والی تھی اس کے ساتھ ساتھ زاویار کی زندگی میں کیا طوفان لانے والا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی

مجھے بات کرنی ہے۔۔ !!زاویار باہر نکلنے کے لیے مڑنے ہی لگا تھا ردا نے جلدی سے اس کی کلائی تھامی ۔۔زاویار نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو ردا نے جلدی سے کلائی چھوڑ کر ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔ بولیں۔ !!زاویار ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا جیسے بہت ہی فرصت ہو بات کرنے کی۔۔

یہ نکاح مت کرو پلیز۔۔ !!ردا نے اپنے اندر ہمت جمع کر کے کہا۔۔

کیوں۔۔ !!رشنا نہیں مانی تو اب آپ مجھے بول رہی ہیں۔۔ میں جانتا ہوں آپکی سوچ کیا ہے میرے بارے میں اور آپ یہی سمجھتی ہیں میں رشنا کا پیسہ دیکھ کر یہ نکاح کر رہا ہوں۔۔ مگر مس ردا نا تو مجھے اس پیسے جیسی چیز میں کوئی انٹرسٹ ہے نا ہی رشنا میں اور نا آپ میں۔۔ یہ نکاح صرف میری مجبوری ہے میں پہلے ہی آپ کی دوست کو انکار کر چکا تھا مگر شاید وہ خود انٹرسٹڈ ہیں اس نکاح میں۔۔ اب جب کہ

اس کے ساتھ میرا نکاح ہونے جارہا ہے تو میں ایسا انسان تو بلکل نہیں بیچ منجدھار میں کسی کی بیٹی کی عزت ارمان خواب روند کر چلا جاؤں اس کے کردار کو سوالیہ نشان بنا جاؤں یا پھر اپنی عزت پر حرف آنے دوں۔۔زاویار اس کی بات کا مطلب سمجھے بغیر اس کا لہجہ نوٹ کیے بغیر روکھے لہجے میں بولا۔۔

ایسا نہیں ہے م۔۔ !!مجھے نہیں جاننا کیسا ہے اور کیسا نہیں ہے۔۔زاویار ردا کی بات کاٹ کر کہتا واشروم سے باہر نکلا۔۔

تمہیں جاننا ہی ہو گا کیسا ہے۔۔ !!کیوں کہ ناچاہتے ہوئے بھی مجھے تم سے محبّت ہو گئی زاویار حیدر ۔۔اور میں تمہارا نکاح کسی اور سے نہیں ہوتا دیکھ سکتی انکار کر دو پلیز۔۔ردا بھی اس کے پیچھے واشروم سے باہر آکر اس کا راستہ روک کر بولی۔۔

پاگل ہو گئی ہے آپ۔۔ !!یہ کیا بے ہودہ بات کر رہی ہیں آپ۔۔مطلب بھی پتا ہے آپکو محبّت کا۔۔۔ آگے سے ہٹیے جانے دیں مجھے سب انتظار کر رہے ہیں میرا۔۔زاویار نے بامشکل اپنے آپ کو کچھ بھی غلط کہنے سے روکا

پاگل ہی ہو گئی ہوں میں۔۔ !!کوئی بے ہودگی نہیں ہے یہ۔۔ محبّت کرنے لگی ہوں میں تم سے شدید محبّت۔۔مجھے نہیں فرق پڑتا کسی کے بھی انتظار کرنے سے مجھے بس تمہارا انکار سننا ہے۔۔مان جاؤ پلیز ۔۔ردا اس کے قریب آکر جنونی انداز میں اونچی آواز سے بولی۔۔

ہٹے پلیز۔۔ !!اس سے پہلے کہ میں اپنی حد بھول کر آپ کو کچھ غلط بول دوں۔۔زاویار نے اسے ایک سائیڈ پر کر کے باہر جانے سے پہلے بامشکل غصہ ضبط کر کے کہا۔

نہیں اتنی آسانی سے میں تمہیں یہ نکاح نہیں کرنے دوں گی۔۔ !!جب میں اپنے لیول سے نیچے آسکتی ہوں تو اتنی آسانی سے تمھیں دور کیسے جانے دے سکتی ہوں۔۔تم صرف میرے ہو صرف میرے ۔۔ردا نے اس کے پاس سے گزرنے پر اس کا کالر پکڑ کر چہرہ بلکل اس کے چہرے کے قریب کر کے کہا۔۔تب ہی عامر اور رشنا ایک ساتھ کمرے میں داخل ہوئے آگے کا منظر دیکھ دونوں کی آنکھیں حیرت و بے یقینی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔ !!!عامر نے اندر آتے ہی غصے سے پوچھا جب کہ رشنا چپ چاپ بے یقینی سے سب دیکھ رہی تھی۔۔

کچھ نہیں۔۔ !!جیسا تم سمجھ رہے ہو ویسا کچھ نہیں ہے۔۔زاویار نے ردا سے اپنا کالر چھڑا کر عامر کو دیکھ کر کہا۔۔۔

اور جو میں دیکھ رہا ہوں کیا وہ بھی سچ نہیں۔۔ !!زاویار کم از کم مجھے تم سے یہ امید نا تھی۔۔وہاں میری بہن کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی اور یہاں تم ردا کے ساتھ چھی زاویار۔۔تم نے میری بہن کے ساتھ اتنا بڑا دھوکا کیا۔۔ شیم آن یو زاویار۔۔ شیم آن یو۔۔عامر نے غصے سے اس کے کالر جھکڑ کر کہا۔ ایسا کچھ نہیں ہے تم غلط سمجھ رہے ہو میں یہاں اپنی قمیض واش کرنے آیا تھا۔۔اور یہ جو تم نے دیکھا وہ سب۔۔ردا بتاؤ انکو میں یہاں کیوں آیا تھا۔۔اور یہ سب کیا ہو رہا تھا۔۔زاویار نے بھی اتنے ہی غصے سے اپنا کالر چھڑا کر کہنے کے ساتھ ردا کو بھی بتانے کا کہا۔۔۔

زاویار اب کیا چھپانا جب ان سب کو پتا چل ہی گیا ہے تو۔۔ !!عامر بھائی زاویار شروع سے ہی اس شادی کے لیے رضامند نہیں تھے یہ بات رشنا بھی جانتی تھی مگر اس نے آپ لوگو سے چھپائی یہ بات۔۔اور ان کے انکار کی اصل وجہ یہی تھی کہ وہ مجھ سے اور میں ان سے محبّت کرتی ہوں۔۔ردا نے زاویار کو دیکھے بغیر عامر کو دیکھ کر جھوٹ بولا۔

بکواس ہے یہ۔۔ !! جھوٹ بول رہی ہے۔۔زاویار نے ردا کی بات سن کر بے یقینی سے اسے دیکھ کر غصے سے کہا۔۔

اگر میں جھوٹ بول رہی ہوں تو پوچھے ان سے کیا یہ اس شادی کے لیے دل سے راضی تھے یا نہیں۔۔ ردا نے بھی قدرے اونچی آواز سے کہا۔۔

عامر وہ میں تمہیں بتانے والا تھا۔۔ !! صرف ہاں یا نہ زاویار۔۔زاویار بتانے ہی لگا جب عامر نے اس کی بات کاٹ کر کرخت لہجے میں پوچھا۔۔

ہاں نہیں تھا میں راضی مگر اس کی وجہ یہ نہیں تھی۔۔ !! رشنا تم کچھ بولو۔۔کیا تمہیں بھی مجھ پر بھروسہ نہیں تم تو سب جانتی تھی نا۔۔زاویار عامر کو جواب دینے کے بعد رشنا کی طرف دیکھ کر بولا جو ابھی تک چپ چاپ کھڑی سب دیکھ رہی تھی۔۔کسی لڑکے کے بتانے پر سب وہاں آچکے تھے اور معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔جب کہ احد کو رشنا کو دلہن بنا دیکھ کر حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔۔دل بری طرح سے ٹوٹا تھا جسے وہ اپنا بنانے کا سوچ رہا تھا انجانے میں وہ ہی اس کے بھائی جیسے دوست کی بیوی بننے والی تھی تکلیف کی لہر پورے جسم میں دوڑ گئی تھی۔۔

ایم سوری۔ !!رشنا کے لب ہلے تھے ان سے ادا ہونے والے لفظ زاویار بامشکل سن پایا تھا قریب ہونے کی وجہ سے۔۔ آنسوں روانی سے بہتے رشنا کے چہرہ بھگو گئے تھے۔۔اور وہ بھاگ کر وہاں سے چلی گئی تھی۔۔

میری بہن کو تکلیف دے کر اچھا نہیں کیا تم نے ابھی کے ابھی دفع ہو جاؤ یہاں سے اور دوبارہ میری بہن کے آس پاس بھی نظر آئے نا تو تمھارا قتل کرنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا۔۔عامر اسے غصے سے بول کر دھکا دے کر وہاں سے چلا گیا۔۔احد تو رشنا کی بکھری حالت دیکھ کر تکلیف سے دوہرا ہوا ۔۔جب کہ ہر کسی کی نظر زاویار پر تھی اور اس کی غصے سے سرخ ہوئی آنکھیں ردا پر تھیں۔۔احد بھی وہاں سے جا چکا تھا اور یہ بات زاویار کا دل چیر گئی تھی۔۔زاویار نے مٹھیاں سختی سے بھینچ کر اپنے غصے پر قابو کرنا چاہا مگر اب وہ ردا کی شکل بھی دیکھنا گوارہ نہیں کرنے والا تھا جس کی وجہ اس کی عزت مٹی میں مل چکی تھی۔۔

کہاں جا رہے ہو تم میری بیٹی کو لوگوں کے سوالوں کے جوابات دینے کے لیے اکیلا چھوڑ کر۔۔ !!اس سے پہلے زاویار وہاں سے باہر جاتا جاوید صاحب نے غصے سے کہا۔۔

آپکی بیٹی اسی لائق ہے۔۔ !!جو آج اس نے کیا ہے نا اس کے لیے تو ساری زندگی میں اسے معاف نہیں کروں گا۔۔۔اس کی تربیت ٹھیک سے کرتے تو اسے پتا ہوتا کسی کی عزت کیسے کی جاتی ہے۔۔اور اپنی عزت کیسے بچائی جاتی ہے۔۔۔اس کی ان بے ہودہ باتوں کی وجہ سے مجھ پر میری عزت پر انگلی اٹھائی گئی شرم تو چھو کر بھی نہیں گزری اسے۔۔۔بھول ہے آپکی کہ یہ کسی عزت دار انسان کی بیوی بن سکتی ہے یہ اپنے جیسے ہی کسی کی مستحق ہے۔۔زاویار پہلی بار اپنے سے بڑے عمر کے انسان سے اس طرح کے لہجے میں بات کر رہا تھا بہت کوشش کے باوجود بھی اس کے لہجے میں غصہ عود آیا تھا۔۔ردا تو اس کے غصے سے ڈر گئی تھی۔۔اس نے اپنی بچپن کی دوست کا دل توڑنے کے ساتھ ساتھ اپنی محبّت کو بھی بے عزت کر دیا تھا۔۔

تمہاری کون سی تربیت اچھی ہوئی ہے۔۔ !!جن کی اچھی تربیت ہوئی ہوتی ہے نا وہ کسی کی بیٹی کے ساتھ یوں ایسی حالت میں بند کمروں میں نہیں پائے جاتے۔۔۔اگر تمھارے کپڑے خراب ہی ہو چکے تھے تو کسی اور کمرے میں جا کر واش کر لیتے۔۔اور اگر یہاں آ ہی گئے تھے تو تم بھیگنا یہ سب کچھ۔۔جاوید صاحب نے سخت کرخت لہجے میں کہا۔۔

مجھے کسی کو بھی کوئی صفائی پیش نہیں کرنی۔۔ !!زاویار سخت لہجے میں بولتا وہاں سے نکلتا چلا گیا جب کے ردا کی آنکھوں سے آنسوں بہتے ہوئے اس کا چہرہ تر کر گئے اس نے آج جو کیا تھا وہ اپنی ہی نظروں میں خود کو گرا ہوا محسوس کر رہی تھی کیونکہ اس کے اس عمل کی وجہ سے اس کے بابا کی تربیت اور عزت پر انگلی اٹھی تھی اور ردا کے لیے اپنا باپ دنیا جہان سے زیادہ عزیز تھا۔۔

رکو زاویار۔۔ !!تم ایسے نہیں جا سکتے۔۔۔۔شاہانہ بیگم جو کافی دیر سے چپ کھڑی تھیں حرا کو ساتھ لیتی زاویار کے پیچھے آتے ہوئے سخت لہجے میں بولیں۔ان کی آواز پر زاویار کے قدم تھمے تھے۔۔

اب یہاں رکنے کا کیا فائدہ امی۔۔ !!کیا مزید بے عزت ہونا ہے آپ نے۔۔زاویار نے جھنجھلا کر کہا تھا۔۔

زاویار یہ جو بے عزتی ہوئی ہے یہ صرف تمہاری وجہ سے۔۔ !!تمھاری وجہ سے میری تربیت پر انگلی اٹھی۔۔اور اب تم مزید میرا سر جھکانے کے لیے یہاں سے جا رہے ہو اس لڑکی کے نام کے ساتھ اپنا نام جڑوا کر۔۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں میرا بیٹا تو ایسا نہیں تھا۔۔ تم کیسے ہو گئے ہو زاویار آج مجھے شرم محسوس ہو رہی ہے تمہیں اپنا بیٹا کہتے ہوئے۔۔

ام۔۔ !!تم چپ رہو۔۔ خبر دار جو تم نے اس کی حمایت میں ایک لفظ بھی کہا یہ تو مجھ سے بڑا ہو گیا ہے ۔۔ تم اگر کچھ بولی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔ شاہانہ بیگم نے سخت لہجے میں کہتی زاویار کو حیرت کے ساتھ ساتھ دکھ میں مبتلا کر گئی تھیں حرانے بولنا چاہا تو شاہانہ بیگم نے اسے بھی جھڑک دیا۔۔ زاویار نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا تو وہ سر جھکا گئی۔۔

تو آپ کیا چاہتی ہیں وہاں جا کر معافی مانگوں میں ان سے جنھوں نے مجھے وہاں سے دفع ہونے کو کہا۔ زاویار نے کہا۔۔۔

تمہاری ہی بدولت اتنی شرمندگی اٹھانی پڑی مجھے۔۔ !!اور اس کا ازالہ یہی ہے تم اس لڑکی سے نکاح کرو گے۔۔۔ تمہارا تو کچھ نہیں جائے گا۔۔ لیکن اس بچی کو لوگ طعنے ہی دے دے کر جینا حرام کر دیں گے۔۔ پتا نہیں کوئی اسے اپنائے گا بھی یا نہیں۔۔ اور میں اتنی بھی سنگدل نہیں کہ کسی کی بیٹی کی عزت پر اگر میرے بیٹے کی وجہ سے انگلی اٹھے تو میں چپ چاپ تماشہ دیکھتی رہوں۔۔۔ ایک کا دل اور ارمان تو توڑ چکے اب جس کے ساتھ لگے ہوئے تھے کمرے میں اسے تو اپناؤ۔۔۔ شاہانہ بیگم نے غم و غصے سے کہا۔

رشنا کے لیے تو مجھے دکھ ہے مگر اسے مجھ پر بھروسہ ہی نہیں تو کچھ بھی کہنے کا فائدہ نہیں۔۔ لیکن ردا کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا اور آپ کہہ رہی ہیں کہ نکاح کر لوں۔۔ اگر اس لڑکی کو اپنی عزت کا احساس ہوتا تو یہ سب نا ہوتا۔۔ امی سچ بات ہے آپ سنگدل نہیں مگر صرف دوسروں کے معاملے میں۔۔۔ اپنی اولاد کو تو آپ نے کبھی سمجھا ہی نہیں اگر سمجھتی تو آج مجھے یہ وقت نا دیکھنا پڑتا۔۔ بہر حال میں اس سے کسی صورت نکاح نہیں کروں گا چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔ زاویار اپنی امی کی باتوں سے کافی دلبرداشتہ ہوا تھا مگر اپنے لہجے میں سختی لائے بولا۔۔۔

اگر ایسا ہے نا تو پھر اپنی ماں اور بہن کو بھول جاؤ۔۔۔ !!اگر تم نے اس لڑکی سے نکاح نا کیا تو میں حرا کو لے کر ایسی جگہ جاؤں گی جہاں تمھاری پہنچ تو کیا سوچ بھی نہیں جا پائے گی اور تم جانتے ہو میں ایسا کر سکتی ہوں۔۔ شاہانہ بیگم احساس سے عاری لہجے میں کہتی زاویار کو مجبور کر چکی تھی اس نے بے یقینی سے اپنی ماں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ام امی آپ۔۔ !!ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں۔۔ آپ مجھ سے دور جانے کی بات کر رہی ہیں میرا ہے کون اپ تینوں کے علاوہ پھر بھی آپ۔۔ زاویار دکھ بھرے لہجے میں بولا۔۔

فیصلہ تمہارا ہے۔۔ !!شاہانہ بیگم اسی لہجے میں بولیں۔۔

میرا فیصلہ۔۔ !!زاویار طنزیہ مسکرایا۔۔۔

جو آپ کی مرضی۔۔ !!زاویار نے سپاٹ لہجے میں کہا حرا نے دکھ سے اپنے بھائی کو نم آنکھوں سے دیکھا۔۔جب کہ شاہانہ بیگم نے اپنے قدم مینشن کے اندر کی جانب بڑھا دیے مہمان تو جا چکے تھے اب بس ردا کے بابا نکاح خواہ اور زاویار کی فیملی تھی وہاں۔۔عامر اور حبہ بیگم کافی دیر سے رشنا کے کمرے کے باہر کھڑے دروازہ نوک کر رہے تھے مگر وہ کوئی جواب نہیں دے رہی تھی۔۔۔شاہانہ بیگم کے جانے کے بعد حرا بھاگ کر زاویار کے سینے سے لگی تھی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔

ایم سوری بھائی ایم سوری میں آپ کے لیے کچھ نہیں کر پائی میری آنکھوں کے سامنے میرے بھائی پر انگلیاں اٹھی اور میں چپ چاپ کھڑی رہی۔۔ آج تو احد بھائی نے بھی ساتھ چھوڑ دیا۔۔مجھے معاف کر دیں میں بھی کچھ نہیں کر پائی۔۔کاش میں آپکو اس شادی کے لیے ہاں کرنے کو نا کہتی۔۔رشنا نے ایک بار بھی آپ کی بات نہیں سنی اور کسی اور کی باتوں پر ایک بار میں ہی یقین کر لیا یہ کیسی محبّت تھی اسکی ۔۔۔۔حرا نے روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان کہا تھا۔۔زاویار کی بھی آنکھیں نم ہوئیں تھی۔۔

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

بس حرا۔۔ !! آپ کا بھائی کمزور نہیں ہے اوکے نا۔۔بس کریں آپ۔۔اگر امی ایسا چاہتی ہیں تو میں یہ نکاح کروں گا۔۔مجھے نصیب کے لکھے پر صبر کرنا آتا ہے۔۔میری جان یہ میری قسمت تھی بھول جاؤ سب چلو اندر۔۔زاویار نے اسے خود سے دور کر کے اس کے آنسوں صاف کر کے پیار سے کہا۔۔اور اسے لیے اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔

تھوڑی دیر بعد نکاح ہو گیا۔۔جو جگہ رشنا کے لیے سجائی گئی جو رسمیں رشنا کی ہونی تھی اس جگہ ردا تھی ہر رسم ردا کی ہو رہی تھی۔۔ردا دل ہی دل بہت خوش تھی زاویار کو پا کر۔۔مگر کھڑکی سے جھانکتی رشنا کا دل کرچیوں میں تقسیم ہوا تھا۔۔اس نے اپنی ساری جیولری اتار پھینکی تھی رو رو کر آنکھیں سرخ ہوئی تھیں۔۔جن آنکھوں میں تھوڑی دیر پہلے چمک اور خوشی تھی وہاں ویرانی اور دکھ کے سوا کچھ نا تھا۔۔سب کچھ کھو جانے کا درد تھا۔۔خوابوں کی کرچیاں تھیں۔۔بھروسہ ٹوٹنے کی تکلیف تھی ۔۔عامر کبھی نہیں چاہتا تھا زاویار وہاں رکے اس کا بس چلتا تو زاویار کو مار ڈالنے میں وقت نا لگاتا۔۔مگر جاوید صاحب کی ان کے بابا کے ساتھ دوستی اور ردا کو بہن سمجھنے کے ناتے اس نے نکاح ہو جانے دیا

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

۔۔۔ردا کی اس غلطی کی وجہ سے نا جانے کتنوں کا دل دکھا تھا۔۔۔جس کا احساس اسے بہت جلد ہونے والا تھا۔۔

❤❤❤❤❤❤

رشنا بچے پلیز دروازہ کھولو۔۔ !!ایسا نہیں کرو۔۔تمہارے بھائی میں تمہاری یہ حالت دیکھنے کی ہمت نہیں ہے۔۔اگر تم نے دروازہ نا کھولا تو میں اپنی گن کی ساری گولیاں زاویار حیدر کے سینے میں اتار دوں گا۔۔عامر نے پریشانی کے ساتھ ساتھ غصے سے کہا۔۔تھوڑی ہی دیر بعد کلک کی آواز نے لاک کھلنے کا پتا دیا۔۔عامر نے ایک پل بھی ضائع کیے بغیر اندر داخل ہوتے اسے خود میں بھینچا۔۔۔

رشنا یہ کیا حال بنالیا تم نے اپنا کچھ ہی دیر میں۔۔ !!تمھارے یہ آنسوں اتنے بے مول نہیں کہ تم اس گھٹیا انسان کے لیے بہاؤ انہیں۔۔دنیا میں وہ آخری لڑکا نہیں تھا میں اپنی گڑیا کے لیے شہزادہ ڈھونڈ کر لاؤں گا۔۔۔عامر نے اس کے آنسوں صاف کر کے کہا۔

دنیا میں وہ آخری نا سہی بھائی۔۔ !!مگر اس جیسا بھی کوئی نہیں تھا میرے لیے۔۔رشنا نے بھیگے لہجے میں کہا۔۔

وہ تمہارا نصیب نہیں تھا بیٹا۔۔ !!تو تمہیں کیسے مل جاتا۔۔اب بس کر دو۔۔رو رو کر برا حال بنا لیا تم نے میری بچی۔۔حبہ بیگم نے اپنی بیٹی کو پہلی بار اس ٹوٹی بکھری حالت میں دیکھا تھا ان کا دل کٹ کر رہ گیا تھا۔۔

اگر وہ میرا نصیب نہیں تھا۔۔ !!تو مجھے یہاں تک کیوں پہنچایا گیا امی۔۔کیوں مجھے امید ملی کہ وہ میرا ہو جائے گا۔۔کیوں دلہن بننے کے بعد بھی میرا نکاح اس کے ساتھ نہیں ہوا۔۔اور ہوا بھی تو کس کا اس ردا کا۔۔جو اس سے نفرت کرتی تھی اسے نیچا دکھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی تھی۔۔کیا کمی تھی مجھ میں امی جو زاویار نے مجھ سے نکاح نا کرنے کے لیے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔رشنا ایک بار پھر سے روتے ہوئے شکوہ کناہ لہجے میں بولی۔۔حبہ بیگم نے اسے گلے سے لگایا۔۔

بس میری جان۔۔ !!طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔بس کر دو اب۔۔۔اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے۔۔جو باتیں اور فیصلے ایک وقت پر ہمیں تکلیف سے دوچار کرتی ہیں آگے چل کر وہیں باتیں ہماری خوشیوں اور ہمت کی وجہ بنتی ہیں۔۔یہ اللہ کی مرضی تھی۔۔وہ نہیں تھا تمہاری قسمت میں۔۔

اور جو تمہاری قسمت میں ہو گا وہ شاید زاویار سے بہتر ہو یا پھر وہ صرف تمہارا ہو۔۔۔حبہ بیگم نے مضبوط لہجے میں اسے سمجھایا۔۔

مجھے اکیلا چھوڑ دیں کچھ دیر کے لیے پلیز امی۔۔۔۔ !!رشنا نے عامر اور حبہ بیگم کو دیکھ کر کہا۔۔عامر اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کمرے سے نکل گیا۔۔حبہ بیگم بھی اسے پیار کرتی اپنی بیٹی کی ایسی حالت پر اپنے دل پر پتھر رکھتی اسے اکیلا چھوڑ کر کمرے سے نکل گئی۔۔رشنا ایک بار پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی ۔۔شاید ایسے ہی وہ اپنے دل کی بھڑاس نکال سکتی تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

ردا کو جاوید صاحب نے رشنا کے گھر سے ہی زاویار کی فیملی کے ساتھ رخصت کر دیا تھا۔۔نسیم بیگم نہیں آئیں تھیں اگر وہ آتی تو یہ نکاح کبھی نا ہونے دیتی۔۔سب کچھ ان کی بے خبری سے ہی ہوا تھا۔۔رات کا ٹائم تھا ردا کو رستہ تو ٹھیک سے نظر نا آیا مگر گھر سے کافی دور گاڑی رکنے پر اسے حیرت ہوئی۔۔

اترو بیٹا۔۔ !!شاہانہ بیگم اسے گاڑی سے اترنے کو کہا تو اس نے جلدی سے اپنے حیران کن تاثرات چھپائے۔۔زاویار اور حرا گاڑی کے رکتے ہی اتر کر جا چکے تھے۔۔ردا گاڑی سے اتری تو ایک دم اس

نے جھرجھری لی۔۔ چھوٹی سی تنگ گلی سے گزر کر جانے کے بعد تیسرا گھر زاویار لوگوں کا تھا۔۔ شاہانہ بیگم کے پیچھے بامشکل قدم اٹھاتی وہ چل رہی تھی۔۔ گھر کو دیکھ کر اسے مزید حیرت کے ساتھ پریشانی ہوئی۔۔ بے ساختہ دل میں سوچ آئی۔۔

اتنا چھوٹا گھر اور اتنی تنگ گلی۔۔۔ !!میں کیسے اس گھر میں رہوں گی۔۔ کہیں میں نے جلد بازی میں کوئی غلط فیصلہ تو نہیں کر لیا۔۔

ردا ابھی سوچ ہی رہی تھی جب شاہانہ بیگم نے کہا۔۔

بیٹا چلو میں تمہیں زاویار کے کمرے میں چھوڑ آتی ہوں۔۔ کافی دیر ہو گئی ہے تھک گئی ہو گی تم۔۔

شاہانہ بیگم کے کہنے پر وہ اثبات میں سر ہلاتی ان کے پیچھے چل دی جبکہ دل زاویار کے غصے کے ڈر سے پتے کی مانند لرز رہا تھا۔۔

زاویار یہ اب سے تمھارے کمرے میں رہے گی۔۔ !!اور میں اب مزید تمھاری کوئی فضول بات یا حرکت برداشت نہیں کروں گی۔۔ شاہانہ بیگم تنبیہ کرنے کے انداز میں کہتی وہاں سے چلی گئی۔ زاویار نے جواب دینا تو دور نظر اٹھا کر بھی نا دیکھا۔۔ جب کہ ردا وہیں کھڑی کمرے کا جائزہ لینے کے ساتھ

ساتھ سوچ رہی تھی وہ سوئے کہا کمرے میں ایک سنگل بیڈ 2 کرسیوں کے سامنے رکھی چھوٹی سی ٹیبل پڑی تھی اور الماری کے درمیان میں ڈریسنگ مرر تھا۔۔۔زاویار اسے مکمل نظر انداز کرتے ہوئے اپنے موبائل پر بزی تھا۔۔۔ردا کو اب احساس ہو رہا تھا اس کا گزارا یہاں بہت مشکل ہونے والا تھا جہاں کچھ منٹس رہ کر اسے گھٹن محسوس ہو رہی تھی وہاں ساری زندگی کیسے گزارے گی۔۔ان کے گھر کے آدھے حصے جتنا صرف اسکا کمرہ تھا۔۔۔زاویار کے اٹھنے پر وہ چونک کر خیالوں کی دنیا سے باہر آئی ۔۔زاویار کو اپنی طرف قدم بڑھاتا دیکھ اس کے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی۔۔بے ساختہ اس نے اپنے قدم پیچھے کی جانب اٹھائے۔۔زاویار بلکل اس کے پاس سے گزرتا اس کا خلق خشک کرتا اپنے لیے بستر لے کر زمین پر بچھا کر لیٹ گیا۔۔ردا تو سن سی کھڑی دیکھنے میں مصروف تھی ہوش تب آیا جب زاویار نے لائٹ آف کر دی۔۔۔تھوڑی دیر وہیں کھڑے رہنے کے بعد ردا بھی بیڈ پر آ کر لیٹ گئی جہاں پہلے زاویار لیٹا تھا۔۔مگر زاویار کی خاموشی اور مکمل نظر انداز کرنا ردا کے دل میں ایک بھوج بن گیا۔۔دل دکھ سے بھر گیا تھا۔۔

کہتے ہیں ناخاموشی سے بڑی کوئی سزا نہیں۔۔ویسے بھی اس بندے کی خاموشی آپکو کیسے سکون سے رہنے دے جو آپ کے ساتھ ایک کمرے میں رہتا ہو۔۔ہر وقت کا آمنا سامنا اور پھر اگر وہ محبوب ہو تو خاموشی جیسی سزا جان نکالنے لگتی ہے۔۔زاویار تو صدا کا خشک مزاج تھا لیکن پھر بھی وہ زیادہ کوشش یہی کرتا ہے کسی کو اس کے لہجے سے باتوں سے تکلیف نا ہو۔۔مگر ردا نے جو اس کے ساتھ کیا تھا شاید ہی وہ کبھی معاف کر پائے۔۔

❤❤❤❤❤❤

ردا کہاں ہے۔۔کیا وہ واپس نہیں آئی۔۔ !!!نسیم بیگم ناشتہ کرتے ہوئے ردا کا کافی انتظار کرنے کے بعد بھی اس کے نا آنے پر سوال کرنے سے خود کو روک نا پائی۔۔وہ رات کو سو گئی تھی جاوید صاحب کے واپس آنے سے پہلے۔۔

نہیں اور وہ اب آئے گی بھی نہیں۔۔ !!جاوید صاحب نے نارمل لہجے میں کہا۔

کیا مطلب میں کچھ سمجھی نہیں۔۔ !!نسیم بیگم کے ناشتہ کرتے ہاتھ رکے تھے وہ جاوید صاحب کو دیکھتی نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔۔۔

شادی ہو گئی اسکی اپنے سسرال چلی گئی ہے وہ۔۔ !!اور ایسی گھٹیا حرکت کر کے گئی ہے کہ میرا سر شرم سے جھک گیا سوچا بھی نہیں تھا وہ کوئی ایسا کام کرے گی جس سے کسی کا دل کسی کے ارمان ٹوٹے گے ۔۔کسی کی عزت پر انگلی اٹھے گی۔۔وہ تو شکر ہے زاویار کی ماں کے کہنے پر وہ شادی کے لیے مان گیا ورنہ ورنہ کیا۔۔ !!اتنی بڑی بات ہو گئی اور مجھے بتانا بھی گوارہ نہیں کیا آپ نے۔۔آپ یہ کیسے بھول گئے واسم کی منگیتر تھی وہ۔۔اب میں کیا جواب دوں گی بھائی صاحب کو۔۔کیوں مجھ سے بنا پوچھے اس کا نکاح کروا دیا آپ نے۔۔نسیم بیگم غم و غصے کی کیفیت میں بولیں۔

وہ کبھی بھی واسم سے شادی نا کرتی اس لیے کروا آیا اس کا نکاح میں۔۔اور میں خود تمھارے بھائی کو جواب دے دوں گا۔۔جانتا ہوں کس لیے وہ واسم سے ردا کی شادی کروانے کے لیے مر رہا ہے۔۔ جاوید صاحب غصے سے کہتے اٹھ کر چلے گئے۔۔جب کہ نسیم بیگم اپنا بنا بنایا کھیل الٹ جانے پر غصے سے سرخ ہوتیں گھر سے باہر آ گئیں اپنے بھائی سے ملنے کے لیے۔۔۔

زاویار کی آنکھ اذان کی آواز پر کھلی تھی سوچتے سوچتے نا جانے وہ کب نیند کی وادیوں میں چلا گیا اسے اندازہ نا ہوا مگر ردا پر نظر پڑتے اسے حیرت ہوئی جو بیٹھے بیٹھے سو رہی تھی۔۔ایک نظر اس کے حلیے کو دیکھتا وہ نماز کے لیے وضو بنا کر گھر سے نکل گیا۔۔۔۔

سورج کی ہلکی ہلکی کرنوں کی وجہ سے ردا کی آنکھ کھل چکی تھی مگر وہ اٹھی نا تھی اسے گرمی آنے لگی تھی اور کمرے میں ایک پنکھے کے علاوہ کچھ نا تھا ٹھنڈ کرنے کو۔۔اور اس لڑکی کے لیے مشکل ہو رہی تھی جو اے سی کی عادی تھی اسے پنکھے کی ہوا کیسے راس آتی۔۔اسے ایک اور حیرت کا جھٹکا لگا تھا کمرے میں واشروم نا تھا۔۔اور واشروم کے ساتھ ساتھ ردا کے پاس کپڑے بھی موجود نا تھے۔۔ردا کو 1 منٹ بھی گزارنا مشکل لگ رہا تھا۔۔

بیٹا یہ آپ کے بابا نے بھجوایا ہے۔۔آپ کے لیے کپڑے ہیں آپ کے اور ایک نوٹ بھی۔۔وہ اسی سوچ میں گم تھی جب شاہانہ بیگم بیگ گھسیٹتے ہوئے اندر داخل ہو کر مسکرا کر بولی ایک لفافہ اس کی طرف تھما گئی۔۔ردا نے فورن سے اٹھ کر وہ لفافہ ان سے لیا۔۔

تم پڑ کر آجاؤواشروم ادھر ہے فریش ہو جاؤ پھر ناشتہ کر لینا۔۔ !!شاہانہ بیگم نے مسکرا کر پیار سے کہا

۔۔

اتنی جلدی۔۔ !!ردا کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔

ہم اسی ٹائم ناشتہ کرتے ہیں ہمارے گھر میں کوئی بھی دیر تک نہیں سوتا۔۔ فجر کے وقت رحمت کے فرشتے آتے ہیں رزق تقسیم کرنے۔۔ میں جانتی ہوں تمہارے لیے سب مشکل ہے میرے لیے بھی بہت مشکل تھا اس گھر میں گزارا کرنا مگر دیکھو گزار لیا وقت۔۔ شاہانہ بیگم نے اس کی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر پیار سے سمجھایا۔۔

آپ کیا شروع سے یہاں نہیں رہتی تھیں۔۔ !!اگر یہاں نہیں رہتی تھیں تو کہاں رہتی تھیں؟؟؟ ردا نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

بہت لمبی کہانی ہے پھر کسی وقت فرصت سے سناؤں گی۔۔ !!شاہانہ بیگم کہہ کر کمرے سے چلی گئی۔۔

اوہ مائی گاڈ۔۔ !!کیسے گزاروں گی میں یہاں لائف نہیں میں بابا سے کہہ کر زاویار اور اپنے لیے نیا گھر لوں گی یہاں نہیں رہوں گی میں کبھی نہیں۔۔ ردا نے حقارت سے سوچا۔۔

تم نے جو کیا بہت غلط کیا تمہیں یہ کسی صورت نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔ایک باعزت انسان پر اتنی گھٹیا بات مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔۔میں نے تمھارے کپڑے بجھوا دیے ہیں۔۔میں جانتا ہوں اس گھر میں تمہارے لیے رہنا مشکل ہو گا مگر اب وہی تمہارا گھر ہے اور اس گھر میں جانا بھی تمہاری مرضی تھی۔۔اب کبھی بھی اس گھر کی طرف پلٹ کر نا دیکھنا تم نے تو نا میری دوستی کا احساس کیا نا اپنی کا۔۔نا ہی میری عزت کا خیال کیا۔۔اسی لیے اب تمہارا نا تو اس گھر کے علاوہ کوئی گھر ہے نا باپ ہے۔۔کبھی پلٹ کر یہاں نا آنا میں اور نسیم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے لندن جا رہے ہیں۔۔اللہ حافظ۔۔جاوید صاحب کا خط پڑھ کر ردا کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔۔اسے یقین نہیں آ رہا تھا یہ اس کے باپ نے لکھا تھا ایک ہی رشتہ تھا اس کے پاس۔۔جس باپ کو وہ ہمیشہ خود سے خوش رکھنے کی کوشش کرتی آئی تھی اسے انجانے میں اتنی بڑی تکلیف دے دی تھی اس نے جس کا اندازہ بھی نہیں تھا اسکو۔۔زاویار کمرے میں آیا تو وہ ساکت کھڑی آنسوں بہا رہی تھی۔۔زاویار اسے اگنور کر تا ٹوپی اتار کر رکھتا بال بناتا باہر نکل گیا۔۔

شاہانہ بیگم کی آواز پر ردا ہوش کی دنیا میں آتی کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔اس کا دل خون کے آنسوں رو رہا تھا۔۔اسے شدت سے احساس ہو رہا تھا ایک رشتے کو پانے کے لیے اس نے جو غلط قدم اٹھایا تھا وہ اس کے باقی رشتے چھین لے گیا تھا۔۔اور جس کے لیے اس نے کیا تھا اسے بھی بے عزت کر کے خود سے مزید بد گمان کر دیا تھا۔۔بے دلی سے فریش ہوتی وہ ناشتے کے لیے برامدے میں رکھے تخت پر آ بیٹھی۔۔حرا نے ایک بار بھی اس سے بات نہیں کی تھی زاویار کی طرح وہ بھی اسے مکمل نظر انداز کر رہی تھی اس کے بیٹھے پر زاویار اٹھ کر حرا کو اللہ حافظ کہتا یونی کے لیے نکل گیا تھا۔۔تبھی شاہانہ بیگم اس کے لیے ناشتہ لے کر آئی تھی۔۔انڈا پراٹھا اور چائے۔۔مگر ردا ایسا ناشتہ نہیں کرتی تھی وہ سلائس کے ساتھ جوس پیتی تھی اور چائے کی جگہ کوفی پینے کی عادی تھی۔۔اتنا آئلی پراٹھا دیکھ کر ہی اس کا دل خراب ہو رہا تھا۔۔اس نے صرف چائے پی تھی وہ بھی مشکل سے۔۔شاہانہ بیگم نے بھی زیادہ اسرار نا کیا تھا۔۔

کبھی کبھی جلد بازی کے فیصلے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑتے ایسی دلدل میں پھنس جاتے ہیں ہم نا آگے جانے کا رستہ ہوتا ہے نا پلٹنے کا۔۔اسی لیے کہتے ہیں جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے اور صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے بس یقین ہونا چاہیے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

کل جو تکلیف مجھے ہوئی تھی میں بیان نہیں کر سکتا۔۔ تمہیں بھی مجھ پر یقین نہیں مطلب کہ اب وہ وقت آگیا کہ زاویار حیدر کو احد زمان کو اپنے کردار کی صفائی پیش کرنی پڑ رہی ہے۔۔زاویار نے دکھ سے اسے دیکھ کر کہا اس وقت وہ اپنی مخصوص جگہ چائے کے کاؤنٹر پر بیٹھے تھے۔۔

ایسی بات نہیں ہے یار۔۔ !!احد نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔۔

پھر کیسی بات ہے یار۔ !!مانا کہ میں رشنا سے شادی کرنے کو تیار نہیں تھا مگر کیوں نہیں تھا تم بھی جانتے ہو۔۔میں حور کی جگہ کسی کو نہیں دینا چاہتا۔۔اور دوسری وجہ کہ میں رشنا کو ویسی لگژری لائف نہیں دے سکتا تھا جیسی وہ گزار رہی تھی مجھے لگتا تھا وہ مجھ جیسے احساس سے عاری شخص کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی صرف تکلیف میں ہی رہے گی۔۔ لیکن جب بات نکاح تک پہنچ چکی تھی میں نکاح کے لیے وہاں

اس کے گھر جا چکا تھا تو کیا میں پاگل ہوں جو ردا جیسی بے ہودہ لڑکی کو وجہ بنا کر رشنا کا دل دکھاؤں گا۔۔ میں ایسا نہیں ہوں نا سوچا تھا میں نے ایسا کہ کسی کی بیٹی کے دل کے ساتھ ساتھ اس کے خواب ارمان توڑ دوں رشنا کے لیے تو میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔

میر ایقین کر احد میں وہاں صرف کپڑے واش کرنے گیا تھا مگر وہاں ہر کمرہ لڑکیوں سے بھرا پڑا تھا۔۔ اس کمرے میں مجھے کسی کی آواز محسوس نا ہوئی تب میں گیا جان بھوج کر نہیں۔۔ اندر جا کر میں نے ردا کو دیکھا اس سے کہا تو اس نے کہا او کے اس لیے میں گیا تھا اس واشروم میں۔۔۔ مجھے کیا پتا تھا اس لڑکی کے دماغ میں کیسا گند بھرا ہے۔۔ وہ تو مجھے نیچا دکھانے کا کوئی موقع نہیں جانے دیتی اتنا سب کر جائے گی میں تو سوچ بھی نہیں سکتا۔۔ اور رہی بھیگنے کی بات تو۔۔۔۔۔

بس کر دو میں سب جانتا ہوں یار۔۔ !! تمہارے بارے میں احد کبھی غلط سوچ بھی نہیں سکتا ہے پوری دنیا بھی آ کر کہے زاویار غلط ہے میں یقین کرنا تو دور سوچ بھی نہیں سکتا۔۔ تو تو مجھے کیوں صفائی پیش کر رہا ہے۔۔ احد نے زاویار کی بات کاٹ کر کہا۔۔

کیوں کہ مجھے ضرورت پڑ رہی ہے۔۔ !!کیوں کہ کل یہی احد مجھے اکیلا چھوڑ آیا تھا۔۔جو کہ ہمیشہ ساتھ ہونے کا دعویدار تھا۔۔کیوں کیا کل تم نے ایسا۔۔زاویار نے دھیمے مگر دکھ سے چور لہجے میں کہہ کر اس کے کندھے پر پنچ مارا۔۔

ایم سوری یار۔۔ !!مجھے جانا پڑا وہاں سے۔۔احد نے شرمندگی سے کہا۔۔

تیری سوری کا کیا کروں میں۔۔ !!!میرے ساتھ جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا نا۔۔۔تیرے کام مجھ سے بھی زیادہ ضروری ہو گئے ہیں اب۔۔تجھے کیا پرواہ۔۔۔۔زاویار نے شکوہ کناہ لہجے میں کہا۔۔اب احد اسکو کیا بتاتا جس کو وہ اپنا بنانے کا سوچ بیٹھا تھا جس سے انجانے میں محبّت ہو گئی تھی وہ زاویار کی ہونے والی بیوی تھی یہی سوچ احد کو وہاں سے جانے پر مجبور کر چکی تھی۔۔

کیا ہونا تھا۔۔ !!میرا مطلب ہے کیا ہوا ہے۔۔احد سب کچھ نہیں جانتا تھا اسے تو یہ بھی نہیں پتا تھا رشنا اور زاویار کا نہیں بلکہ ردا زاویار کا نکاح ہوا تھا۔۔

نکاح وہ بھی ردا کے ساتھ۔۔۔ !!زاویار نے بے دلی سے کہا۔

کیاااا۔۔ !!ردا کے ساتھ۔۔احد نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

تمھارا نکاح رشنا سے نہیں ہوا۔۔ !!!احد نے حیرت سے پوچھا۔۔

وہ سب ہونے کے بعد کیسے ہو سکتا تھا۔۔ !!ردا نے مجھے وہاں سب کے سامنے بے عزت کروادیا میری امیج خراب کر دی اس نے۔۔ سب کی تنقیدی نظریں مجھے اب تک خود پر محسوس ہو رہی ہیں۔۔ اور قسمت دیکھو میری اللہ پاک نے اسی کو میرا ہمسفر بنا دیا۔۔ میں جسے دیکھنا بھی نہیں چاہتا۔۔ اور اس وقت تو مجھے اس کے نام سے بھی نفرت محسوس ہو رہی ہے۔۔ اب وہ ہر وقت میرے سامنے آئی گی ۔۔ میرے کمرے میں رہے گی۔۔ اور تو اور اب اسکا واحد کفیل میں ہی ہوں۔۔ اس کے باپ نے اسے اپنے گھر کو آنے سے صاف صاف منع کر دیا۔۔ اور خود اپنی بیوی کے ساتھ لندن چلا گیا۔۔ اب نا تو میں اس لڑکی کو ساتھ رکھ سکتا ہوں نا چھوڑ سکتا ہوں کم از کم تب تک نہیں جب تک اس کے باپ کا غصہ کم نہیں ہو جاتا۔۔ اور رشنا کو دیکھو۔۔ حرا سے سنا تھا محبّت کرتی تھی وہ مجھ سے۔۔ مگر یہ کیسی محبت تھی اسکی جس میں بھروسہ ہی نہیں تھا۔۔

مجھے لگتا تھا رشنا ردا جیسی نہیں اس میں بات کرنے کی تمیز ہے۔۔احساس ہے۔۔مگر میں غلط تھا احد ۔۔وہ بھی ردا کی طرح مجھے ٹھکرا گئی میں نے اس کی آنکھوں میں بے یقینی دیکھی تھی اور اس کا یوں چلے جانا اس بات کو ثابت کر گیا کہ رشنا کو مجھ پر بھروسہ ہی نہیں۔۔ردا نے اپنی دوپل کی محبت کے لیے میری سالوں کی بنائی عزت کو مٹی میں ملا دیا۔۔اور رشنا نے اپنی دوپل کی محبت کے لیے اپنے ساتھ ساتھ میری زندگی بھی تباہ کر دی۔۔

میں نے اسے کہا تھا پہلے ہی انکار کر دے وہ مگر تب وہ اپنے فیصلے پر قائم رہی اور نکاح کے وقت بنا بات سنے سمجھے اس نے میرا نکاح ردا سے ہو جانے دیا۔۔۔ان دونوں کی محبّت بھی ان دونوں کی طرح کھوکھلی ہے جس محبّت میں بھروسہ عزت اور مان ہی نا ہو وہ محبّت کیسی محبت یار۔۔۔اس لیے میں نہیں کرنا چاہتا تھا ان امیر گھرانوں میں رشتہ۔۔میں اپنی ساری زندگی حور کی یادوں کے سہارے گزار سکتا تھا۔۔مگر امی نے تب بھی مجھے مجبور کیا اور نکاح کے وقت بھی۔۔زاویار نے پریشانی سے کہا رشنا کے بارے میں زاویار کی باتیں سن کر احد کے اندر چھناکے سے کچھ ٹوٹا ہو جیسے۔۔وہ چاہتا تھا رشنا کو مگر

زاویار اسے اپنی ہر چاہت پر عزیز تھا اسے اپنا یہ مخلص سا سچا سا دل کا صاف اور انتہائی خوبصورت دوست جان سے زیادہ عزیز تھا۔۔

تم پریشان نہیں ہو۔ !!سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ردا کو جلد احساس ہو گا کہ انہوں نے اپنی بے وقوفیوں میں کیا کھویا ہے۔۔ جہاں تک ردا کے ساتھ رہنے نا رہنے کی بات ہے تو میں تیرے ہر فیصلے میں ساتھ ہوں۔۔۔احد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی آمیز لہجے میں کہا۔۔

تبھی جب ضرورت پڑی میرا ساتھ چھوڑ آیا تو۔۔ !!زاویار نے طنز کیا۔۔

ایسا نہیں ہے یار۔۔وہاں سے آنے کی وجہ تجھ پر بھروسہ کرنا نہیں۔ !!بلکہ کوئی اور وجہ تھی۔۔احد نے کہا۔۔

اور وہ کیا وجہ تھی۔؟؟زاویار نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

وقت آنے پر بتاؤں گا۔۔ !!چل اب میں چلتا ہوں آفس سے لنچ بریک میں آیا ہوں کافی وقت ہو گیا ہے انشاءاللہ پھر جلدی ملوں گا دو دن تو بزی رہنے والا ہوں۔ایک تو وہ کام کرنا ہے جو ہم دونوں کا

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

مقصد ہے اب اور دوسرا تیرے نکاح کی وجہ سے جو ادھورے کام چھوڑے تھے وہ سارے پینڈنگ پڑے ہیں۔۔احد نے کرسی سے اٹھتے کہا تھا۔۔

ہمم۔ !!انشاءاللہ۔۔اور اپنا خیال رکھنا تجھ سے ملنا ضروری تھا اس لیے بلایا مجھے رات بھر چین نہیں آرہا تھا کہ نا جانے تو بھی سب کی طرح۔۔اور پھر نمبر بھی تیرا آف تھا۔۔زاویار نے اسے بغلگیر ہوتے کہا

۔۔

❤❤❤❤❤

رشنا کیا ہو گیا بیٹا کچھ تو کھالو۔۔ !!!رات سے تم نے کچھ نہیں کھایا۔۔حبہ بیگم صبح سے کوشش کر رہی تھی اسے کھانا کھلانے کی مگر رشنا نا کچھ کھا پی رہی تھی نا کمرے سے باہر آئی تھی۔۔وہ بس بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر گم سم سی بیٹھی تھی۔۔

امی کوئی کیسے اتنا سنگدل ہو سکتا ہے۔۔ !!میں نے تو انہیں قبول کیا تھا ہر حال میں یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ کسی اور کے تھے اور مجھے کبھی کوئی خوشی نہیں دے سکتے کیونکہ وہ اس لڑکی کو بھول ہی نہیں سکتے اسکی جگہ وہ کسی کو دینا ہی نہیں چاہتے۔۔۔پھر بھی میں چاہتی تھی میری شادی ہو تو صرف ان سے ہو

۔۔مجھے لگا تھا وہ مجھ سے محبّت نا بھی کریں عزت تو دیں گے اور میں تو کرتی ہوں نا ان سے محبّت اور محبت کا کیا ہے یہ تو خود ساختہ سا عمل ہے خود با خود ہو جاتی ہے۔۔ لیکن امی میں نے یہ نہیں سوچا تھا وہ مجھے دھوکا دے جائے گے امی وہ بھی باقی لڑکوں کی طرح نکلے۔۔ انہوں نے بھی خود پر خول چڑایا ہوا تھا سنجیدگی اور مخلصی کا۔۔ میں کبھی انہیں معاف نہیں کروں گی انہوں نے مجھے بہت بری طرح سے توڑ دیا ہے۔۔

بکھر گئی ہوں میں امی ان کی وجہ سے۔۔ میرے سارے خواب توڑ دیے۔۔ میری محبّت کو میرے مان کو روند دیا انہوں۔۔۔ رشنا نے حبہ بیگم کی گود میں سر رکھ کر بھیگے لہجے میں کہا۔۔ آنسوں ایک بار پھر بہہ نکلے تھے۔۔ آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ اور سوجی ہوئی تھیں۔۔

رشنا کیا ہو گیا ہے بیٹا تمہیں۔۔ !!بیٹا میں نے تمہیں پہلے بھی سمجھایا تھا اب بھی۔۔ تمھارے ہاتھ سے تو چھین کر لیا جا سکتا ہے نصیب سے نہیں۔۔ پھر کیوں اس طرح رو رو کر تم نے خود کو بے حال کیا ہوا ہے ۔۔بس کر جاؤ۔۔ کھانا پینا چھوڑ دینے سے زاویار تمہارا نہیں ہو سکتا۔۔ اس کا نکاح ردا سے ہو چکا ہے۔۔ اور ردا اس وقت اس کے گھر میں اس کی بیوی کی حیثیت ہے۔۔ اور تم کیا کر رہی ہو خدا کی نعمت کو ٹھکرا

کرنا شکری۔۔ صرف ایک انسان کے لیے اگر وہ تمھارا نصیب ہوتا تو نکاح کے ٹائم یہ سب نا ہوتا۔۔ اتنا ہی زاویار عزیز تھا تو کر لیتی بھروسہ اسکا۔۔ حبہ بیگم نے اس بار سخت لہجے میں کہا تھا۔۔ وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی رشنا کی یہ حالت۔۔

ام امی کیا سچ میں ردا کی رخصتی بھی ہو گئی۔۔ !!رشنا نے ان کی باقی باتیں نظر انداز کرتے ہوئے سوال کیا۔۔

ہاں ہو چکی ہے اسکی رخصتی۔۔ !!رشنا کو لگا تھا زاویار نے نکاح تو کر لیا مگر وہ کبھی ردا کو اپنے ساتھ نہیں لے کر جائے گا اور نا ہی ردا اس کے گھر جائے گی۔۔ حبہ بیگم کا جواب سن کر اب اسے زیادہ تکلیف ہونے لگی تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

یہ کیا ہے۔؟؟۔۔ !!!ردا نے اپنے سامنے رکھی سالن کی پلیٹ کو اٹھا کر بڑے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

یہ سبزی بنی ہے بیٹا۔۔ !!کدو اور آلو کی۔۔اور ساتھ دال بنی ہے۔۔شاہانہ بیگم نے اس کے پوچھنے کے انداز پر مسکرا کر کہا۔۔

اچھا۔ !!ردا نے پلیٹ واپس رکھ کر کہا اور روٹی توڑ کر چھوٹا سا نوالہ بنا کر کھانے لگی۔۔جو چھوٹا ہونے کے باوجود ردا کو اپنے حلق سے اتارنا مشکل لگ رہا تھا۔۔وہ اس وقت وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں موجود تھی۔۔۔ڈارک براؤن بال کھلے ہوئے تھے۔۔جن کی وجہ سے وہ پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

شاہانہ بیگم مسکراہٹ چھپاتی اٹھ کر چلی گئی تھیں اپنے روم میں۔۔ردا ان کے جانے کے بعد کھانا چھوڑ کر بیٹھ گئی تھی۔۔

مجھے تو یہ ذرا بھی نہیں پسند جب بابا گھر پے ہوتے تو مجال ہے میری پسند کے بغیر کوئی ڈش بنے۔۔بابا۔۔ماما کی طرح اکیلا کر دیا آپ نے مجھے۔۔جاوید صاحب کا خیال آتے ہی اس کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئیں تھی۔۔ تبھی حرا دروازہ کھول کر گھر کے اندر داخل ہوئی ردا کو سلام کرتی اس کا جواب سنے بغیر وہ شاہانہ بیگم کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔۔ردا گہرا سانس لیتی برتن اٹھا کر کچن میں رکھ آئی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

زاویار کا آج کا دن بہت برا گزرا تھا۔۔کیوں کہ نکاح والے دن رشنا نے باقی بھی کچھ کلاس فیلوز کو انوائٹ کیا تھا۔۔جو وہاں تماشہ لگا تھا اس کی خبر اب تک آدھی یونی کو مل چکی تھی۔۔اور زاویار پر تبصرے ہو رہے تھے۔۔صرف ردا کی بے وقوفی کی وجہ سے اسے ان سب باتوں کا سامنہ کرنا پڑ رہا تھا ۔۔۔مگر اس نے اپنی عادت کے مطابق بھونکنے والوں کو بھونکنے دیا تھا ہر کسی کو جھاڑو کی طرح صفائی پیش نا کی تھی اپنے کردار کی۔۔۔پھر بھی اسے ردا پر بہت غصہ تھا۔۔۔

اسلام و علیکم ام۔۔ !!زاویار گھر میں داخل ہو کر بغیر دیکھے سلام کرتا ہے۔۔مگر ردا کو برامدے میں اکیلے بیٹھا دیکھ امی کہتے ہوئے اس کی زبان کو بریک لگی تھی۔۔

و علیکم۔ !!ردا جو برامدے میں رکھے تخت پر دیوار سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندے بیٹھی تھی زاویار کی آواز پر پٹ سے آنکھیں کھولتے سیدھی ہو کر بیٹھتے ہوئے اسے جواب دینے لگی تھی کہ زاویار اس پر نا گوار سی نظر ڈال کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔ردا نے اپنی پہلے سے نم آنکھوں کو بند کیا تھا تو آنسوں لڑیوں کی صورت گالوں پر بہہ نکلے تھے۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

تم کب واپس آئے کھانا کھالیا تم نے۔۔ !!!شاہانہ بیگم نے زاویار کے کمرے میں آکر پوچھا۔۔

بس کچھ دیر پہلے آیا تھا۔۔۔ !!بھوک نہیں ہے۔۔زاویار جو بازو آنکھوں پر رکھے لیٹا ہوا تھا بنا بازو آنکھوں پر سے ہٹائے جواب دیا تھا۔۔

اچھا میں کہنے آئی تھی کہ ردا نے رات کو بھی کچھ نہیں کھایا اور صبح سے بھوکی ہے۔۔تم اس کے لیے باہر سے اگر کچھ لے آتے تو۔۔

۔کیوں نہیں کھایا کچھ بنا ہوا تھا نا کھانا گھر میں۔۔بہت شوق تھا نہ اسے اس گھر میں آنے کا اپنی مرضی سے آئی ہے میں زبردستی اسے نہیں لے کر آیا۔۔اب جو بھی روکھا سوکھا ملے کھالے چپ چاپ۔۔یہ نخرے نا تو میں آفورڈ کر سکتا ہوں نا میرے پاس اتنی گنجائش ہے۔۔میں نہیں لا رہا کچھ بھی باہر سے۔۔ جب بھوک لگی خود ہی کھالے گی۔۔آپکو اتنی فکر ہے خود ہی جا کر لے آئیں۔۔زاویار کا پارہ پہلے سے ہائی تھا رہی سہی کسر شاہانہ بیگم نے آکر پوری کر دی تھی اس لیے وہ غصے سے بولا تھا۔۔

و۔۔۔ !!امی پلیز۔۔میں پہلے ہی آپکی ردا کی وجہ سے بہت پریشان ہوں مجھے مزید پریشان مت کریں ۔۔جائیں یہاں سے۔۔۔زاویار نے ان کی بات کاٹ کر ہاتھ جوڑ کر کہا تو شاہانہ بیگم کمرے سے چلی گئیں۔۔کمرے کے باہر کھڑی ردا خاموشی سے ایک سائیڈ پر ہو گئی۔۔اب بھگتا تو تھا نہ سب اس نے۔۔۔سب کچھ پا کر بھی کھو دیا تھا اس نے۔۔۔

ایم سوری زاویار ایم سوری۔۔ردا زاویار کا پریشان سا چہرہ دیکھ کر بڑبڑائی تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

آج جتنا غصہ زاویار کو تھا ردا بہت ڈری ہوئی تھی اس کے کمرے میں جانے سے مگر اس کمرے کے علاوہ وہ کہیں سو بھی نہیں سکتی تھی۔۔رات کا کھانا بھی اس نے نہیں کھایا تھا کیونکہ اس میں بھی سبزی بنی تھی۔۔زاویار اور حرا تو خاموشی سے کھا چکے تھے شاہانہ بیگم کے علاوہ اسے ان دونوں میں سے کسی نے کھانا کھانے کے لیے اسرار نہیں کیا تھا۔۔۔حرا زاویار کو چائے دے کر اپنی کتابیں لے کر بیٹھ چکی تھیں ۔۔۔شاہانہ بیگم بھی اپنے کمرے میں چلی گئیں تھی۔۔ردا بس چپ چاپ بیٹھی حرا کو دیکھ رہی تھی جو پنک کلر کے شرٹ ٹراؤزر میں ملبوس بالوں کی چٹیا بنائے سر پر سلیقے سے دوپٹہ سیٹ کیے کھانا کھانے

کے بعد برتن سمیٹ کر انہیں دھو کر رکھنے کے بعد زاویار کو چائے دے کر اب آ کر بیٹھی تھی مگر تھکن کا کوئی تاثر نہیں تھا اس کے چہرے پر۔۔

کون سی کلاس کی سٹوڈنٹ ہو تم۔۔ !!ردا نے بہت ہمت کر کے اس سے بات کرنے کا آغاز کیا تھا کیوں کہ سارے دن میں ایک بار بھی اس کی حرا سے بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

میں اجنبی لوگو سے بات کرنا پسند نہیں کرتی۔۔ !!!آپ ساری زندگی بھی اس گھر میں رہ لیں میرے لیے اجنبی ہی ہو نگی کم از کم جب تک میرا بھائی آپکو نہیں اپناتا یا آپکو معاف نہیں کرتا تب تک تو آپ سوچیے گا بھی نہیں مجھ سے کوئی بات کرنے کا۔۔ حرا سخت لہجے میں بولتی ردا کو چپ کروا چکی تھی۔۔ کیا ملا تھا اسے ایک غلطی کے بدلے وہ ایک دن میں کہاں سے کہاں پہنچ گئی تھی۔۔وہ تھی ایسی کہ حرا جتنی لڑکی کی بات برداشت کرتی۔۔وہ تو اگلے کا منہ پل میں بند کرواتی تھی۔۔شاید ردا کا غرور ٹوٹ رہا تھا اس لیے جواب دینے کی ہمت نا تھی اس میں۔۔

وہ وہاں سے اٹھ آئی تھی۔۔ !!مگر کمرے میں جانے سے بھی ڈر رہی تھی۔۔اس کا دیہان ایک سائیڈ پر بنی سیڑھیوں پر گیا تھا وہ شاید چھت پر جانے کے لیے تھی۔۔ردا کے قدم بے ساختہ اس طرف

اٹھے تھے۔۔۔وہ اوپر گئی تو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اس کے وجود کے آر پار ہوئی تھی گرمی کے موسم کی وجہ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا رداکے وجود کو سکون بخش گیا تھا۔۔بلیو شرٹ جس کے آستین باریک جھالی دار تھے جس میں سے اس کے بازو واضع ہو رہے تھے جو با مشکل گھٹنوں نے تھوڑا سا اوپر تک آتی تھی۔۔۔ بلیک چوڑی دار پجامہ پہنے۔۔۔بال کھلے چھوڑے جو ہوا کے دوش پر لہرا رہے تھے۔۔آنکھیں موندے وہ سکون تلاش کر رہی تھی۔۔ تھوڑی دیر بعد ہی جھٹکا کھا کر کسی سے ٹکرانے پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی ناک زور سے مقابل کے سینے سے ٹکرانے پر درد کے مارے اسکی آنکھوں میں آنسوں آئے تھے۔۔

اتنا تو میں جانتا ہوں تم جیسی بے ہودہ لڑکی کو نا اپنی عزت کی پرواہ ہے نا کسی اور کی۔۔ !!مگر میری بے بسی ہے یہ کہ تم میری عزت ہو۔۔ آئندہ اگر میں نے تمہیں ان کپڑوں میں یا اس حلیے میں بغیر دوپٹے کے چھت پر دیکھا تو پھر مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا میری خاموشی کا مزید فائدہ نا اٹھاؤ تو بہتر ہو گا۔۔ زاویار کسی اچھوت کی طرح اسے خود سے دور کرتا چادر اس کے اوپر پھنکتا غصے سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ سرد لہجے میں بولا تھا۔۔اسے اندازہ نہیں تھا رد اچھت پر ہو گی۔۔اس لیے وہ تھوڑی دیر کے

لیے چھت پر آیا تھا مگر آگے کا منظر دیکھ غصے سے اس کی آنکھیں سرخ ہوئیں تھیں۔۔لائٹ جا چکی تھی گرمی کی وجہ سے کافی لڑکے گھروں کی چھتوں پر آکر بیٹھے تھے ایک گھر چھوڑ کر اگلے گھر کی چھت پر تین لڑکے ردا کو دیکھ کر ہنسنے کے ساتھ ساتھ باتیں بھی کر رہے تھے جب کہ ایک نے دوسرے کے کہنے پر موبائل بھی نکال لیا تھا۔۔زاویار نے چھت پر ہی تار پر سے چادر اتار کر اسے جھٹکے سے اپنی طرف کھینچ کر اس پر پھینکی تھی چادر اتنی بڑی ضرور تھی ردا اس میں چھپ سی گئی تھی۔۔

وہ میں۔۔ !!یہاں سے۔۔زاویار نے اس کی بات کاٹ کر غصے جانے کو کہا تو ردا اس کے اس قدر غصے پر نیچے کی جانب بڑھی تھی۔۔

رکو۔۔ !!زاویار نے ویسے سے اسے پکارا تھا پلٹا نہیں تھا وہ۔۔

یہ جو تم کھانے پینے میں نخرے دکھا رہے ہو نا یہ فضول کے سارے ڈرامے چھوڑ دو آئی سمجھ بات۔۔ تمھارے باپ کا گھر نہیں ہے جو ملتا ہے شکر صبر کر کے کھالو۔۔ورنہ تم نے تو مجھے وہاں بھی منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔۔

مگر میں بھول کیسے گیا۔۔۔تم تو اپنی بچپن کی دوست کی سگی نا نکلی تو میں تو پھر تمہاری جوتی کے بھی برابر نہیں ہو نگا۔۔زاویار نے طنزیہ کہا۔۔

ایسا نہیں ہے زاویار۔۔!!

خبر دار جو تم نے میرا نام بھی لیا اپنی زبان سے۔۔زاویار غصے سے کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔

وہ چھت سے تو آگئی تھی کمرے میں مگر لائٹ نا ہونے کی وجہ سے مچھروں نے اس کی جان مزید عذاب کی ہوئی تھی اور زاویار تو منہ تک چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا تھا جس سے ردا کو اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ جاگ رہا ہے یا سو گیا ہے۔۔ردا کی حالت اب رونے والی ہو گئی تھی ایک طرف سے مچھر مارتی تو دوسری طرف سے کاٹ لیتے۔۔وہ سخت عاجز آچکی تھی۔۔۔اسے اب سمجھ آگئی کہ اسے یہ باریک جالی دار آستین والی شرٹ پہننی ہی نہیں چاہیے تھی۔۔آخر کار لائٹ کو بھی اس پر ترس آگیا۔۔پنکھے کی ہوا کی وجہ سے مچھروں سے جان تو چھوٹی تھی مگر اسکی بازو کی سکن ریڈ ہو چکی تھی۔۔۔اگر جاوید صاحب نے ایسا نا کیا ہوتا تو یقینن یہ سب برداشت کرنے سے پہلے وہ اپنے باپ کے گھر پہنچ چکی ہوتی

۔۔

وقت کا کام ہے گزرنا اور وقت گزر ہی گیا تھا۔۔ تین ماہ ہو چکے تھے وہ زاویار کے گھر میں تھی مگر حالات پھر بھی وہی تھے۔۔ زاویار اور حرا اس سے اب تک بات نہیں کرتے تھے۔۔ شاہانہ بیگم ہی کہ ساتھ وہ تھوڑا بہت ٹائم گزارتی تھی۔۔ اب اس نے پینٹ شرٹ پہننا چھوڑ دی تھی مگر اسی وقت نہیں اپنے آپکو بدلتے اسے تین ماہ لگے تھے۔۔ اب تو دوپٹے والے ڈریسس پہنتی تھی۔۔ زاویار شاہانہ بیگم کو اسکا خرچ تو دیتا تھا مگر اس سے بات نہیں کرتا تھا۔۔ ردا نے یونی چھوڑ دی تھی۔۔ مگر جاوید صاحب کی یاد اور زاویار کا رویہ اسے اندر تک توڑ گیا تھا غلطی کا احساس شدت سے اسے اندر سے کھائے جا رہا تھا۔۔ رشنا سے رابطہ نا ہونے پر تو وہ بلکل بکھر گئی تھی اسکا غرور اسکی انا دور کہیں جا سوئے تھے۔۔ مگر اس نے اب تک زاویار سے معافی مانگنے کی ہمت تک نہیں کی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

عامر اتنا لیٹ کیسے ہو گیا اتنی دیر سے ویٹ کر رہا ہوں میں۔۔؟؟؟ احد عامر کے آفس میں آیا تھا میٹنگ تھی انکی مگر وہ کافی دیر سے انتظار کر رہا تھا اور عامر آنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔ احد اب زچ آ گیا تھا۔۔

مجھے لگتا ہے مجھے جانا چاہیے بہت وقت ہو گیا۔۔!!احد بڑبڑاتا ہوا اٹھا ہی تھا کہ سامنے سے آتے وجود کو دیکھ وہ ساکت رہ گیا تھا۔۔ نظریں پلٹا بھول گیا تھا۔۔۔ آس پاس کی ہر شے دھندلانے لگی تھی بس دکھ رہا تھا تو صرف شیشے کے پار سے رشنا کا آفس کی طرف آنا۔۔جو گرین کلر کی کڑھائی دار شرٹ اور ٹراؤزر میں گولڈن دوپٹہ سر پر اوڑھے بال کھلے چھوڑے جن کی کچھ لٹیں اس کے چہرے کو چھو رہی تھی اور احد کے لیے یہ منظر دنیا کا سب سے حسین منظر تھا۔۔

اسلام و علیکم۔۔ !!رشنا آفس میں آکر اسے سلام کرتے ہوئے عامر کی چیئر پر آ بیٹھی۔۔اس کی میٹھی آواز سن کر ہی احد ہوش میں آیا تھا۔۔

وعلیکم السلام۔۔ !! آپ یہاں عامر نہیں آیا۔۔احد نے اسے دیکھ کر حیرت سے پوچھا جو لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھی تھی۔۔

بھائی کچھ دن کے لیے آؤٹ آف کنٹری گئے ہیں آفس کے معاملات اب میں ہی دیکھوں گی انکی غیر موجودگی میں۔۔رشنا نے بغیر کسی تاثر کے کہا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

اوہ۔۔ !!میں احد زمان۔۔۔شاہ انڈسٹریز کے اونر کا پرسنل اسسٹنٹ۔۔احد نے اپنا تعارف کرانا ضروری سمجھا۔۔

جی جانتی ہوں میں۔۔ !!بھائی نے بتایا تھا۔۔رشنا نے کہا۔۔

کیسی ہیں آپ۔۔ !!احد نے پھر سے پوچھا۔۔اسے رشنا کو یوں دیکھ کر دکھ بھی ہوا تھا۔۔پہلی ملاقات کی طرح اس کے چہرے پر نا مسکراہٹ تھی نا ہی آنکھوں میں وہ چمک بلکے اسے رشنا کی آنکھوں میں دکھ کے سوا کچھ نظر نہیں آیا اس کا بس چلتا تو رشنا کے سارے درد خود میں سمیٹ لیتا اور اپنی ساری خوشیاں اس پر قربان کر دیتا مگر یہ وقت اور حالات سب بگاڑ چکے تھے شاید ہی اب رشنا اس پر بھی بھروسہ کرتی۔۔

ہم میٹنگ اسٹارٹ کریں تو بہتر ہو گا پہلے ہی کافی لیٹ ہو چکا ہے۔۔رشنا نے اس کے سوال کو نظر انداز کر کے کہا تو احد نے سر اثبات میں ہلا کر فائلز اس کی طرف بڑھائیں۔۔

کیا بات ہے احد اتنا ارجنٹ کیوں بلایا تم نے مجھے۔۔ !!زاویار نے احد کو پریشان سا دیکھ کر فکر مندی سے پوچھا۔۔

تم نے جو کہا تھا وہ کام ہو گیا ہے۔۔ !!احد نے پریشان کن لہجے میں کہا۔۔

بتاؤ پھر کون ہے وہ جس کی وجہ سے ہم اس حال میں ہے۔۔ !!زاویار نے سخت لہجے میں پوچھا۔۔احد جیسے جیسے زاویار کو سب بتاتا گیا زاویار کی آنکھوں میں سرخی پھیلنے لگی۔۔ سختی سے اس نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔۔غصے سے اسکی ماتھے کی رگیں ابھرنے لگی۔۔دانت پر دانت جمائے وہ بڑی مشکل سے احد کو سن رہا تھا جب کہ بتاتے ہوئے احد کی آنکھیں بھی نم ہو رہی تھیں اور ایک آنسوں اسکی آنکھوں سے بہہ کر داڑھی میں جذب ہوا تھا۔۔

اب وقت آگیا ہے اپنا سب کچھ واپس لینے کا میں زندہ زمین میں گاڑھ دونگا اس انسان کو۔۔اب اسے بتاؤں گا کہ درد کسے کہتے ہیں۔۔زاویار نے طیش کے عالم میں کہا۔

زاویار پلیز جو کرنا سوچ سمجھ کر کرنا تم بہت غصے میں ہو اس وقت ٹھنڈے دماغ سے سوچ کر کرنا کیوں کہ ان سب میں ردا کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔ !!اور ردا تو خود ایسی زندگی جی چکی ہے کہ جس نے اسے ایسا بنا دیا ہے۔۔احد نے اسے سمجھانا چاہا۔۔

مجھے نہیں جاننا اس کے بارے میں کچھ بھی مجھے صرف یہ پتا ہے وہ میرے دشمن کی بیٹی ہے۔۔اور اسی دشمن کی تکلیف کی وجہ بھی۔۔۔زاویار نے کہا۔۔

زاویار۔۔ !!احد نے اسے روکنے کی بہت کوشش کی تھی مگر وہ ویسے ہی غصے سے گھر چلا گیا تھا۔۔اور احد محض سوچ کر رہ گیا تھا اب کیا ہونے والا ہے۔۔

❤❤❤❤❤❤

رشنا کال اٹھاؤ پلیز۔۔ !!ردا نے روز کی طرح آج بھی رشنا کو کال کی تھی مگر رشنا کا نمبر ہمیشہ کی طرح بزی جا رہا تھا۔۔ردا جانتی تھی وہ ردا کا نمبر بلاک کر چکی ہے مگر پھر بھی وہ کال کرتی رہتی تھی۔۔

دوپہر کا وقت تھا گھر کے کام تو اسے ابھی تک نہیں آتے تھے مگر پھر بھی تھوڑی بہت صفائی وہ کر لیتی تھی خاص کر اپنے کمرے کو وہ خود صاف کرتی تھی۔۔وہ چاہتی تھی زاویار اس پر چیخے غصہ کرے۔

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

چاہے تو مار بھی لے۔۔ مگر یوں خاموشی کی مار نا مارے جو ردا کو اندر ہی اندر ختم کر رہی تھی۔۔ ابھی وہ انہیں سوچوں میں گم تھی کہ اس کا دل گھبرانے لگا تھا۔۔ اسے بچپن سے ایک مسئلہ تھا جب اس کے ساتھ کچھ برا ہونے والا ہوتا تھا تو اس کا دل پہلے سے ہی گھبرانے لگتا تھا۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔۔ !!میرا دل کیوں اتنا گھبرا رہا ہے۔۔ ردا اٹھ کر کمرے میں چکر لگاتی کانپتے ہاتھوں سے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بھیگی آواز میں بولی۔۔

ماما۔۔ !!۔۔ اللہ پاک میری ماما تو آپ نے لے لی میں نے کبھی شکوہ نہیں کیا پلیز میرے بابا مجھ سے مت لینا میرے بابا کو زندگی دینا۔۔ میں ان کے بغیر زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔۔ ردا بے ساختہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔

تبھی اس کا موبائل بجا تھا۔۔ !!اس نے جلدی سے بیڈ پر پڑے اپنے موبائل کو اٹھایا۔۔ کال آٹینڈ کر کے موبائل کان سے لگاتے ہی اگلی خبر سن کر اسے اپنے پاؤں پر کھڑا رہنا مشکل لگا۔۔ موبائل ہاتھ سے گرا تھا آنسوں روانی سے بہہ نکلے تھے۔۔ اور وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی زمین پر گری تھی۔۔

بھائی آپ آج جلدی گھر آ گئے۔۔ !!حرا نے زاویار کو پانی کا گلاس تھماتے پوچھا۔۔

کچھ ضروری کام تھا۔۔ !!ردااور امی کہاں ہیں۔۔۔زاویار نے اپنے آپکو نارمل کر کے دھیمے لہجے میں پوچھا۔

امی ردا کو ہسپتال لے کر گئی ہیں۔۔ !!حرا نے بتایا۔۔

کیوں خیریت۔۔ !!زاویار نے فکرمندی سے پوچھا۔۔جو بھی تھاردااسکی ذمداری تھی۔۔غصہ تھااسے مگر غصے میں پاگل نہیں ہوتا تھاوہ۔۔۔اپنا غصہ ضبط کرنا اچھے سے آتا تھااسے۔۔۔اور اسے جس پر غصہ ہوتا تھااسے پر نکالتا تھاوہ۔۔

ان کے پاس کال آئی تھی ان کے بابا کی ڈیتھ ہوگئی یہ خبر سن کر بے ہوش ہوگئیں وہ کال پھر سے آنے پر جب امی نے ریسیو کی تو پتا چلا۔۔اس لیے امی حمزہ بھائی کی مدد سے انہیں ہاسپٹل لے گئی۔۔حرا نے بغیر کسی تاثر کے بتایا مگر اس کی بات زاویار کے سر پر بم کی طرح گری تھی۔۔جاوید ہمدانی مر گیا یہ خبر زاویار کے لیے حیرت انگیز تھی۔۔جس انسان نے اس سے اسکا سب کچھ چھین لیا تھاوہ اتنی آسانی سے مر گیا زاویار کے اس تک پہنچنے سے پہلے ہی۔۔

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

اللہ پاک بھی نہیں چاہتے تھے میرے ہاتھوں سے کسی کے ساتھ کچھ غلط ہو۔۔۔ خیر کام تو اب بھی میرا باقی ہے۔۔ زاویار نے دل میں سوچا۔۔

❤❤❤❤❤❤

ردا وہیں سے باپ کے گھر چلی گئی تھی رو رو کر اسکا برا حال تھا مگر نسیم بیگم نے ایک بار بھی اسے لگے سے نا لگایا تھا۔۔ انہوں نے تو اسے تسلی آمیز ایک جملہ بھی نہیں کہا تھا۔۔۔ جاوید صاحب کی تدفین ہو چکی تھی۔۔ رشنا کے گھر سے بھی کوئی نہیں آیا تھا۔۔ ردا کا حال کوئی بھی دیکھتا تو یہ سوچ ہی نہیں سکتا تھا کہ وہ وہی ردا ہے جو ہر وقت غرور میں رہتی تھی۔۔ آج اسکا غرور اس کا باپ من و مٹی تلے جا سویا تھا۔۔ اور ردا کا دل دکھ سے پھٹنے کے در بھی تھا۔۔ کوئی نہیں تھا اس کے پاس اسکا دکھ بانٹنے والا

تم کہاں جا رہی ہو اب۔۔ !! نسیم بیگم نے ردا کو بڑی سی بلیک چادر میں دیکھ کر کرخت لہجے میں پوچھا۔۔۔

میں اپنے گھر جا رہی ہوں۔۔ !! ردا نے سرد تاثرات چہرے پر سجائے جواب دیا۔۔

تم اب کہیں نہیں جاؤ گی اسی گھر میں رہو گی۔۔ !! نسیم بیگم نے ویسے ہی لہجے میں کہا۔۔

میں جاؤں گی۔۔ !!اب اس گھر میں میرے لیے کچھ نہیں رکھا اور آپ کون ہوتی ہیں مجھے روکنے والی ۔۔ردا نے پلٹ کر سخت لہجے میں کہا۔۔

میں کون ہوں یہ تم اچھے سے جانتی ہو۔۔ !!تمہارا باپ نہیں چاہتا تھا کہ تم مزید اس گھر میں رہو۔۔اور تو اور وہ یہ بھی چاہتا تھا کہ تم زاویار سے طلاق لے کر واسم سے ش۔۔

آپ کا دماغ خراب ہو چکا ہے۔۔ !!ایسی بات کرنے کا سوچیے گا بھی نہیں۔۔ نفرت ہے مجھے اس واسم سے۔۔اور زاویار میری روح میں بسا ہے میں اس کے لیے اگر خود کو بدل سکتی ہوں نا تو میں اپنے نام کے ساتھ جڑے اس کے نام کے سہارے اپنی ساری زندگی بھی گزار سکتی ہوں۔۔اور اس نے اب تو مجھے میرے جینے کی وجہ دے دی ہے اب تو میں اس سے الگ ہونے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔۔ردا غصے سے بولی۔۔

میرا دماغ خراب نہیں ہوا نا مجھے تم سے کوئی سروکار ہے۔۔ !!نا تمہاری زندگی سے مگر تمھارے باپ کا ہی فیصلہ تم کو سنا رہی ہوں۔۔یقین نہیں آتا تو اپنے باپ کا میسج سن لو۔۔۔اور کس گھر اور شوہر کے لیے تم مجھ سے لڑ رہی ہو جس کو تم نے اپنی بچپن کی دوست سے چھینا یا پھر جس نے کبھی تمہیں بیوی ہونے

کا حق ہی نہیں دیا ناہی تمہیں کبھی دیکھا۔۔۔ نسیم بیگم طنزیہ لہجے میں بولیں اور پھر اسکو ایک وائس ریکارڈنگ سنائی جسے سن کر ردا کے آنسوں روانی سے بہنے لگے۔۔۔

م میں پھر بھی جاؤں گی ایک بار۔۔ !!!جیسا وہ چاہے گا اب ویسا ہی ہو گا۔ ردا سپاٹ لہجے میں کہتی مڑ کر باہر کے رستے چل دی۔۔ وہ اس وقت اپنے بابا کی گاڑی میں گھر سے نکلی تھی۔۔ دل کسی انہونی کے تحت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔ وہ اپنے باپ کی بات کبھی نہیں ٹالتی تھی مگر آج وہ انکی کہی بات رد کر آئی تھی۔۔

گھر سے کچھ فاصلے پر کار کے رکنے سے ردا ہوش میں آئی تھی۔۔ گاڑی سے اتر کر چند قدم بامشکل چل کر وہ زاویار کے گھر کے پاس آ کر رکی تھی محلے والے اسے اور گاڑی کو پلٹ پلٹ کر دیکھ رہے تھے کیوں کہ وہ نہیں جانتے تھے ردا امیر خاندان سے ہے۔۔۔ جانتے بھی کیسے ردا کا باپ جو اس سے ہر تعلق توڑ کر دور چلا گیا تھا اور پھر ملا بھی تو ایسے۔۔۔

ردا نے اپنے آنسوں صاف کر کے دروازہ بجایا تھا۔۔ تھوڑی دیر بعد ہی حرا نے دروازہ کھول دیا تھا اور آج پہلی بار حرا کو ردا پر ترس آیا تھا اسکی حالت قابل رحم تھی۔۔ ردا نے اندر آ کر زاویار کو ڈھونڈنا چاہا تھا ابھی وہ قدم اٹھاتی کہ زاویار کی آواز نے اس کے قدم منجمد کر دیے تھے۔۔

تم اب اس گھر میں نہیں رہ سکتی۔۔ !!اب تمہاری مزید اس گھر میں کوئی جگہ نہیں میں نے جتنا برداشت کرنا تھا کر لیا تمہیں۔۔ زاویار سرد لہجے میں بولا تھا ردا کے ساتھ ساتھ شاہانہ بیگم اور حرا بھی اسے حیرت سے دیکھ رہی تھیں۔۔

آپ ی یہ کیا کہہ رہے ہیں میں بیوی ہوں آپکی۔۔ !!ردا نے بامشکل کہا تھا۔

زبردستی کی بیوی بنی ہو تم میری۔۔۔ !!میری زندگی میں نا تو پہلے تمہاری کوئی جگہ تھی نا کبھی بن سکتی ہے دل تو پھر دور کی بات ہے ردا۔۔ اس لیے بہتر یہی ہے اپنا سب کچھ سمیٹو اور نکلو یہاں سے۔۔ طلاق کے پیپرز جلدی تم تک پہنچ جائیں گے۔ زاویار کا لہجہ ہنوز سرد ہی تھا۔۔

زاویار یہ کیا کہہ رہے ہو تم پاگل ہو گئے ہو کیا۔۔ !!شاہانہ بیگم نے آگے بڑھ کر زاویار کو غصے سے دیکھ کر کہا۔

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

نہیں امی ہوش تو مجھے اب آیا ہے۔۔ !!اور آپ اب ایک لفظ نہیں بولیں گی۔یہ میرا معاملہ ہے اور میں مزید آپ کے کہنے پر اپنی زندگی خراب نہیں کر سکتا اس لڑکی کے ساتھ۔۔اور اب تو بلکل نہیں میں اپنی زندگی میں تو کیا اپنے سامنے ایک منٹ بھی اسے مزید برداشت نہیں کر سکتا جس کے باپ کی وجہ سے میرا باپ مرا جس کے باپ کی وجہ سے ہم یتیم ہو گئے جس کے باپ کی وجہ سے ہم سے ہمارا سب کچھ چھن گیا۔۔زاویار غم و غصے سے بولا تھا۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔۔ !!شاہانہ بیگم کو اپنی آواز کسی گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔۔حرا بھی حیرانگی سے سب دیکھ رہی تھی۔۔

میرے بابا نے کچھ نہیں کیا زاویار یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔ !!ردا کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ زاویار ایسا کیوں کہہ رہا تھا۔۔

جا کر ماں سے پوچھو اپنی۔ !!چلی جاؤ یہاں سے ردا اس سے پہلے میں وہ کر بیٹھوں جو میں نہیں کرنا چاہتا ۔۔زاویار نے اسے ایک جھٹکے سے دروازے کی طرف دھکیلا۔۔

میں کہیں نہیں جاؤں گی یہ میرا گھر ہے۔ !!اور میں آپ سے بہت محبّت کرتی ہوں زاویار میں اس گھر کو آپکو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی میرا وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔میرا آپ کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔۔ میں آپ کی مرضی سے خود کو بدل لوں گی آپ کے حساب سے رہوں گی مگر پلیز مجھے خود سے دور مت کریں میں مر جاؤں گی آپ کے بغیر۔۔ردا نے روتے ہوئے زاویار کا بازو پکڑ کر کہا تھا۔۔

میری بھلا سے مر جاؤ میرا تم سے اب کوئی تعلق نہیں ہے تم زبردستی میری زندگی میں آئی یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے تمہارے ساتھ تمھاری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔چلی جاؤ ورنہ دھکے دے کر نکالنے میں مجھے نہیں بلکے تمہیں تکلیف ہو گی۔۔زاویار اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں زور سے پکڑ کر بولا ردا کو لگا اس کے ہاتھ کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں جیسے۔۔۔زاویار اسے خود سے دور دھکیل گیا۔۔

میں ن۔۔ !!اس سے پہلے ردا پھر سے کچھ بولتی زاویار نے اس کا بازو پکڑ کر گھر سے باہر دھکا دیا تھا ردا منہ کے بل گری تھی اس کے ہاتھ کچی زمین ہونے کی وجہ سے زخمی ہوئے تھے۔۔۔۔زاویار نے دروازہ بند کر دیا تھا شاہانہ بیگم نے بے بسی سے دروازے کو دیکھا تھا مگر زاویار کا یہ غصہ بھی وہ پہلی بار

دیکھ رہی تھیں۔۔ آج اس کے غصے کو دیکھ کر شاہانہ بیگم سے کچھ بولنے کی ہمت بھی نہیں ہو رہی تھی

۔۔

زاویار دروازہ کھولیں پلیز زاویار میں نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر۔۔ !!ایسا نا کریں پلیز دروازہ کھولیں۔۔

ردا زخمی ہاتھ سے ہی دروازہ بجاتے بجاتے وہاں بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔ رو رو کر اس کی آواز بھاری ہو گئی تھی۔۔ آج رشنا اگر ردا کو اس حال میں دیکھتی تو شاید اسے خود سے جدا ہی نا کرتی کبھی۔۔

اٹھو ردا بیٹا چلو یہاں سے۔۔۔ !!!ڈرائیور جو کہ بڑی عمر کا تھا ردا لوگو کا سب سے پرانا ملازم تھا اور ردا سے پیار بھی اپنی بیٹیوں کی طرح کرتا تھا۔۔ ردا بھی اس کے ساتھ ہر بات کر لیتی تھی اور اسکی عزت بھی بہت کرتی تھی ایک وہی تو ردا کی اصل زندگی سے واقف تھا۔۔

نہیں میں کہیں جاؤں گی میں زاویار کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی یہ میرا گھر ہے۔۔ خنیف بابا آپ جانتے ہے نا یہ میرا گھر ہے۔۔ ردا نے روتے ہوئے سر نفی میں ہلاتے کہا تھا۔۔

ردا بچے آپ کی طبیعت اور زیادہ بگڑ جائے گی آپ چلیں میرے ساتھ رات ہونے والی ہے۔۔ دیکھیں اندھیرا پھیل رہا ہے اور جیسے آپ یہاں بیٹھی ہیں کوئی زہریلا کیڑا ہی نا آپکو کاٹ لے۔۔ میں آپکو اس

طرح نہیں چھوڑ سکتا چلیں آپ یہاں سے۔۔ڈرائیور)خنیف (نے فکر مندی سے کہا تھا۔۔بہت زور زبردستی کے ساتھ وہ ردا کو وہاں سے لے آیا تھا۔۔ردا بھی جب رو رو کر تھک گئی تو۔۔ایک گہری خاموشی اختیار کر چکی تھی۔۔

❤❤❤❤❤

آپ کو یہ نہیں کرنا چاہیے تھا بھائی۔۔بیوی تھی وہ آپکی عزت تھی آپ نے سرے راہ اسے بے عزت کر کے گھر سے نکال دیا۔۔حرا نے زاویار کو سکون سے بیٹھا دیکھ کر کہا۔۔

جس کو اپنی عزت کا خیال نا ہو نا حرا وہ کسی کی عزت بننے کے قابل بھی نہیں ہوتا۔۔اس کے باپ نے ہمارے باپ کو مار دیا زوہان کا کیا قصور تھا اس کو بھی مار دیا میری حور کی بھی جان لے لی اس نے۔۔اور ردا نے بھی اپنے باپ کی طرح مجھے بے عزت کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔زاویار نے سرد مہری سے کہا۔۔۔بھائی کیا ہوا تھا اس دن۔۔ !!حرا نے زاویار کو دیکھ کر پوچھا۔۔جس نے کرب سے اپنی آنکھیں میچ لیں اور پھر نم آنکھوں سے حرا کو دیکھ کر بات کا آغاز کیا۔۔

❤❤❤❤❤

رشنا اور احد ایک ہی پروجیکٹ پر کام کرنے کی وجہ سے تقریبن ہر ایک یا دو دن بعد لازمی ملا کرتے تھے۔۔رشنا تو ویسے ہی اکھڑے اکھڑے لہجے میں احد سے بات کرتی تھی مگر احد اس سے ہمیشہ سے دھیمے لہجے میں مسکرا کر بات کرتا تھا۔۔

ارے آپی آپ تو وہی ہیں نا جھنوں نے مجھے پانچ سو روپے دیے تھے۔۔یاد ہے آپکو۔۔عالیان ہوں میں۔۔آپکو میں یاد آیا آپی۔۔رشنا اور احد اس وقت کیفے میں بیٹھے میٹنگ کر رہے تھے جب ایک بچہ کوفی لے کر آیا تھا اور اس نے رشنا کو دیکھ کر کہا۔۔رشنا تو پہلے اسے دیکھ کر حیران ہوئی پھر اس کے انداز پر مسکرا اٹھی۔۔

جی جی مجھے تو یاد آگیا بلکے میں تو آپکو بھولی بھی نہیں ایک منٹ کے لیے بھی۔۔آپ کیسے ہو اور یہاں کیا کر رہے ہو۔۔رشنا نے مسکرا کر پیار سے پوچھا۔۔احد تو اسے مسکراتا دیکھ دیکھتا ہی رہ گیا۔۔

میں ٹھیک ہوں آپی۔۔ !!اور اب میں یہاں کام کرتا ہوں میں نے اپنی چھوٹی بہن کو سکول میں داخل کروادیا اب میں اماں کی دوائیاں بھی پوری کر سکتا ہوں۔عالیان نے خوشی سے بتایا تھا۔۔

ماشاءاللہ عالیان تم تو بڑے سمجھدار نکلے۔۔ !!چلو اسی خوشی میں ہمارے ساتھ ایک کپ کوفی ہو جائے ۔۔رشنا تو احد اور میٹنگ تو بھول ہی گئی تھی وہ پیار سے بس عالیان کی سن رہی تھی۔

ارے نہیں صاب شور کرے گا باقی گاہک بھی تو دیکھنے ہے نا۔۔۔عالیان نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

اچھا یہ لے لو میرے کپ سے ایک سپ لے لو۔۔ !!رشنا کو وہ بچہ بہت پیارا لگتا تھا اسی لیے پیار سے بول کر اس نے کپ عالیان کی طرف بڑھایا۔عالیان نے اس کپ میں سے ایک سپ لیا تھا۔۔

آپی دلہا بھائی تو بہت پیارے ہیں مگر کیا یہ گونگے ہیں۔۔ !!عالیان نے رشنا کے قریب ہو کر راز داری سے کہا مگر احد اس کی بات سن چکا تھا اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی جب کہ رشنا نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔

ایسا نہیں ہے پیارے۔۔ !! آپ ہی بس اپنی آپی کے ساتھ اس قدر باتوں میں مصروف ہو کہ ہمیں لگا ہم غریب آپکو نظر ہی نہیں آئے۔۔احد نے رشنا کے کچھ بولنے سے پہلے ہی جواب دیا۔۔

نہیں میں تو بس۔۔ !!اچھا میں چلتا ہوں صاب بلا رہا ہے آپی اللہ حافظ اور دلہے بھیا میری آپی کا خیال رکھنا۔۔عالیان کہہ کر جلدی سے وہاں سے چلا گیا۔جب کہ رشنا شرمندہ سی احد سے نظریں چرانے لگی۔

ویسے بہت خوبصورت بچہ ہے یہ بلکل آپ کی طرح۔۔احد نے رشنا کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا جہاں آج اتنے دنوں بعد عالیان کی وجہ سے مسکراہٹ آئی تھی۔۔

ج جی۔۔ !!میری طرح سے کیا مطلب ہوا آپکا۔۔رشنا کو اس کی نظریں کنفیوز کر رہی تھیں اسی لیے با مشکل ہی بولی تھی۔

مطلب کہ آپ بھی بہت خوبصورت ہیں اور مسکراتے ہوئے تو اور بھی زیادہ خوبصورت لگتی ہیں۔۔ احد نے بنا کسی لگی لپٹی کے کہا۔۔

بہتر ہو گا کہ ہم میٹنگ پر توجہ دیں۔۔ !!رشنا نے جلدی سے اپنے تاثرات بدل کر سرد لہجے میں کہا۔۔

جیسا آپکا حکم۔۔ !!ورنہ میٹنگ تو آپ ہی کی وجہ سے رکی ہوئی تھی۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا تو رشنا نے اسے گھور کر دیکھنے کے بعد میٹنگ کے حوالے سے ٹاپک شروع کیا۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

ردا جب واپس آئی تو نسیم بیگم نے اسے بہت باتیں سنائی کہ میں تو کہہ رہی تھی مت جاؤ وہاں مگر تمہیں تو بے عزت ہونے کا شوق ہے۔۔ مگر ردا نے کوئی جواب نہیں دیا ان کی کسی بھی بات کا وہ خاموشی سے اپنے پہلے والے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔ ایک ساتھ اتنا دکھ سہہ کر اب اس میں کچھ بھی کہنے سننے کی ہمت نا تھی رو رو کر اب تو آنسوں بھی خشک ہو گئے تھے۔۔

ماما آپ کیوں چلی گئیں مجھے چھوڑ کر مجھے بھی بلا لیتی نا اپنے پاس۔۔ ردا نے اپنی ماں کی تصویر اپنے ہاتھ میں لے کر کہا تھا۔۔

میں بہت بری بن گئی ہوں ماما آپ کے جانے کے بعد۔۔ !! کوئی مجھے پسند نہیں کرتا۔۔ اور آپ جانتی ہیں رشنا کو بھی میں نے اپنی غلطی سے خود سے دور کر دیا اب تو وہ بھی مجھ سے اتنی نفرت کرتی ہو گی کہ ۔میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہے گی۔۔ مجھے لگتا ہے یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔ یہ رشنا اور زاویار کے ساتھ غلط کرنے کا نتیجہ ہے یہ رشنا کا دل دکھانے کی سزا ہے۔۔ ردا نے بھیگے لہجے میں کہا تھا۔۔ اچانک روتے ہوئے وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوئی تھی۔۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

اب وہ خود چل کر ہمارے پاس آئی ہے واسم۔۔اب ہم اسے کنٹرول کر سکتے ہیں بہت آسانی سے ہم اس سے یہ گھر اپنے نام کروا کر اسے اس گھر سے دھکے دے کر نکال دیں گے۔۔بہت برداشت کیا میں نے اس لڑکی کو۔۔مگر اب بدلہ لینے کا وقت آگیا ہے۔۔نسیم بیگم شاطرانہ انداز میں بولی۔۔

ایسے کیسے پھوپھو میں نے اس سے شادی کرنے کے لیے نا جانے کتنے پاپڑ بیلے۔۔۔لیکن یہ اتنی آسانی سے زاویار سے شادی کر کے سائیڈ پر ہو گئی۔۔۔اتنی آسانی سے تو نہیں جانے دوں گا اس چڑیا کو میں اپنے ہاتھ سے۔۔واسم خباثت سے بولا تھا اسکی بات سن کر نسیم بیگم ہنسی تھی۔۔

بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ وہ ردابیبی۔۔ !!ملازمہ ہانپتی ہوئی ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے اس سے تو بات بھی نہیں ہو رہی تھی۔۔

کیا بات ہے زکیہ۔۔ !!!کیوں اس طرح سے ہانپ رہی ہو کیا ہوا ہے ردا کو۔۔نسیم بیگم نے پوچھا۔

وہ بیگم صاحبہ ردابیبی اپنے کمرے میں بے ہوش پڑی ہیں میں نے بہت کوشش کی مگر وہ ہوش میں نہیں آرہی۔۔زکیہ نے پریشانی سے کہا۔۔۔

کیا۔۔۔یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔۔جاؤ جا کر ڈاکٹر کو کال کرو۔۔ نسیم بیگم نے لالچ میں ہی سہی فکر مندی سے کہا اور ردا کے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔۔واسم بھی ساتھ تھا۔۔

ڈاکٹر کیا ہوا ہے اسے یہ ہوش میں کیوں نہیں آرہی۔۔ !!نسیم بیگم نے ردا کو چیک کرتی ڈاکٹر سے پوچھا۔۔

انکا بی پی خطرناک حد تک لو ہے۔۔ !!شاید انہوں نے کھانا بھی نہیں کھایا۔۔ مسلسل رونے اور بھوک کی وجہ سے انکا یہ حال ہوا ہے۔۔ آپ کو انکا بہت خیال رکھنا پڑے گا۔۔ایسی حالت میں ٹینشن لینا ان کے اور ان کے بچے کے لیے ٹھیک نہیں ہے۔۔میں کچھ میڈیسن لکھ کر دے رہی ہوں انہیں جلدی سے وہ لا کر کھلائیں اور سب سے پہلے تو انہیں کچھ کھانے کو دیں جس سے انکا بی پی نارمل ہو۔۔ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز میں بولی تو نسیم بیگم نے بچے والی بات پر حیرت انگیز نظروں سے انہیں دیکھا۔۔

بچہ۔۔ نسیم بیگم کہ منہ سے حیرت میں ڈوبا لفظ ادا ہوا۔۔

جی آپکو نہیں پتا آپ تو ماں ہیں نا انکی۔۔ !!خیر یہ ڈیرھ منتھ سے ایکسپٹ کر رہی ہیں۔۔ لیکن یہ بہت ویک ہیں زیادہ سے زیادہ خیال رکھیے گا انکا۔۔ڈاکٹر کی بات نسیم بیگم کے لیے کسی دھماکے سے کم نا تھی

۔۔

ماضی۔۔!!

جاوید ہمدانی اور حیدر علی بہت اچھے دوست تھے ایک ساتھ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد دونوں نے ساتھ ہی پولیس جوائن کی تھی۔۔ مگر حیدر علی جاوید ہمدانی سے اچھی پوسٹ پر تھا۔۔ یہ بات بھی ان کے رشتے میں کرواہٹ نالا سکی۔۔

لیکن وقت کے ساتھ حیدر علی کامیاب ہوتے جا رہے تھے اور شہرت کے ساتھ ساتھ ان کی دولت بھی بڑھ رہی تھی۔۔ یہاں جاوید ہمدانی دل کے کسی کونے میں ان کے لیے حسد پال چکے تھے۔۔

جاوید ہمدانی کی شادی گھر والو کی مرضی سے ہوئی تھی رقیہ سے جب کہ یہاں بھی حیدر علی ان سے جیت گئے تھے اور ان کی شادی ڈپارٹمنٹ کی قابل آفیسر ایس پی شاہانہ سے ہوئی تھی۔۔۔ جاوید ہمدانی

بھی شاہانہ کے لیے دل میں جزبات تو رکھتے تھے مگر زبان پر لاتے ہوئے انہوں نے دیر کر دی اور یوں ان کی دوستی میں کھوٹ شامل ہوئی اگر وہ سمجھتے تو یہ سب تو قسمت کا کھیل تھا۔۔

انہیں دنوں ایک جانے مانے مجرم ارباز خان کا کیس آیا تھا جو کہ ہر بڑے بڑے غلط کاموں میں شامل تھا قتل کرنا اس کے لیے عام سی بات تھی یہ کیس ایس پی حیدر علی کو ان کے آفسران نے سونپا تھا اور وہ دل و جان سے اس کیس پر کام کر رہے تھے۔۔

تب ان کے تین بچے تھے بڑا بیٹا زاویار جو کہ 18 سال کا تھا اور کالج کے سیکنڈ ایئر میں تھا۔۔ چھوٹا بیٹا زوہان جو کہ میٹرک کا سٹوڈنٹ تھا جب کہ بیٹی حرا پانچویں کلاس کی سٹوڈنٹ تھی۔۔ شاہانہ بچوں کے بعد جاب چھوڑ چکی تھی اب وہ زیادہ وقت گھر کے کاموں اور اپنے بچوں کی دیکھ بھال میں گزار دیتی تھی ۔۔ وہ بہت پیاری اور خوش اخلاق عورت تھی اور اس کے بچے اس سے بھی پیارے تھے اسکا ایک ہی بھائی تھا ماں باپ اس کے بچپن میں ہی چل بسے تھے اس کے بھائی نے ہی اسے پالا اور پھر پولیس آفیسر بنایا۔۔ اور پھر پسند کی شادی کروا کر حیدر کے ساتھ رخصت کر دیا۔۔ بھابھی بھی اس کی بہت اچھی تھی سگی بہنوں کی طرح پیار کرتی تھی اس سے۔۔ ان دونوں کی ایک ہی بیٹی تھی حور جو زاویار سے

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

ایک سال چھوٹی تھی انتہائی خوبصورت گولڈن بالوں والی حور ایک گڑیا ہی لگتی تھی۔۔شاہانہ کے بھائی اور بھابھی کار ایکسیڈنٹ میں مر چکے تھے اور حور شاہانہ کے گھر میں ہونے کی وجہ سے ماں باپ کے ساتھ نا جا سکی تو وہ بچ گئی۔۔

شاہانہ بیگم نے حور کو بہت ناز سے پالا تھا اور زاویار کو تو وہ مومی گڑیا جان سے بھی زیادہ عزیز تھی۔۔یہی وجہ تھی کہ حیدر علی اور شاہانہ نے انھیں ایک دوسرے کے نام کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔وہ دونوں بھی بہت خوش تھے منگنی کر کے۔۔

زمان احمد حیدر کا رائٹ ہینڈ تھا اس کا مخبر اور سب سے بڑھ تھا وہ حیدر کو اور حیدر اسے ایک دوسرے کی جان تھے۔۔اس کی بیوی احد کی ماں احد کی پیدائش کے وقت کو مپلیکیشن کی وجہ سے بچ نا پائی تھی۔۔ زمان کے لیے احد کو پالنا بہت مشکل تھا وہ تو اسے کسی ادارے میں چھوڑ آنا چاہتا تھا تبھی حیدر نے نا صرف اسے گود لیا تھا بلکہ اسکی ساری پروش کی ذمداری بھی اٹھائی تھی۔۔اسی لیے احد دونوں کو ماما بابا بولتا تھا مگر نام لے کر کیوں کہ وہ اپنے اصلی باپ کا نام جانتا تھا اسے جانتا تھا زمان بھی اس سے ملتا رہتا تھا یوں احد کو بھی اپنے باپ سے کوئی شکوہ نا تھا اسے ایک مکمل زندگی ملی تھی شاہانہ بیگم نے کبھی فرق ہی

نہیں کیا تھا ان بچوں میں۔۔زاویار اور احد بھی ساتھ ساتھ پڑھے تھے۔۔ساتھ کھیل کود کر بڑے ہوئے تھے اور ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح سمجھتے تھے جان بستی تھی ان کی ایک دوسرے میں

۔۔

حیدر علی زاویار کو پڑھنے کے لیے باہر بیجھنا چاہتا آفر تو احد کو بھی ملی تھی مگر احد نے صاف انکار کیا تھا وہ تو حیدر علی اور اپنے باپ کا بزنس سنبھالنا چاہتا تھا۔۔زاویار بھی دلی طور پر راضی نا تھا مگر انکی ضد کے آگے ہار مان گیا تھا۔۔

یہ سب ہی شروع سے نماز کے پابند اور دین میں دلچسپی رکھتے تھے یہی وجہ تھی کہ حرا بھی ہر نماز پڑھتی تھی۔۔اور اتنی سی عمر میں ہر وقت خود کو دوپٹے سے کور رکھتی تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

جاوید ہمدانی کو قسمت سے بیوی بہت اچھی نیک سیرت اور صورت والی ملی تھی مگر وہ اسکی ناقدری کرتا تھا۔۔اپنے پیچھے رہ جانے کا غصہ اس پر نکالتا تھا۔۔مار پیٹ بھی کیا کرتا تھا وہ کہتا تھا کہ رقیہ منحوس ہے جس کے آنے کے بعد بھی میں زیادہ پیسہ نا کما سکا اور نا ہی شہرت کما سکا۔۔مرد یہیں پر آکر غلط ثابت

ہوتا ہے جب وہ اپنی ناکامی اور ناکاری کو عورت کی نحوصیت سمجھتا ہے۔۔۔ خیر پھر بھی اسکی بیوی سب چپ چاپ برداشت کرتی رہی تھی۔۔

ایک بات تھی جاوید میں۔۔۔۔ وہ اپنی بیٹی سے جی جان سے پیار کرتا تھا کیوں کہ وہ اپنی بیٹی اپنا خون تھا نا۔۔ ردا کو رقیہ نے اچھی سے اچھی تربیت دینا چاہی تھی۔۔ ردا بھی ماں کی طرح چھوٹی عمر سے ہی نماز کی عادت ڈال چکی تھی دوپٹہ کبھی اس کے سر سے جدا نا ہوا تھا۔۔ بال ہمیشہ اس کے سمیٹے رہتے تھے۔۔ ردا کی زندگی بہت پر سکون تھی اسے نہیں پتا تھا میرا باپ کیسا انسان بن رہا ہے۔۔ وہ تو بس اپنی ماں کی چہرے پر نظر آنے والی کھوکھلی مسکراہٹ کو ان کی خوش رہنے کی وجہ مانتی تھی۔۔۔ یہ جانے بغیر کہ اسکی ماں کس اذیت میں تھی۔۔

اور پھر ایک دن ردا کی زندگی سے خوشیاں چھین کر لے گیا۔۔۔ وہ جب اسکول سے واپس آئی تو اس کی ماں سیڑھیوں سے نیچے خون میں لت پت پڑی تھی ردا نے جلدی سے اپنے باپ کو کال کی تھی۔۔ مگر وہ دن ردا کی زندگی سے ردا کو چھین کر لے گیا تھا۔۔۔ رقیہ تو اسی وقت مر چکی تھی۔۔ اور ردا ماں کی دوری پر خاموش بن گئی تھی نا کسی سے بات کرتی تھی اور نا ہی کھانا پینا کھاتی تھی اس کی کزنز دادا دادی

باپ بہت کوشش کرتے رہے وہ روئے اپنا غصہ نکالے مگر نہیں وہ بس چپ رہتی تھی۔۔۔رقیہ کے مرنے کے دوماہ بعد ہی جاوید نسیم سے شادی کر کے اسے گھر لے آیا تھا ردا کے دادا دادی بہت غصہ ہوئے تھے اسی لیے وہ اپنے ماں باپ سے بھی ہر تعلق توڑ چکا تھا اور اس کے ماں باپ اس کے گھر کو چھوڑ کر جا چکے تھے ردا بلکل اکیلی رہ گئی تھی دادا اور دادی اس سے تو بہت پیار کرتے تھے مگر اس کے باپ کی نافرمانی نے انہیں ردا کو بھی اکیلے چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا واپس جاتے جس ریل میں وہ گئے تھے وہ ریل ایک حادثے کا شکار ہو گئی تھی جس وجہ سے ردا کے دادا دادی بھی بچ نا پائے۔۔۔ردا کے لیے یہ صدمہ بھی بہت بڑا تھا مگر اس بار وہ اپنے آنسوں روک نا پائی اور چیخ کر روئی تھی اس کی حالت نے ہر ایک کی آنکھ کو اشکبار کیا تھا۔۔

ردا نے جب پھر سے اپنے مخصوص حلیے میں اسکول جانا شروع کیا تو نسیم نے سب سے پہلے اس کے سر سے دوپٹہ کھینچا کہ ہمارے اسٹیٹس میں یہ سب ایکورڈ لگتا ہے۔۔ردا کرنا تو نہیں چاہتی تھی ان کی مرضی کے مطابق۔۔۔مگر اس نے ردا کو یہ کہہ کر ڈرا دیا تھا کہ جیسے اس نے ردا کے دادا دادی کو اس کے باپ سے الگ کیا تھا ویسے ہی وہ ردا کو بھی اس کے باپ سے دور کر دے گی۔۔اور ردا کے پاس تھا ہی کون

اس کے باپ کے علاوہ۔۔ردا دوپٹہ تو اتار چکی تھی مگر کپڑے پھر بھی وہ اچھے پہنتی تھی لانگ شرٹ اور ٹراؤزر۔۔ نسیم کی دوستیں اور ان کے بچے جب بھی گھر آتے ردا کا مذاق اڑاتے ہنستے اسے ایسے کپڑوں میں دیکھ کر۔۔ آہستہ آہستہ ردا نسیم کی طرح بننے لگی کچا ذہن ہونے کی وجہ سے وہ جلدی نسیم کی باتوں پر عمل کرتی تھی اور پھر ردا اپنی ماں کو بھول کر نسیم بننے لگی تا کہ اس کے گھر آئے لوگ اس پر ہنسے نا۔۔رشنا تو اسکو بہت سمجھاتی تھی مگر وہ رشنا کی بات ایک کان سے سن دوسرے کان سے نکال دیتی تھی پھر بھی رشنا اور اس کی دوستی بہت اچھی تھی۔۔وقت گزر گیا اور ردا بھی وقت کے ساتھ ساتھ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکی تھی اب تو وہ خود پرست اور مغرور ہو گئی تھی۔۔اسی دوران جاوید کا پھر سے ٹرانسفر اسی تھانے میں ہوا تھا جو حیدر کے انڈر آتا تھا۔۔

حیدر تو بہت خوش تھا جاوید سے پھر سے مل کر مگر جاوید نہیں تھا اور حیدر کے انڈر کام کرنا جاوید کی انا کا مسئلہ بنا گیا تھا۔۔

رک زوہان تیری خیر نہیں اب میرے ہاتھوں سے۔۔ !!بے شرم کہیں کہ شرم تو آتی نہیں تجھے بڑے بھائی کی پرسنل چیزوں میں ہاتھ مارنے سے۔۔زاویار زوہان کے پیچھے بھاگتے ہوئے بولا تھا۔۔اور زوہان بچنے کی کوشش میں پورے گھر کے چکر لگا رہا تھا۔۔۔۔

ارے یار یہ کیا کیا تم دونوں نے بچے ہو کیا میرا سارا کیک خراب کر دیا۔۔ !!احد جو اپنا فیورٹ کیک سینے سے لگائے گھر کے اندر داخل ہو رہا تھا زوہان کے ٹکرانے پر کیک اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین بوس ہوا تھا۔۔اس نے غم و غصے سے کہا تھا۔۔

تم دیکھ کر اندر آتے نا نظر نہیں آیا تمہیں میں آ رہا تھا۔۔ !!زوہان نے اسکی رونی صورت دیکھ کر کہا۔۔

نہیں تم مجھے یہ بتاؤ یہ کیا پانی پت کا میدان بنایا ہوا ہے تم لوگوں نے۔۔۔۔۔احد نے غصے سے پوچھا۔۔

احد ہٹ جا آگے سے آج میں اس کی جان لے لوں گا نہیں چھوڑوں گا اسکو میں آج۔۔زاویار نے احد کے پیچھے چھپے زوہان کو غصے سے دیکھ کر کہا۔

نہیں احد بچالے یار آج مجھے۔۔ !!ورنہ یہ مجھے کچا کھا جائے اور ابھی تو میں نے مرنا نہیں ہے وہ بھی ایسی گندی موت۔۔ابھی تو میں نے دنیا دیکھنے ہے پائلٹ بننا ہے۔۔زوہان نے احد کو اپنے سامنے لاتے ہوئے کہا۔۔

ہوا کیا ہے مجھے کوئی بتائے گا۔۔ !!احد نے زچ آکر کہا۔۔

اس نے میرا لیپ ٹاپ بنا پرمیشن کے لیا۔۔اور لیا تو لیا مگر میرے پرسنل فولڈر میں گھسا ہوا تھا۔۔بے شرم کہیں کا۔۔

میں کیوں ہوا بے شرم۔۔ !!آپکو شرم آنی چاہیے یوں لڑکیوں کے تصویریں اپنے پاس رکھتے ہوئے ۔۔زوہان نے احد کے پیچھے سے سر نکال کر کہا۔۔

تیری تو۔۔ !!زاویار نے کہنے کے ساتھ ہی چپل اتاری تھی مگر جیسے ہی اس نے چپل پھینکی زوہان تو ہٹ گیا تھا وہاں سے اور چپل جا کر کچن سے باہر نکلتی حور کے سر میں بجی تھی۔۔

آہہ۔۔ !!حور چائے کی ٹرے چھوڑ کر اپنا سر پکڑ چکی تھی مگر پھر چائے کے ٹوٹے کپ اور فرش پر سفر کرتی چائے دیکھ اسے مزید رونا آیا تھا۔۔

یہ کیابد تمیزی ہے شرم نہیں ہے تم لوگو میں۔۔۔ !!حور نے غصے سے احد اور زوہان کو دیکھ کر کہا۔۔۔ ہماری کیا غلطی ہے اس میں حوریار۔۔ !!جس کی غلطی ہے اسے غصہ دکھاؤنا۔۔زوہان نے منہ بنا کر کہا۔۔

کیا مطلب تمہاری غلطی نہیں ایسی بے وقوفوں والی حرکتیں تم دونوں کے علاوہ اور کون کر سکتا ہے۔۔ حور نے غصے سے ہی کہا تو ان دونوں نے انگلی کے اشارے سے زاویار کی طرف حور کو متوجہ کیا۔۔ حور نے حیرانگی سے زاویار کو دیکھا جو سر کھجاتے ہوئے کھسیانا ہوا تھا۔۔

ززاویار تم نے مجھے چپل ماری۔۔ !!حور نے بے یقینی سے پوچھا۔۔

ارے نہیں حور۔۔میں بھلا تمہیں مار سکتا ہوں۔۔یہ اس زوہان کی وجہ سے تمھیں لگ گئی ایم سوری یار ۔۔ !!زاویار نے جلدی سے اس کے پاس آکر زوہان کو کھا جانے والی نظروں سے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کیوں مار رہے تھے تم زوہان کو زاویار۔۔ !!تمہیں شرم نہیں آتی چھوٹا ہے وہ تم سے۔۔حور نے زاویار کو دیکھ کر تاسف سے کہا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

تمہیں تو بس یہی شریف نظر آتا ہے۔۔ !!بے شرم تو اک میں ہی ہوں نا۔۔جو اللہ نے بیٹھے بٹھائے تمہیں دے دیا۔۔جس دن مر گیانا اس دن میری قدر ہو گی تمہیں۔۔زاویار نے خفگی سے کہا۔۔

زاویار میں مذاق کر رہی تھی ایسا کیوں بول رہے ہو۔۔ !!اللہ نا کرے مجھ سے پہلے تمہیں کچھ ہو۔۔

حور نے نم آنکھوں سے اسے دیکھ کر کہا۔۔

آہمم آہمم۔ !!ہم بھی یہاں ہیں۔۔اور حور اس سے پوچھو تو سہی ایسا کیا تھا لیپ ٹاپ میں جو یہ میرے دیکھنے پر اتنا غصہ ہے۔۔ !!زوہان نے شرارت سے زاویار کو دیکھ کر کہا۔۔

ہاں ہاں حور پہلے کبھی بھی اس نے ہم سے لیپ ٹاپ نہیں چھپایا۔۔ویسے بھی ایبروڈ جا رہا ہے۔۔کہیں کوئی گوری۔۔احد نے معنی خیزی سے کہتے مسکراہٹ دبائی۔۔

زاویار۔۔ !!حور ایک منٹ میں ان دونوں کی شرارت میں آگئی تھی۔۔اس لیے اس زاویار کو دیکھ کر پوچھا۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے حور۔۔ !!یہ کمینے صرف مجھے تنگ کر رہے ہیں۔۔۔زاویار نے بے بسی سے اسے دیکھ کر کہا جو پیار تو بہت کرتی تھی زاویار سے مگر احد اور زوہان کی باتوں میں بھی ایک دم آجایا کرتی تھی شرارت بھی نہیں سمجھتی تھی۔۔

ایسا ہی ہے حور میں خود اپنی گناہگار آنکھوں سے دیکھ کر آیا ہوں تصویریں لڑکیوں کی۔۔ تبھی تو یہ میرے پیچھے مجھے مارنے کے لیے لگا ہے۔۔زوہان مسلسل زاویار کو تنگ کیے جا رہا اور وہ صرف حور کی وجہ سے چپ کر کے بڑی مشکل سے ضبط کیے کھڑا تھا۔۔ مگر وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں زوہان کو دھمکانے کی پوری کوشش کر رہا تھا

کون سی لڑکیاں زوہان۔۔ !!حور نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔۔

وہ۔۔ !!یہ کیا حال بنایا ہے تم لوگوں نے۔۔ !!یہ کیک چائے۔۔تو بہ ہے میں گھر پے صرف تھوڑی دیر کے لیے بھی ناہوں تم لوگ چڑیا گھر بنا دیتے ہو۔۔بچے ہو کیا تم لوگ۔۔۔اس سے پہلے زوہان مزید کچھ بولتا شاہانہ نے لاؤنج کی حالت دیکھ کر غم و غصے کہا۔۔

امی احد گر گیا تھا گرتے گرتے اس نے ہاتھ مارا شاید خود کو بچانے کے لیے تو ساتھ حور کی چائے بھی گرا گیا۔۔زوہان نے فورن جھوٹ بولا۔۔

ماما جھوٹ بول رہا ہے یہ۔۔ !!یہ ہی دونوں لڑ رہے تھے اسی نے یہ کیک بھی گرایا اور چائے بھی۔۔احد نے زوہان کو گھور کر کہا۔۔۔

صاف کرو تم تینوں یہ سب گند۔۔ !!میرے یہاں واپس آنے سے پہلے۔۔شاہانہ نے سخت لہجے میں بول کر اوپر کی طرف بڑھ گئی۔۔پیچھے وہ تینوں کام کے ساتھ ساتھ لڑنے میں مصروف تھے جب کہ حور انکو کام کرتا دیکھ اپنی ہنسی ضبط کرنی کی کوشش میں تھی

❤❤❤❤❤❤❤❤

کیا ہوا تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو۔۔پریشان لگ رہی ہو۔۔ !!کسی نے کچھ کہا ہے۔۔زاویار نے ٹیرس کی سیڑھیوں پر بیٹھی حور کو دیکھ کر اس کے پاس بیٹھ کر پوچھا تھا۔۔رات کا ٹائم تھا سب سو چکے تھے۔۔

تم بھی تو اس وقت جاگ رہے ہو۔۔ !!حور نے اسے دیکھ کر جواب دیا۔۔

دل اداس ہے یار۔۔ !!سوچ رہا ہوں کیسے رہوں گا تم سب کے بغیر۔زاویار نے اداسی سے کہا۔۔

رک جاؤ نا مت جاؤ میرا دل نہیں مان رہا تم جاؤ۔۔حور نے نم لہجے میں کہا۔۔

تو میں کون سا خوشی سے جا رہا ہوں۔۔ !!میرا بھی دل تمہارے بغیر نہیں لگے گا۔۔مگر بابا کی خواہش ہے ہم تینوں میں سے کوئی ایک باہر سے پڑھے۔۔انہوں نے ہم دونوں کی خواہش کا مان رکھا مجھے بھی انکا مان رکھنا ہے کیونکہ احد اور زوہان نے صاف انکار کر دیا ہے۔۔زاویار نے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا۔۔

خیر اب تم نے جھوٹ بولا ہے میرے بغیر دل نا لگنے والی بات بول کر۔۔۔۔ !!تم۔تو ابھی سے گوریوں سے دل لگانے کی کوشش کر رہے ہو تبھی تو پکز رکھی ہیں تم نے۔۔۔حور نے خفگی سے کہا۔۔

حور تمہیں ایسا لگتا ہوں میں۔۔ !!انکی باتوں پر اتنی جلدی یقین کر لیا اور مجھ پر اتنا سا بھی یقین نہیں تمہیں۔۔جا کر لیپ ٹاپ چیک کر لو تبھی تمہارا شک دور ہو گا۔۔زاویار شکوہ کناہ لہجے میں بول کر اٹھنے لگا۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے میرے شہزادے مجھے تو تم پر دل و جان سے بھروسہ ہے اسی لیے تو اتنی محبّت کرتی ہوں۔۔بس وہ کیا ہے نا میرا شہزادہ اتنا پیارا ہے کہ کسی کا بھی دل آ سکتا ہے نا اس پر تو ڈرتی ہوں۔۔حور نے اس کا بازو پکڑ کر لاڈ سے کہا۔۔

اوہو۔۔ !!مجھے اندازہ نہیں تھا میری حور اتنا پیار کرتی ہے مجھ سے۔۔لیکن ایک بات تم ذہن نشین کر لو اس دل میں ہمیشہ تم رہو گی تمہاری جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔۔زاویار نے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھ کر کہا اس کے اس طرح دیکھنے پر حور شرما کر اس سے دور ہوئی مگر زاویار نے اسکی یہ کوشش ناکام بناتے ہوئے اس کی نازک کلائی گرفت میں لے لی۔۔۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے یار۔۔ !! صبح چلا جاؤں گا۔۔۔تھوڑی دیر بیٹھو باتیں کرتے ہیں۔۔۔اور میں تمہارے لیے کچھ لایا ہوں۔۔۔زاویار نے کہا۔۔۔

کیا الائے ہو۔۔ !!حور نے نا سمجھی سے پوچھا۔تو زاویار نے جھکے اس کے سامنے کیے جو تھے تو سونے کے مگر ان پر چھوٹے چھوٹے ہیرے لگے ہوئے تھے جن کی چمک انہیں مزید خوبصورت بناتی تھی

۔۔۔

واؤزاویار بہت خوبصورت ہیں یہ تو۔۔۔حور نے خوشی سے کہا۔۔۔

لیکن جب تم پہنو گی زیادہ خوبصورت ہو جائیں گے۔ !! صبح ان کو پہننا میں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔زاویار نے محبت پاش لہجے میں کہا اور پھر خود ہی وہ وہاں سے چلا گیا۔۔حور بھی اس کے جانے کے بعد پھر سے اداس ہو گئی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

حال۔۔ !!

یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔ !! جہان تک مجھے پتا ہے زاویار نے اس کو کبھی بیوی کا درجہ نہیں دیا وہ تو اس کی طرف دیکھتا تک نہیں تھا تو پھر یہ بچہ۔۔ کہیں ردا کا کسی کے ساتھ۔۔اومائی گاڈ۔ نسیم بیگم نے ردا کے ہی کمرے میں چکر کاٹتے ہوئے سوچا آخری بات سوچتے وقت انہوں نے کراہت بھری نظروں سے ردا کو دیکھا۔۔

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔؟؟ ردا کو جب ہوش آیا تو بامشکل اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس نے نسیم بیگم کو دیکھ کر پوچھا۔۔

یہ سب کیا ہے ردا تم ماں کیسے بن سکتی ہو۔۔ !!نسیم بیگم نے اسے ہوش میں دیکھ کر غصے سے جھنجھوڑ کر بولی تھی۔۔۔ان کی بات پر ردا کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے اور آنکھوں میں نمی جمع ہوئی تھی۔۔

بتاؤ ردا۔۔ !!زاویار کا بچہ تو یہ نہیں ہو سکتا۔۔تو یہ کس کی ناجائز۔۔۔

خبر دار جو آپ نے میرے بچے کو ناجائز کہا تو ورنہ میں بھول جاؤں گی آپ میری ماں کی جگہ ہیں۔۔

میرے شوہر کی اولاد ہے یہ میرا اور زاویار کا بچہ ہے سمجھ گئی آپ میری بات۔۔۔ردا نسیم بیگم کی بات کاٹ کر غصے سے بولی۔۔

لیکن زاویار نے تو تمہیں کبھی بیوی مانا ہی نہیں تو پھر یہ کیسے۔۔ نسیم بیگم کی حیرت ختم ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔

ان کے بیوی ماننے نا ماننے سے کیا ہوتا ہے۔۔ !!اور ہمارا نکاح ہوا تھا پاکیزہ رشتہ تھا ہمارے بیچ وہ رشتہ جسے اللہ نے پسند فرمایا ہے اور نکاح اتنی طاقت ور رکھتا ہے کہ میاں بیوی کو ناچاہتے ہوئے بھی قریب لے آتا ہے۔۔

دو ماہ پہلے۔۔۔!!

یونیورسٹی میں فیرول پارٹی تھی جس میں زاویار کو بھی جانا تھا جبکہ وہ جانا نہیں چاہتا تھا۔۔احد ضد کر کے اسے یونی لے ہی گیا تھا۔۔وہاں بہت رش اور شور تھا زاویار تو زچ آ گیا تھا اسے یہاں آ کر بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔اس لیے وہ ایک سائیڈ پر جا کر بیٹھ گیا۔۔ایک ویٹر کو جوس لانے کا اشارہ کر کے وہ موبائل پر بزی ہو گیا۔۔

ویٹر اسے جوس دے کر چلا گیا جیسے جیسے زاویار جوس پیتا گیا اس کا سر چکرانے لگا۔۔اس کے جوس میں کسی نے نشہ آور چیز ملا دی تھی اور وہ کوئی اور نہیں بلکہ واسم تھا۔۔اور اتنا سخت نشہ تھا کہ زاویار دھیرے دھیرے اپنے ہوش کھونے لگا تھا اس سے پہلے وہ مکمل بے ہوش ہوتا اس نے احد کو اپنی طرف آتے دیکھا تھا احد اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہوا تھا کیونکہ زاویار نے کبھی بھی کوئی نشہ آور چیز استعمال نہیں کی تھی۔۔احد اسے فورن سہارا دے کر گاڑی میں ڈالتا گھر لے آیا تھا۔۔

ردا اپنے کمرے میں کھڑی گہری سوچ میں گم تھی اس نے زاویار کے پاس جھمکے اور لوکارڈ دیکھے تھے۔اسی لیے اس کا دل بہت اداس تھا اسے لگ رہا تھا کہ زاویار بھی رشنا سے پیار کرتا تھا اسی لیے تو یہ چیزیں سنبھال کر رکھی تھی حور سے وہ اب تک ناواقف تھی۔۔

زاویار کو احد جب گھر لے کر آیا تو زاویار تھوڑا بہت ہوش میں تھا مگر سخت نشے کی وجہ سے وہ بہکنے لگا تھا پہلی بار نشہ آور چیز اس پر بہت بری طرح حاوی ہوئی کہ وہ اپنے مکمل ہوش بھلا بیٹھا تھا۔۔احد نے اسے اس کے کمرے میں چھوڑا اس وقت سب سو رہے تھے صرف ردا جاگ رہی تھی اور زاویار کی حالت پر وہ بہت پریشان بھی تھی۔۔احد اسے تسلی دے کر چلا گیا تھا ردا بھی دروازہ بند کر کے جب کمرے میں آئی تو زاویار پانی مانگ رہا تھا۔۔ردا نے پانی جگ میں سے گلاس میں ڈال کر جیسے ہی زاویار کی طرف بڑھایا زاویار نے اسکا ہاتھ تھام کر اپنی طرف کھینچ لیا گلاس بھی گر گیا تھا اور ردا تو ڈر گئی تھی۔۔۔ وہ اس وقت مکمل زاویار کی قید میں آچکی تھی اسے ذرا اندازہ نہیں تھا زاویار ایسی کوئی حرکت کرے گا۔ تم چاہے جتنی بری سہی ردا مگر پھر بھی میری بیوی بن گئی ہو۔۔جانتی ہو مجھے تم سے سخت نفرت ہے مگر پھر بھی تمہیں حق دینا میرا فرض بن گیا۔۔۔اور تمھاری محبّت کی قدر تو بہت کرتا ہوں جس نے مجھے ہر جگہ سوائے ذلت کے کچھ نا دیا۔۔۔زاویار نے کہتے ہوئے اپنے ہونٹ ردا کے ماتھے سے مس کیے ۔۔ردا ایک دم کرنٹ کھا کر اس سے اتنا دور ہوئی جتنا وہ ہو سکتی تھی۔۔

آپ ہوش میں نہیں ہیں زاویار پلیز زدور ہٹے ردا بامشکل بولی تھی۔۔

ایسے کیسے تم تو مجھ سے محبّت کرتی ہو نا اب میری محبّت برداشت نہیں ہو رہی تم سے۔۔زاویار کہنے کے ساتھ ساتھ اس پر جھکا اور ردا کے حواس سلب کر گیا۔۔ردا نے بہت کوشش کی مگر زاویار کی قید سے خود کو آزاد نا کر پائی اور زاویار ردا کو اپنا بنا ہی گیا تھا چاہے نشے میں ہی سہی وہ ردا کا حق ادا کر چکا تھا۔۔ردا نے اپنے آپکو اس کے سپرد کر دیا تھا۔شوہر تھا وہ اسکا تو پھر کیوں دور بھاگتی وہ اس سے۔

اگلی صبح زاویار اور ردا دونوں کے لیے ہی نئی صبح تھی وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے تھے زاویار ردا کے اٹھنے سے پہلے ہی یونی چلا گیا تھا اور پھر وہی سخت ترین خول خود پر چڑھا لیا تھا اس نے وہ سمجھتا تھا ردا کی غلطی تھی اگر وہ نشے میں تھا ہی تو وہ کیوں اس کے پاس آئی تھی یہ بھی اسی کی چال تھی۔۔وہ چاہتی ہی ایسا تھی۔۔ردا نے بھی اس بات پر کوئی شکایت نہیں کی تھی۔۔

اور واسم چاہتا تھا زاویار نشے والا جوس پی کر جب بہک جائے گا تو اس کے ساتھ جو لڑکی تھی وہ زاویار کے ساتھ کمرے میں پائی جائے گی جس سے وہ زاویار کو بدکردار ثابت کر کے ردا کی نظروں میں گرا دے گا اور ردا زاویار کو چھوڑ کر پھر سے اس کے پاس آجائے گی۔۔مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ احد بھی زاویار کے ساتھ ہی تھا جس نے بروقت آکر واسم کا سارا پلین خراب کر دیا تھا۔۔جس کی اسے ذرا امید

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

نا تھی۔۔زاویار نے کوشش تو بہت کی تھی مگر وہ جان نا پایا کہ اس جوس میں نشہ کس نے ملایا تھا اور اتنا ہیوی نشہ تھا جس نے زاویار کو اس حد تک بے بس کر دیا تھا کہ اس نے وہ کر دیا جو وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔ مگر یہاں بھی اللہ پاک نے اسے بے عزت ہونے سے بچا لیا تھا اگر احد نا ہوتا وہاں تو جو واسم نے سوچا تھا ویسا ہو جاتا تو شاید زاویار کی عزت پر ایسا داغ لگتا جو کبھی نا دھل پاتا۔۔

آپکو تو پتا ہے نا قسمت پلٹتے دیر نہیں لگتی۔۔ردا نے ساری بات انکو بتا کر طنزیہ کہا تھا۔۔

لیکن تم دیکھ لینا زاویار اس بچے کو کبھی قبول نہیں کرے گا وہ تمھیں کبھی نہیں اپنائے گا وہ اس بچے کو اپنی غلطی ہی کہے گا۔۔اور ویسے بھی وہ تو تمہیں طلاق دینے کا بھی فیصلہ کر چکا ہے تو کیا کرو گی تم اس بچے کو زندہ رکھ کر۔ نسیم بیگم بھی ردا کے انداز میں بولیں۔۔

تو نا کرے قبول۔۔ !!میں خود پالوں گی اس بچے کو۔۔۔یہ زاویار کی نشانی ہے میرے پاس۔۔اب میں زاویار کو مزید اذیت نہیں دوں گی۔۔میں دور ہو جاؤں گی ان سے۔۔اب ان کے کسی بھی فیصلے پر سوال اٹھا کر مزید کچھ غلط نہیں کروں گی۔۔۔بلکے میں نے جو ان کی عزت کا تماشہ بنایا ہے اس کے بعد

یہی ہونا چاہیے تھا میرے ساتھ۔۔ مگر پھر بھی اللہ نے مجھے اکیلا نہیں کیا مجھے میرے جینے کی وجہ دے دی۔۔ مجھے اولاد کی نعمت سے نواز دیا۔۔ ردانم لہجے میں بولی۔۔ نسیم بیگم غصے سے پیر پٹختی کمرے سے چلی گئیں یہ خبر واسم کو بھی تو دینی تھی نا۔۔

❤❤❤❤❤❤

کیا ہوا بھائی کھانا کھائیں نا۔۔ !!حرا نے زاویار کو چاول کی پلیٹ میں چمچ گماتے کسی گہری سوچ میں ڈوبا دیکھ کر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

آہ ہاں۔۔ !! کھانا ہی کھا رہا ہوں۔۔ !!زاویار نے چونک کر اسے دیکھ کر کہا جو اس کے چونکنے پر کھانے کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔۔

جب دل نہیں لگ رہا تو واپس لے آؤ اسے۔۔ شاہانہ بیگم نے کھانا کھاتے ہوئے بغیر اسے دیکھے کہا۔

یہ غلط فہمی ہے آپکی کہ اس کے بغیر میرا دل نہیں لگ رہا۔۔ !!وہ میرے لیے بے معنی ہے سمجھی آپ۔ زاویار کہنے کے ساتھ ہی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔ پیچھے شاہانہ بیگم ہلکا سا مسکرا دی تھیں۔۔

امی آپ کیوں سکون سے نہیں رہنی دیتی بھائی کو۔۔ !!کیاضرورت تھی ردا کا ٹاپک شروع کرنے کی۔۔ کھانا کھائے بغیر ہی چلے گئے وہ۔۔ حرا نے خفگی سے کہا۔۔

تمھارے بھائی کے دل پر پھر سے کسی کی محبّت دستک دینے لگی ہے۔۔ !!بیوی تھی وہ اسکی نکاح ہوا تھا انکا۔۔ اور نکاح کے بعد محبّت فطری عمل ہے۔۔ تمہارا بھائی بے چین ہے اس کے لیے۔۔ شاہانہ بیگم نے حرا کو سمجھانے کے انداز میں رازداری سے کہا۔۔ حرا نے پہلے ماں کو پھر بے یقینی سے زاویار کے کمرے کی طرف دیکھا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

ردا اپنے کمرے میں رات کے تیسرے پہر بیٹھی اپنے ماں باپ کی تصویر دیکھ رہی تھی جس میں درمیان میں وہ خود کھڑی تھی۔ ایک سائیڈ باپ تھا اور ایک سائیڈ ماں تھی مکمل حجاب میں اس کی ماں بہت پیاری لگ رہی تھی جب کہ چھوٹی ردا نے بھی فراک سے میچنگ کلر کا حجاب پہنا ہوا تھا۔۔ ردا کی آنکھوں سے آنسوں جاری تھے۔۔ آج اسے اپنی ماں بے حد یاد آرہی تھی جس سے وہ اس وجہ سے ناراض تھی کہ اسکی ماں اسے دوسروں کی ٹھکروں کے لیے اکیلا چھوڑ گئی تھی۔۔ ردا اس وقت جتنی

ڈرپوک اور معصوم تھی آج ویسی بلکل نا تھی اپنی حفاظت خود کرتی آئی تھی وہ نسیم کے بے ہودہ اور گندی نظروں والے دوستوں سے۔۔اور یہ اکثر تب ہی ہوتا جب جاوید کہیں دور جاتا۔۔۔۔

ماما دیکھیں آج اپنی ردا کو کہاں سے کہاں آگئی ہوں میں۔۔کوئی نہیں ہے میرے پاس میرے دکھوں کو سمجھنے والا مجھے تسلی دینے والا۔۔میری خوشی بانٹنے والا۔میں بہت بری بن گئی ہوں ماما۔۔آپ جیسا مجھے بنانا چاہتی تھیں میں ویسی بلکل نہیں بن پائی مجھے معاف کر دیں ماما۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔ردا کے آنسوں تصویر پر گر رہے تھے آج وہ جتنی ٹوٹ گئی تھی شاید ہی کبھی خود کو سمیٹ پاتی۔۔

میں نے رشنا کو بہت بڑا دکھ دے دیا ماما۔۔ !!میں نہیں چاہتی تھی ایسا۔۔لیکن مجھ سے ہو گئی غلطی۔۔۔

پہلی بار کوئی مجھے اپنا سا لگا تھا مجھے ایسا لگا تھا جیسے کوئی ہے میرے علاوہ بھی میری فکر میری حفاظت کرنے والا۔۔میں محبّت کرنے لگی تھی اس سے۔۔میں کیسے کھو دیتی اسکو پھر۔۔مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی میں بات کرنا چاہتی ہوں رشنا سے مگر اس نے خود تک پہنچنے کے لیے سارے راستے بند کر دیے۔۔۔ردا نے بھیگے لہجے میں کہا تبھی فجر کی آذان کی آواز کانوں میں رس گھولتی اس کی سماعت سے

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

ٹکرائی۔۔ہر چیز بھول کر وہ آذان سننے میں محو ہو گئی۔۔کچھ دن پہلے کا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔

ردا آج باقی دنوں کے برعکس جلدی اٹھ گئی تھی۔۔اپنے بالوں کو کیچر میں مقید کرتی وہ اٹھ کر کمرے سے باہر آئی تو زاویار کو نماز پڑھتا دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔پھر وہیں دروازے سے ٹیک لگا کر محبّت پاش نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔زاویار نماز پڑھ کر ہمیشہ کی طرح دعا کرتے وقت اپنے آنسوں روک نا پایا تھا ردا اس کے یوں آنسوں بہانے پر بے چین ہوئی تھی ایک پل کے لیے اسکا دل کیا زاویار کے آنسوں صاف کر کے اس کے سارے دکھ خود میں سمیٹ لوں اور پوچھو اس سے کہ وہ کس کے لیے اتنا روتا ہے۔۔اگلے ہی پل اپنی ساری سوچ جھٹک چکی تھی کیونکہ وہ زاویار کے منہ سے ایک بار کسی کے لیے دور جانے کا شکوہ سن چکی تھی جس میں زاویار اپنی طرف سے حور کی انگوٹھی دیکھ کر اس سے شکوے کر رہا اور ردا رشنا سمجھ بیٹھی تھی۔۔

زاویار نے دعا کے بعد وہیں تخت پر بیٹھ کر قرآن کریم کھولا اور تلاوت شروع کی جیسے جیسے وہ تلاوت کرتا تھا ردا کو کسی اور ہی دنیا کا گمان ہوتا تھا۔۔ایک تو زاویار کی آواز اتنی خوبصورت اور پھر سورہ یس کی

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

تلاوت ردا نے کبھی بھی اس سے زیادہ خوبصورت آواز نہیں سنی تھی اور نا ہی کسی کی آواز نے اس کے دل پر گہرا اثر چھوڑا تھا۔۔زاویار کے تلاوت مکمل کرنے کے بعد ردا ہوش میں آئی تھی اور زاویار کو کمرے میں آتا دیکھ جلدی سے جا کر بستر میں چھپی تھی۔۔

فجر کی آذان تو کب کی ختم ہو چکی تھی ردا اب ہوش میں آئی تھی نم آنکھیں اور مسکراتے لب ردا بہت پیاری لگ رہی تھی۔اٹھ کر اس نے وضو کیا تھا نماز پڑھ کر دعا کرتے ہوئے آنسوں اس کا چہرہ تر کر گئے تھے۔۔

یا اللہ مجھے معاف کر دے مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو گیا میں نے بہت لوگو کے دل دکھائے مجھے معاف کر دے۔۔ !!ردا روتے ہوئے بس ایک ہی دعا مانگے جا رہی تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

ماضی۔۔!!!

کیا ہوا ہے ایسے آنسوں تو نا بہاؤ یار۔۔ !!مر تھوڑی رہا ہوں

زاویار اب جاتے وقت بھی ایسی باتیں کر کے جاؤ گے۔۔ !!تم ہمیشہ میرا دل دکھاتے ہو ایسی باتیں کر کے۔۔ تم اگر سوچو میں مر گئی تو پھر۔۔ زاویار آج لندن جا رہا تھا۔۔ آدھے گھنٹے بعد اس نے نکلنا تھا ۔۔ حور کچن میں کام کرنے کے ساتھ ساتھ رونے کا شغل فرما رہی تھی زاویار تو اسے چپ کروا کروا کر تھک ہو چکا تھا۔۔۔

بکواس نہیں کرو حور۔۔ !!زاویار سخت لہجے میں بولا۔۔

میری بات بکواس لگتی ہے اور جو تم کر رہے ہو۔۔۔ !!حور نے اس کی طرف نم آنکھوں سے دیکھ کر کہا۔۔

حورر۔ !!زاویار یار کچھ تو شرم کرو ہر جگہ اپنا رومینس شروع کر دیتے ہو اس بات کا تو خیال رکھو بچے ہیں اس گھر ہمیں۔۔ احد کچن میں داخل ہو کر پھر رخ موڑ کر شرارت سے بولا۔۔ زاویار نے پیچھے سے ایک تھپڑ لگا کر اسے جواب دیا۔۔

دیکھ لوں گا میں تجھے زاویار۔۔ !!اب ہم غریب تو تمہیں نظر نہیں آئیں گے اب گوریاں جو مل گئی۔۔ اب ہمیں یوں ہی تھپڑوں سے مارے گا نا۔۔ کیوں حور ٹھیک کہہ رہا ہوں نا میں۔۔ احد نے مصنوئی دکھ سے کہنے کے ساتھ آخر میں حور سے تصدیق چاہی۔۔

یہ تم دونوں کا معاملہ ہے احد میں کیا بولوں۔۔ !!حور کندھے اچکا کر بولتی کچن سے باہر نکلی۔۔ احد بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی تھا۔۔

ہاں ہاں حور اب تو تم یہی کہو گی نا۔۔ !!ہم تمہارے ہے کون۔۔ سب کچھ تو وہی ہے نا۔۔۔ احد نے کہا۔۔

احد تنگ نہیں کرو مجھے چپ ہو جاؤ۔۔ !!حیدر ماموسن لیں گے۔۔ حور نے اسے گھور کر کہا کیوں کہ سامنے ہی لاؤنج میں حیدر بیٹھے تھے۔۔

یار ایک دے دو۔ صرف دیکھوں گا۔۔ !! کھاؤ گا نہیں چھوٹی تمہیں ذرا بھی مجھ پر یقین نہیں۔۔ زوہان صوفے پر بیٹھی حرا کو چاکلیٹ کھاتا کافی دیر سے للچائی نظروں سے دیکھتے ہوئے اس سے لینے کی کوشش

کر رہا تھا لیکن حرا صرف کھائے جا رہی تھی نا سن رہی تھی نا بول رہی تھی اور زوہان کو چاکلیٹز ختم ہونے کا بھی صدمہ ہو رہا تھا۔۔

نو۔۔ !! حرا نے اس کے یقین والی بات پر نفی میں سر ہلا کر کہا۔۔۔

اچھا د کھاؤ تو سہی گنتا ہوں کتنی رہ گئی تمہارے پاس۔ زوہان نے دانت پیس کر زبردستی مسکرا کر کہا۔

جب کہ احد زاویار اور حور اپنی مسکراہٹ کنٹرول کرنے کے چکر میں ہلکان ہو رہے تھے۔۔

فائیو رہ گئی ہے۔۔ !! حرا باقی ساری چاکلیٹز گود میں رکھ کر اوپر ہاتھ رکھ کر بیٹھی تھی اور ایک کھا رہی تھی۔۔ وہ آٹھ سال کی ان کی چھوٹی بہن زوہان کی طرح بہت شرارتی تھی۔۔۔

زوہان بس کر دے اب رال ٹپکانا۔ !! نہیں دے گی وہ تجھے کچھ بھی۔۔ بہتر یہی ہے کہ شرافت سے اٹھ جا یہاں سے بغیر کوئی پنگا کیے ورنہ وہ دیکھ بابا۔۔۔ حرا کی بے سری آواز سن کر ہمارے کانوں کے پردے پھٹنے کے ساتھ ساتھ تیری چھتر پریڈ ہو جانی ہے۔۔ احد نے زوہان کی طرف جھک کر کہا جو احد کی بات سے اتفاق رکھتے ہوئے ایک نظر چاکلیٹ کھاتی حرا کو گھور کر اٹھ گیا تھا وہاں سے۔۔ احد اور زوہان کی بنتی بھی بہت تھی لیکن زاویار کے ساتھ ہمیشہ وہ غلط کرتے تھے ایک تو وہ بڑا تھا احد کے بھائی نا

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

کہنے کی وجہ سے زوہان بھی اسکو بھائی نہیں بولتا تھا۔۔حور کے زریعے زاویار کو تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے دونوں۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی زاویار بلیک پینٹ شرٹ پر براؤن کلر کی جیکٹ پہنے بالوں کو نفاست سے سیٹ کیے بلیک چشمہ پہنے اپنے ہاتھ میں لگیج پکڑے گھر سے باہر آیا۔۔۔وہ اس وقت کافی ڈیشنگ لگ رہا تھا کوئی شک نہیں تھا کہ زاویار حیدر کا چہرہ انتہائی پر نور تھا۔۔لڑکیاں تو لڑکیاں لڑکے بھی پلٹ پلٹ کر اس ہینڈسم کو دیکھتے تھے۔۔

اپنا بہت خیال رکھنا تم بن سب کچھ ادھورا لگتا ہے مگر میری خواہش ہے میرے ایک بیٹے کے پاس تو باہر کی ڈگری ہو۔۔حیدر اسے گلے لگا کر بولے تھے بے ساختہ آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔۔

ڈونٹ وری بابا۔۔ !!میں آپکی یہ خواہش ضرور پوری کروں گا آپ بھی اپنا بہت خیال رکھیے گا۔۔ زاویار نے کہا۔۔۔

بہت مس کروں گی میں۔۔ !!بہت خیال رکھنا اپنا۔۔ٹائم پر کھانا کھانا اور ٹائم پر سونا۔۔ویسے تو اللہ نا کرے مگر پھر بھی کبھی بیمار پڑے تو اسی وقت ڈاکٹر کو چیک کروانا یہ نا ہو اپنی حالت نظر انداز کرتے رہو۔اور۔۔

بس ماما میں کال کروں گا پہنچ کر یہ کوئی خطوں کا زمانہ تو نہیں ہے کہ میری مہینہ مہینہ آپ سے بات نہیں ہو گی۔۔شاہانہ بیگم اسے پیار کرتی ہوئے فکر مندانہ انداز میں نصیحتیں کر رہی تھیں جب زاویار ان کی بات کاٹ کر بولا۔۔

اب رونا نہیں ورنہ میں بات نہیں کروں گا وہاں جا کر۔۔ !!اتنا تو کسی جنگجو کی بیوی اپنے شوہر کو جنگ پر بھیجتے وقت نہیں روتی جتنا تم نے اپنا حال برا کیا ہوا ہے۔۔زاویار نے حور کے پاس کھڑے ہو کر کہا کوئی بھی نہیں سمجھ پایا تھا وہ حور سے باتیں کر رہا ہے یا موبائل پر لگا ہے۔۔

ویسے جھمکے بہت خوبصورت لگ رہے ہیں انھیں خود سے جدا نا کرنا۔۔زاویار مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھ کر آگے بڑھ گیا جانتا تھا ان دونمونوں نے دیکھ لیا تو خوامخوہ ریکارڈ لگائے گے۔۔

حرا کو اٹھا کر پیار کر کے وہ احد اور زوہان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر اس گھر سے نکلتا چلا گیا یہ جانے بغیر کے آخری بار وہ اس گھر اور اس کی سجاوٹ کو دیکھ رہا ہے اور آخری بار ان اپنوں سے مل رہا ہے۔۔۔ نظروں سے اوجھل ہونے تک حور نے اسے دیکھا تھا اور اس نے حور کو۔۔ حور کے آنسوں پھر بھی نا رکے تھے۔

❤❤❤❤❤❤

بہت خیال رکھنا بھائی۔۔ !!اور کال لازمی کر دینا یہ نا ہو ہم ویٹ کرتے رہے اور تم گدھے گھوڑے بیچ کر سوتے پڑے رہو۔۔ زوہان نے اسے چڑانے کے لیے کہا۔۔

اب ہر کسی کو اپنی طرح نا سمجھا کرو زوہان اور یہ آج بھائی کس خوشی میں بول رہے ہو۔۔ خیر تو ہے نا۔۔ زاویار نے اس پر طنز کرتے کہا۔۔

وہ کیا ہے نا تمہاری خواہش تھی نا میں تمہیں بھائی کہہ کر پکاروں میں نے سوچا اتنا دور جا رہے ہو۔۔ پھر ملے نا ملے تو تمہاری یہ خواہش ہی پوری کر دو۔۔ اب گلے تو مل لو یار پھر موقع ملے یا نہ ملے۔۔ زوہان نے اس کے گلے لگ کر کہا۔۔

یہ تو نے کیا ملے نا ملے لگا رکھا ہے ہم بھلا کیوں نہیں ملے گے دوبارہ چھ ماہ بعد آجاؤں گا تم لوگو سے ملنے ۔۔زاویار نے کہا۔۔

زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں میں تو بس اسی لیے کہہ رہا تھا۔۔زوہان اس کے گلے لگے ہی بولا۔۔بے ساختہ دونوں کی آنکھوں سے آنسوں بہہ نکلے۔۔

ارے یہ کیا ہو رہا ہے۔۔ !!زوہان تم رو رہے ہو۔۔تم۔۔کہیں میری آنکھیں تو نہیں خراب ہو گئیں ۔۔میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں۔۔احد نے وہاں آتے روتے ہوئے زوہان کو دیکھ کر بے یقینی سے کہا۔۔

بند کر یہ نوٹنکی۔۔۔ !!میں بھی انسان ہوں دل رکھتا ہوں۔۔زوہان نے آنسوں صاف کر کے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا زاویار کو آج وہ باقی دنوں سے بہت مختلف لگ رہا تھا۔۔

تم دونوں گھر کا اور سب کا خیال رکھنا۔۔ !!اور حور کو رونے نا دینا۔۔

ہمم۔۔ !!حور کی اتنی ہی فکر ہے تو ساتھ لے جانا۔۔احد نے چڑانے والے انداز میں کہا۔۔۔

ساتھ ہی لے جاتا اگر بابا نکاح کروا دیتے تو۔۔ !!زاویار دلچسپی سے کہتا ان دونوں کے گلے مل کر اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔زوہان اور احد کی نظروں نے اس کے اوجھل ہونے تک اس کا پیچھا کیا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

جاوید کو جب یہ خبر ملی کہ ایس پی حیدر علی کے پاس نیا ٹارگٹ آیا ہے ارباز خان تو وہ ارباز خان سے ملنے جیل گیا تھا۔۔

1 ارباز خان نے اسے اپنے خلاف حیدر سے سارے ثبوت چرانے اور اسے جیل سے نکلوانے کے لیے کروڑ کی رقم دینی کی آفر کی تھی۔۔ جاوید اس وقت تو غصے سے ارباز کو سنا کر آ گیا تھا۔۔ کیونکہ اس نے کبھی بھی کہیں بھی اپنی ڈیوٹی کے ساتھ بے ایمانی نہیں تھی۔۔ جب گھر آیا تو باتوں باتوں میں اس نے یہ بات نسیم سے کر دی۔۔ نسیم تو تھی ہی لالچی نسیم نے اسے یہ آفر ماننے کی صلہ دی تھی اور کہا تھا کہ یوں وہ حیدر علی کی طرح زیادہ پیسے کا مالک ہو گا۔۔ پیسہ ہی پیسہ ہو گا اس کے پاس۔۔۔ اور کرنا ہی کیا ہے صرف ثبوت مٹانے ہیں۔۔ جاوید بھی لالچ میں آ گیا۔۔

کچھ عرصہ بعد۔۔۔

وقت پنکھ لگا کر اڑ گیا پتا ہی نہیں چلا کب اتنا وقت گزر گیا آج زاویار نے واپس آنا تھا صرف گھر والو سے ملنے کے لیے اور یہ بات صرف احد جانتا تھا۔۔ احد بھی ان دنوں شہر سے باہر ٹرپ پر گیا تھا۔۔ اپنی

یونی والو کے ساتھ۔۔ لیکن زاویار کی واپس آنے کی خبر سن کر اسکا بھی جلدی واپس آنے کا ارادہ تھا۔۔ کل کے دن ارباز نے عدالت میں پیش ہونا تھا اور کل کے ہی دن اسے پھانسی پر پہنچانے کے لیے ایس پی حیدر بہت سے ثبوت اکھٹے کر چکا تھا پہلے بھی اس کے پاس ثبوت تھے مگر وہ نا جانے کہاں گئے یہ بات وہ نا جان پایا۔۔۔ اب اس کے ساتھ زمان کے علاوہ جاوید بھی ہوتا تھا اور ان دونوں پر وہ کبھی شک نہیں کر سکتا تھا۔۔ اسی دوران شاہانہ بھی نسیم سے مل چکی تھی گھر میں ڈنر پارٹی میں۔۔ اسے نسیم تو ذرا پسند نہیں آئی تھی مگر ردا اسے بہت پیاری لگی تھی۔۔

جاوید اور رحمت) جاوید کا ماتحت (یہ دونوں حیدر کے گھر میں داخل ہوئے۔۔ شام کا وقت تھا حور اور زوہان بھی اپنے کمرے میں تھے حور مغرب کی نماز پڑھ رہی تھی جب کہ زوہان اپنے کمرے میں سٹڈی کر رہا تھا۔۔ حیدر اور زمان کل کے بارے میں کچھ ڈسکس کر رہے تھے جب کے شاہانہ حرا کو ٹیوشن سینٹر سے لینے گئی تھی۔۔ گھر میں غیر معمولی کھٹ پٹ کی آواز سن کر زمان اور حیدر الرٹ ہوئے تھے ۔۔ حیدر جب اپنے کمرے میں داخل ہوا تو نقاب پوش اس کی الماری میں کچھ تلاش کر رہا تھا حیدر نے اپنی گن اس کے سر کے پچھلی سائیڈ رکھی اور اسے مڑنے کو کہا۔۔ جاوید جب مڑا تو مڑنے کے ساتھ

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

ہی اس نے حیدر پر حملہ کیا۔۔حیدر اس وار کے لیے تیار نا تھا اس لیے دور جا گرا اور جاوید ثبوت ہاتھ میں لیتا وہاں سے بھاگا تھا۔۔۔لاؤنج میں آتے اس کا سامنا زمان سے ہوا اس سے پہلے زمان اس پر گولی چلاتا ایک گولی اس کے بازو کو چیرتی گزر گئی جو کہ رحمت کی گن سے چلی تھی۔۔حیدر بھی نیچے آ چکا تھا مار پیٹ بھی ہوئی تھی مگر ٹانگ اور بازو پر لگنے والی گولیاں حیدر کی ہمت توڑ گئی تھی جب کہ زمان کو پیٹ میں گولیاں لگیں تھیں جس وجہ سے وہ بے ہوش ہو چکا تھا بے ہوش ہونے سے پہلے وہ رحمت اور جاوید کو بھی چوٹ دے گیا تھا۔۔

زوہان اور حور بھی نیچے آ چکے تھے حور تو اتنا خون خرابہ دیکھ کر ڈر گئی تھی جب کہ زوہان بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا وہ کیا کرے تبھی حیدر نے چلا کر اسے حور کو وہاں سے لے جانے کا کہا تھا زوہان کبھی نا جاتا اگر حیدر اسے اپنی قسم نا دیتا۔۔

حیدر نے ہمت کرتے جاوید کا ماسک کھینچا تھا جاوید کو دیکھ کر حیدر کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا ۔۔جاوید نے ایک جھٹکے سے اسے دور پھینک کر رحمت کو پیٹرول چھڑکنے کا کہا تھا۔۔کیونکہ وہ جانتا تھا اگر ان میں سے کوئی بھی بچ گیا تو وہ نہیں بچے گا۔۔

حیدر نے پھر بھی اٹھنے کی کوشش کی تھی خون بہت زیادہ بہہ چکا تھا۔۔ جس وجہ سے وہ بار بار گر رہا تھا ۔۔زوہان نے احد کو کال ملانے کی بہت کوشش کی تھی مگر ناشاہانہ سے بات ہو رہی تھی نا احد سے۔۔ باہر گارڈز بھی سارے بے ہوش پڑے تھے زوہان کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا کرے۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی آگ پھیل چکی تھی اور جاوید اور رحمت وہاں سے کھڑکی کے راستے بھاگ نکلے تھے۔۔۔ جاتے جاتے وہ گھر کے کھڑکی دروازے بھی بند کر گیا۔۔ حیدر نے لڑکھڑاتی آواز کے ساتھ زوہان کو پکارا تھا باہر سے دھواں اندر آتا دیکھ زوہان اور حور مزید ڈرے تھے وہ کمرے سے باہر نکلے تو حور کی دلخراش چیخ نکلی تھی باہر ہر طرف آگ پھیل چکی تھی زوہان اور حور بھاگتے ہوئے لاؤنج میں آئے تو حیدر اور زمان کو خون میں لت پت پایا تھا۔۔ زوہان نے وہیں پڑے گلاس سے پانی زمان کے منہ پر چھڑکا تھا مگر زمان ہوش میں نا آیا کچن کی طرف تو زیادہ آگ پھیل گئی تھی باہر نکلنے کا کوئی بھی راستہ نا تھا زوہان کو تو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا۔۔

زو۔۔ہان۔۔ح حور کو لے کر نکل جاؤ یہاں سے۔۔ !!اس سے پہلے ک کہ تمھاری امی آ جائے واپس۔۔ حیدر نے بامشکل اپنی بات کہی تھی۔۔

میں آپ کے بغیر نہیں جاؤں گا بابا۔۔ !!ہمت کریں اٹھیں نا پلیز مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔زوہان سہمے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔۔

ز۔۔آہہہ۔۔ !!اس سے پہلے حیدر پھر کچھ کہتے حور کی چیخ نے انہیں اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔

حورر۔۔ !!حور پر آگ میں لپٹا ایک بھاری بھر کم مصنوئی پلر آگرا تھا۔۔۔آگ اتنی تیزی سے پھیلی تھی کہ حور کی چیخیں پوری گھر میں گونج رہی تھیں۔حور کے کپڑوں اور بالوں پر آگ لگ چکی تھی۔۔ زوہان پوری کوشش کر رہا تھا کبھی ایک کو بچانے کبھی دوسرے کو اور کبھی چیخ چیخ کر مدد کے لیے پکار رہا تھا۔۔

❤❤❤❤❤

زاویار مسکراتا ہوا بے چینی سے کیب سے اترا تھا۔۔گھر میں داخل ہوتے اس کے روح فنا ہونے لگی۔۔ اسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا۔۔سارے گارڈز بے ہوش پڑے تھے اور گھر کے اندر سے دھواں اٹھ رہا تھا۔۔۔زاویار اپنا سامان وہیں چھوڑ تا گھر کے جانب بھاگا تھا۔۔دروازہ کھولتے ہی آگ کے شعلے اس کی طرف آئے تھے اور ساتھ ہی زوہان کے چیخنے کی آواز بھی۔۔

بابا اٹھے نا بچائیں مجھے بابا بچائیں۔۔بابا مجھے آگ لگ گئی ہے بابا۔۔زوہان کی آواز آہستہ آہستہ مدھم ہو رہی تھی اور زاویار کے دل پھٹنے کے درپے تھا۔۔

زوہان بابا حور میں آگیا ہوں میں بچالوں گا میں بچالوں گا آپ سب کو۔۔زاویار بنا آگ کی پرواہ کیے اندر بڑھا تھا۔۔ تبھی احد کی گاڑی گھر میں داخل ہوئی تھی گھر کے اندر کا حال احد کی دنیا بھی ہلا گیا تھا مگر اس نے سمجھداری سے کام لیتے فائر بریگیڈ کو کال کی تھی۔۔آس پاس کے لوگ بھی جمع ہونے لگے تھے۔۔احد بھی اندر جا چکا تھا۔۔اپنے آپ کو بامشکل بچاتے وہ ان تک پہنچے تھے۔۔دونوں کا دل دہل گیا تھا اپنے پیاروں کو ایسے دیکھ کر۔۔فائر بریگیڈ بھی آچکیں تھی اور گھر کے کہیں حصوں سے آگ بجھ چکی تھی۔۔

حور اٹھو نا یار دیکھو میں آگیا ہوں بابا۔۔چاچو آپ تو اٹھے نا یار۔۔زاویار سب کو بلا رہا تھا مگر سننے والے سن نہیں رہے تھے۔۔ان لوگو کو باہر نکال لایا گیا تھا۔۔

میرے بابا کو مت لے کر جانا۔۔۔ابھی اٹھ جائیں گے۔بابا آنکھیں کھولیں نا پلیز۔۔زاویار چھوٹے بچے کی طرح روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔احد بھی اسی کے ساتھ تھا۔۔وہ دونوں ہاسپٹل آئے تھے۔۔

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

حیدر حور اور زمان کو وہ لوگ بچا نہیں پائے تھے جب کہ زوہان کی حالت خطرے میں تھی۔۔یہ خبر احد اور زاویار دونوں کے لیے کسی قیامت سے کم نا تھی دونوں ہی کی دنیا کچھ منٹوں میں مٹ چکی تھی انہیں تو شاہانہ اور حرا کا بھی ہوش نا رہا تھا۔۔

پیشنٹ زوہان حیدر کے ساتھ آپ لوگ ہیں۔۔۔ایک میل نرس نے آکر پوچھا

جی ہم ہی ہیں وہ ٹھیک ہے نا۔۔۔احد نے بے چینی سے پوچھا۔۔

اس بارے میں۔۔میں کچھ نہیں کہہ سکتا وہ آپ دونوں کو بلا رہے ہیں۔۔ !!نرس ان دونوں کو بتا کر آگے بڑھ گیا۔۔احد اور زاویار نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر زوہان کے روم کی طرف چل دیے۔۔

م می رے شی رر ور ہے ہیں۔۔ !!پ پا گلو میں اتنی آسانی سے تم دونوں۔۔۔۔کو نہیں چھوڑنے ۔۔۔والا۔۔بولا ت تھا نا۔۔ تمہیں مجھے بھی ٹرپ پر ساتھ لے جا۔۔اب دیکھ میرا حال۔۔زوہان ان دونوں کو دیکھ کر اکھڑی سانسوں کے ساتھ بول رہا تھا اس نے احد سے شکوہ کیا۔۔ان دونوں نے بڑی مشکل سے اپنے اوپر ضبط کیا تھا

تم ٹھیک ہو جاؤ گے جلدی۔۔احد نے اس کے شکوہ کرنے پر اس سے زیادہ خود کو تسلی دی تھی۔۔

پتہ نہیں۔۔۔ !!!ب باباح حورچ چاچو ٹھ ٹھیک ہے نا۔۔زوہان نے احد کی بات پر نا امیدی سے کہا اور سب کا پوچھا۔۔۔زاویار کی آنکھیں ایک دم نم ہوئیں تھیں۔

بھ بھائی۔۔۔م مجھے۔۔م مع معاف کر دینا۔۔میں ت تیری حورک کی ح حفاظت ن نہیں کر سکا۔۔بولنے کے ساتھ ہی زوہان کو شدید کھانسی کا دورا پڑا تھا۔۔

بس زوہان زیادہ نہیں بولو۔۔ !!زاویار سے تو بولا بھی نہیں جا رہا تھا احد نے آگے بڑھ کر زوہان کو کہا تھا

۔

ن نہیں م مجھے ب بولنا ہے۔۔ !!ت تم دونوں م میری ج جان ہو م میں ب بہت خ خوش ق قسمت ہ ہ وں مجھے تم دونوں ج جیسے ب بھائی م ملے۔۔م مگر م میری زندگی یہی ت تک تھی۔۔

نہیں زوہان تم ٹھیک ہو جاؤ گے ایسا نا بولو یار۔۔۔ !!زاویار نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا اور احد نے بھیگے لہجے میں اسے ٹوکا۔۔

م میرے لیے ب بہت دع دعا ک کرنا۔۔ !!اور امی اور چھ چھوٹی کو میر اب بہت پیار ک کرنا۔۔ااور چھوٹی س سے ک کہنا اب کوئی ت تنگ نہیں ککرے گا۔۔۔ہر وق قت کوئی کھ کھانے کی چ چیزیں نہیں مانگے گا۔۔ااور۔۔۔۔ آہہہ زوہان اکھڑی سانسوں کے ساتھ با مشکل بول ہی رہا تھا ایک دم اس کا تنفس بگڑنے لگا۔۔گہرے گہرے سانس لینے کے بعد پورے کمرے میں خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

ایک دل چیر دینے والا موت سا سناٹا۔۔احد اور زاویار نے ہارڈ بیٹ کو دیکھا تھا۔۔ مشین پر چلتی سیدھی لائنیں ان دونوں کو ساکت کر گئیں تھیں۔۔

اے زوہان آنکھیں کھول یار۔۔ !!زیادہ ڈرامے نا کر۔۔اٹھ جا اب بہت ہو گیا ڈرامہ۔۔تو نے کہا تھا جب زاویار واپس آئے گا مل کر اسکو زیادہ تنگ کریں گے اور اب تو مجھے اکیلا چھوڑ رہا ہے۔۔ایسے نہیں کر یار۔۔احد نے اس کے گال تھپتھپا کر ہذیانی کیفیت سے کہا۔۔

زاویار بول نا یار اس کو۔۔۔ !!اسکو بول آنکھیں کھولے۔۔کچھ تو بول زاویار دیکھ زوہان کو۔۔۔احد نے زاویار کی طرف پلٹ کر روتے ہوئے کہا تھا مگر زاویار یک ٹک ساکت آنکھوں سے ہارڈ بیٹ دیکھے جا رہا تھا۔۔اسکی آنکھ سے ایک قطرہ بھی آنسوں کا نا گرا تھا۔۔ایک ساتھ چار جنازے حیدر علی کے گھر سے

نکلے تھے وہ گھر جس میں کل کا دن خوشی کا دن بننے والا تھا حیدر کی جیت اور زاویار کی واپسی سے۔۔
شاہانہ کو تو ہوش نہیں رہا تھا رو رو کر بے حال ہوتی وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔۔اور حرا سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی یہ کیا ہوا ہے اس کا بھائی باپ چاچو اور حور کدھر چلے گئے تھے یہ اتنے لوگ کیوں آ گئے ایک دم سے۔۔اور اس کے گھر کو کیا ہوا تھا۔۔ایک چھوٹی بچی کا ذہن بس یہی سوچ رہا تھا یہ سب رونا چیخنا ایک برا خواب تھا اس کے علاوہ کچھ نہیں۔۔اپنی بے ہوش ماں کے پاس سہمی سی بیٹھی وہ بچی ہر کسی کی توجہ کا مرکز تھی۔۔حیدر لوگو کی پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق صرف آگ سے جھلس کر ان کی موت ہوئی گولیوں والی بات ڈاکٹرز جاوید کے کہنے پر چھپا گئے تھے اور اسی سن جاوید اپنی فیملی سمیت کچھ دنوں کے لیے شہر سے باہر جا چکا تھا۔۔
زاویار تو تب بھی نا رویا تھا۔۔ !!ہر تاثر سے پاک چہرہ لیے وہ اپنے باپ کو من و مٹی تلے دفن کرنے کے لیے اس کے پاس آیا تھا۔۔جب کہ احد تو پھوٹ پھوٹ کر رویا تھا۔۔چاروں کی تدفین بھی جلدی ہو گئی تھی کیوں کہ سارا جسم جھلس چکا تھا انکا حور اور زوہان کا چہرہ تھوڑی تھوڑی جگہ سے جلا تھا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

چاروں کی تدفین کے بعد وہ لوگ پاس کے پڑوس میں آئے تھے۔۔کیوں کہ اپنے گھر کا کوئی حال نا رہا تھا۔۔

زاویار مت کر ایسا میرا دل پھٹ جائے گا یار۔۔ !!ماما بھی کچھ کھا پی نہیں رہی اور حرا بھی رو رہی ہے۔۔ اور تو بھی ایسے کرے گا تو میں اکیلے کیا کروں گا مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔۔گھر کا حال بھی ایسا ہو گیا ہے ایک چیز نہیں بچی۔۔

اور بچا تو ویسے بھی اب ہمارے پاس کچھ نہیں۔۔لیکن یہ سانسیں تو ہے نا۔۔جب تک چلیں گی تو جینا بھی پڑے گا نا۔۔احد مسلسل زاویار کو سمجھا رہا تھا۔۔

میں نے سوچا تھا سرپرائز دوں گا سب کتنا خوش ہونگے۔۔ !!لیکن مجھے کیا پتہ تھا میری قسمت نے میرے لیے یہاں سرپرائز رکھا ہے۔۔بابا زوہان چاچو حور۔۔سب کو کھو دیا ہم نے کچھ ہی گھنٹوں میں ہم کہاں سے کہاں پہنچ گئے احد۔۔وہ لوگ ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔۔ہمیں بھی ساتھ لے جاتے نا یار ۔۔کیوں اکیلا کر گئے وہ ہمیں۔۔اب سے ہم بھی یتیم کہلائے گے احد ہم یتیم ہو گئے یار۔۔زاویار نے احد کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے کہا۔۔

وقت کا کام ہے گزر جانا زیادہ دیر اچھا وقت رہتا ہے نا برا۔۔!!اور وقت گزر ہی گیا تھا۔۔کچھ دن بعد ہی دونوں کو ایک اور خبر نے ہلا کر رکھ دیا تھا۔یہ کہ ارباز نے عدالت میں یہ ثابت کر دیا تھا کہ حیدر اس کے ساتھ ملا ہوا تھا تبھی اس نے جلدی ایکشن نہیں لیا اس کے خلاف۔۔جہاں جہاں جاوید کی اس کے ساتھ ملاقات ہوئی اور جس جس دن ہوئی اس ہر جگہ حیدر دکھایا گیا تھا۔۔دوسرا یہ کہ انکا بزنس اب انکا نہیں رہا تھا ان کے باپ وہ سارا کچھ ایک کانٹریکٹ میں کھو چکے تھے اور اس بات سے ان دونوں کو ناواقف رکھا گیا تھا۔۔انہوں نے پتہ لگانے کی بہت کوشش کی تھی مگر کچھ نہیں پتا لگا تھا۔۔ان کے گھر کو سیل کر دیا گیا تھا۔۔حیدر علی کو غدار قرار دیا گیا تھا۔۔انہیں گھر سے نا کچھ لے جانے دیا گیا تھا نا آکاؤنٹ سے پیسہ دیا گیا تھا۔۔

زاویار کے پاس کچھ سیونگ تھی جس سے اس نے روپوش سے علاقے میں کرائے پر گھر لیا تھا ماں اور بہن کو جگہ دی تھی سر چھپانے کی۔۔جس وقت وہ ہاسپٹل میں تھے زوہان کے ساتھ تب زاویار کے ڈوکومنٹس غائب کروا دیے گئے تھے۔۔جب کہ احد کے ڈوکومینٹس محفوظ تھے یونی میں۔۔اسی وجہ سے احد کو اچھی جاب ملی تھی اور زاویار ایک فیکٹری میں جاب کرنے لگا تھا۔۔شاہانہ بیگم اتنے بڑے

صدمے کے بعد سخت دل سی ہو گئیں تھی مایوس ہونے لگی تھیں وہ۔۔ایک دم ایسی زندگی ہو گئی تھی کہ وہ ہر چیز مشکل سمجھنے لگیں تھی جب تک احد اور زاویار کو جاب نہیں ملی تھی تب تک کچھ دن بھوک سے اور نا جانے کتنی تنگی سے گزارے تھے۔۔احد کو زاویار نے اسی لیے خود سے دور کیا تھا کیونکہ زاویار کو شک تھا گھر میں آگ۔۔گھر سیل۔۔بزنس اور ارباز یہ سب ایک ہی سازش ہے اور انکی کڑیاں ملتی ہیں اگر ایسا ہے تو اسکی اور احد کی جان بھی اب خطرے میں ہو گی کیونکہ ان لوگو کو سکون تب تک نہیں آئے جب تک اپنی طرف سے ہر خطرہ ختم نہیں کر دیتے وہ اسی لیے وہ ساتھ نہیں رہے تھے۔۔تا کہ ایک کو نقصان ہو تو دوسرا تو بچ جائے نا۔۔اور زاویار کا اندازہ بھی ٹھیک تھا انہیں کہیں جگہ ایسا لگا تھا کوئی انکا پیچھا کرتا ہے مارنے کی کوشش میں ہے۔۔

ان دونوں کو ہی اپنی زندگی میں مگن دیکھ اپنی مشکلوں میں گرا دیکھ جاوید نے ان کو مارنے کا ارادہ ترک کر کے اپنی زندگی سکون سے گزارنی شروع کر دی اسے لگتا تھا نا تو احد اور زاویار کبھی پتا لگا پائیں گے کہ وہ آگ لگائی تھی لگی نا تھی اور نا ہی وہ جاوید کو جان پائیں گے۔۔ان کو کبھی پتا ہی نہیں لگ پائے گا یہ سب اسکا کیا دھرا ہے۔۔

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

جیسے ہی زاویار کو محسوس ہوا اب کوئی پیچھا نہیں کرتا اور وہ لوگ اب خطرے سے باہر ہیں تو اس نے احد سے ملنا شروع کر دیا۔۔زاویار کو بائیک بھی احد نے زبردستی دلوائی تھی وہ احد سے لینا نہیں چاہتا تھا ۔۔احد کو جب گھر اور گاڑی ملی وہ چاہتا سب ایک ساتھ وہاں رہے مگر زاویار نے صاف منع کر دیا۔۔ زاویار کو یونی میں جاب اس کی قابلیت کو دیکھ کر ملی تھی مگر اسے اس وقت صرف ٹرائل پر رکھا گیا تھا وہ بھی پروفیسر حاشر کی وجہ سے جو کہ زاویار کا اچھا دوست تھا۔۔

زاویار رات کے اندھیرے میں ایک بار اپنے گھر گیا تھا۔۔پیچھے کے رستے سے اور پائپ کے زریعے اندر داخل ہوا تھا جہاں اس کے گھر کی جلی ہوئیں چیزوں کے ساتھ خشک خون بھی پڑا تھا۔۔زاویار کی آنکھیں نم ہوئیں تھی کہیں یادیں سوچوں کے پردوں پر لہرائیں تھیں۔۔سب سے پہلے اپنے باپ کے کمرے میں گیا تھا جہاں تقریبن آدھے سے زیادہ کمرہ فرنیچر جلا ہوا تھا۔۔

زاویار کو وہاں سے کچھ جلے ہوئے کاغذ ملے تھے مگر وہ سمجھ نہیں پایا تھا کس کے کاغذ ہیں۔۔۔پھر اسے ایک کارڈ ملا تھا وہ آدھا جلا ہوا تھا جس سے وہ صرف نام ہی جان پایا رحمت کا۔۔وہ گھر اتنا اس وقت نہیں جلا تھا کمرے وغیرہ۔۔۔بعد میں بھی ثبوت مٹانے کے لیے جاوید اپنے ساتھیوں کے ساتھ کمروں

میں بھی آگ لگا کر آیا تھا۔۔ جس سے کمرے بھی کافی حد تک جل چکے تھے۔۔ اپنے کمرے میں داخل ہوتے زاویار کی نظر جلی ہوئی فوٹو فریم پر پڑی تھی جس میں وہ احد اور زوہان تھے۔۔ زاویار کے ضبط کرنے کے باوجود آنسوں بہتے ہوئے داڑھی میں جذب ہوئے تھے۔۔

احد کو نہیں لگتا تھا کہ گھر میں آگ جان بوجھ کر لگائی گئی تھی جب کہ کارڈ ملنے کے بعد زاویار کو یقین ہو چکا تھا کارڈ کی چھان بین کروانے کے بعد زاویار کو پتا چل چکا تھا رحمت کون تھا مگر افسوس اس بات پر تھا کہ رحمت مر چکا تھا۔۔ اس نے احد کو یہ کام سونپا تھا کہ وہ پتا کرے رحمت کے ساتھ اس دن کون تھا ۔۔ اور احد اپنے ایک دوست کے ذریعے جلد جان گیا تھا رحمت کے ساتھ دوسرا کون تھا۔ مگر اس سے پہلے زاویار اس تک پہنچتا اس کے بھی مرنے کی خبر آچکی تھی۔۔۔

رشنا اور زاویار کے نکاح میں زاویار کو دیکھ کر جاوید کو جھٹکا ہی لگا تھا۔۔ شاہانہ بھی اسے دیکھ چکی تھے وہ پوچھنا بھی چاہتی تھی کہ حیدر کے مرنے کے بعد وہ کہاں چلا گیا تھا مگر اسے موقع نہیں ملا تھا۔۔ ردا والے ڈرامے پر جاوید کو سب سے بڑی ذلالت ہوتی اگر زاویار ردا کو قبول نا کرتا تو۔۔۔ تب اسے احساس ہوا تھا جب شاہانہ نے اپنے بیٹے کے خلاف جا کر اس کی بیٹی کی عزت بچائی۔۔۔۔ وہ لندن بھی

اسی لیے گیا تھا۔۔۔کیونکہ وہ ڈر گیا تھا کہ جس دن زاویار کو حقیقت کا علم ہو گا وہ اس کے ساتھ ساتھ اسکی بیٹی کو بھی سزا دے گا اور اس کی بیٹی میں ہی تو اسکی جان تھی۔۔۔

آہستہ آہستہ احساس ندامت سے جاوید کو اس کے ضمیر نے جھنجھوڑنا شروع کر دیا بیٹی سے جدائی اور اپنا گناہ اسے اندر سے توڑ گئے تھے وہ زاویار کو حقیقت بتانا چاہتا تھا مگر وہ ردا کے لیے ڈر گیا تھا۔۔کہیں ردا کا گھر برباد نا ہو جائے۔ایک دن وہ نسیم کو اپنے بھائی سے بات کرتے سن چکا تھا جب وہ اپنے بھائی سے جاوید کی پراپرٹی اپنے نام کروا کر اس کو چھوڑنے کی بات کر رہی تھی۔۔بات کرتے کرتے وہ دیکھ چکی تھی جاوید اس کی باتیں سن چکا ہے۔۔۔جاوید نے اس پر چیخا چلایا تھا بے یقینی کا بھی اظہار کیا تھا۔۔تھپڑ مارنے کے لیے جیسے ہی جاوید نے ہاتھ اٹھایا کوئی چیز زور سے اس کے سر میں آ کر لگی تھی۔۔۔ایک کہ بعد کہیں وار ہونے کی وجہ سے وہ وہیں دم توڑ چکا تھا۔۔۔واسم بھی وہیں تھا وہ نسیم سے ملنے آیا تھا جب اس نے سنا کہ جاوید سب سن چکا ہے اب سب کچھ ان کے ہاتھ سے نکل چکا ہے تو اس نے آ کر جاوید پر وار کیے تھے اور جان لے لی اسکی۔۔جاوید کا انجام بھی یہی ہونا تھا۔۔آخر اس نے بھی تو کسی کے ساتھ دھوکا کیا تھا کسی پر ظلم کیا تھا۔۔اور بے شک ظالم کا انجام برا ہی ہوتا ہے۔۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

حال۔!!!

واسم کو جب یہ خبر ملی تو اس کا غصہ ساتویں آسمان پر تھا غصہ تو نسیم کو بھی بہت تھا۔۔یہ بچہ ان دونوں کے راستے کی دیوار بن سکتا تھا۔۔۔نسیم کو دولت اور واسم کو ردا اور ردا کو بیچ کر اسکی قیمت چاہیے تھی

۔۔۔

پھوپھو یہ بچہ دنیا میں نہیں آنا چاہیے ہمیں کچھ کرنا ہی ہو گا۔۔ !!واسم بے حسی سے بولا تھا۔۔

یہ کیسے ممکن ہے واسم میں کیسے کروں گی کچھ۔۔ !!!نسیم نے نا سمجھی سے کہا۔۔

جیسے جاوید کی موت ممکن بنائی اس بچے کو بھی مارنا ہو گا۔۔یہی حل ہے ہمارے پاس۔۔واسم نے کہا۔۔

ہمم کہہ تو تم ٹھیک ہی رہے ہو۔۔۔ !!لیکن زاویار تک یہ خبر نہیں پہنچنی چاہیے بلکے ہم ردا کی طرف سے اسکو خلاء کے پیپرز بھیج دیتے ہیں جس سے یہ دونوں الگ ہو جائیں گے اور ردا کے پاس اور کوئی ٹھکانہ نہیں بچے گا۔۔نسیم نے شیطانیت سے کہا۔۔واسم بھی اسکی بات پر داد دینے والے انداز میں اسے دیکھ کر مسکرایا۔۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

رشنا آپ نہیں آئی آج لنچ کے لیے۔۔میں ویٹ کر رہا تھا۔۔احد نے رشنا کو دیکھ کر پوچھا جو آفس میں بیٹھی لیپ ٹاپ کھولے بیٹھی تھی۔۔

میں نے کیا آپکو ٹائم دیا تھا۔۔ !!یا بولا تھا میں آپ کے ساتھ لنچ کروں گی۔۔رشنا نے اپنے مخصوص انداز میں نظریں اٹھائے بغیر کہا۔۔

آپ نے بولا نہیں تھا مگر مجھے فیلنگز آرہی تھیں کہ آپ ضرور آئیں گی تو ویٹ کر رہا تھا۔۔احد بھی ڈھیٹ تھا اسی لیے بنا شرمندہ ہوئے ڈھٹائی سے بولا تھا۔۔۔

آپ کی طرح آپکی فیلنگز بھی فضول ہیں۔۔۔ !!رشنا نے ویسے ہی لہجے میں کہا۔۔۔

خیر میں تو فضول نہیں ہوں۔۔۔ !!انفیکٹ میں سب کو آپ کے لیے پرفیکٹ لگتا ہوں۔۔اب تو کچھ لوگ مجھے دلہا بھائی کہہ کر بھی مخاطب کر رہے ہیں۔۔احد نے کہنے کے ساتھ ہی رشنا کے تاثرات دیکھے جس کی حرکت کرتی انگلیاں رک چکی تھیں۔۔۔

میں نے کتنی بار آپ کو بتایا ہے اس بچے کو مس انڈر سٹینڈنگ ہو گئی تھی۔۔۔ مگر آپ تو ایک ہی بات کو بار بار کہہ کر میرا دماغ خراب کر رہے ہیں۔۔ اگر کسی دن مجھے غصہ آ گیا تو نا۔۔

تو کیا۔۔ !!اپنی قاتلانہ نگاہوں سے تو مار ہی چکی ہیں۔۔ اب کیا گولی سے اڑائیں گی۔۔ احد دل فریبی اور شرارت سے بولا۔۔ رشنا نے جیسے ہی پیپر ویٹ اٹھایا اسے مارنے کے لیے وہ جلدی سے بھاگ نکلا۔۔ پیچھے رشنا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔

بھائی آپ نے کیا سوچا پھر۔۔ !!زاویار اور حرا شام کے وقت چھت پر بیٹھے تھے۔۔۔ زاویار جب سے رد اگئی تھی تب سے کچھ زیادہ ہی خاموش ہو گیا تھا۔۔ حرا اسکو سوچوں میں گم دیکھ کر کپڑے سوکھنے کے لیے پھیلاتے ہوئے پوچھ بیٹھی۔۔

کس حوالے سے۔۔ !!زاویار نے انجان بنتے سوال کیا۔۔

بھائی آپکو واقعی نہیں پتا میں کس بارے میں بات کر رہی ہوں۔۔ !!حرا نے اپنا کام چھوڑ کر اب بغور اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں نہیں پتا۔۔ !!زاویار ہنوز انجان بنا رہا۔۔

ردا کے بارے میں آپ نے کیا سوچا۔۔ !!ڈائیورس دے گے یا۔۔۔

ظاہر ہے اس کے علاوہ اور کوئی آپشن نہیں ہے۔۔ !!وہ اس گھر میں رہنے کے قابل نہیں ہے نا ہی میری بیوی کہلانے کے قابل ہے۔۔۔میں نے صرف اسے اس لیے برداشت کیا ایک امی کی ضد تھی اور دوسرا اس کا باپ اسے چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔اب باپ نہیں رہا ماں تو ہے نا۔۔ویسے بھی اتنے بڑے گھر کی مالکن اس چھوٹے گھر میں اس کا گزارہ نہیں ہے۔۔اس جیسی مغرور اور انا پرست لڑکی ویسے ہی گھر میں رہنے کی شوقین ہوتی ہے۔۔بہت خوش ہو گی وہاں پر۔۔زاویار نے حرا کی بات کاٹ کر سرد لہجے میں کہا۔۔

ایسا تو نہیں ہے مجھے نہیں لگتا اب ان میں انا ہے۔۔ !!!حرا نے اس کے ردا کے لیے تبصرے پر نفی میں سر ہلا کر کہا۔۔

اگر انا نہ ہوتی اس میں تو کم از کم ایک بار تو اپنے کیے پر شرمندگی دکھاتی۔۔زاویار کو رہ رہ کر ردا پر غصہ آ رہا تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔ !!شاید وہ ڈرتیں ہوں آپ سے۔۔۔ حرا نے پھر سے کہا۔۔

کیوں ڈرے گی وہ مجھ سے... میں بندے تو نہیں کھاتا۔۔۔ میں نے کبھی اسے کچھ نہیں کہا کبھی ہاتھ تک نہیں لگ۔۔ زاویار بولتے بولتے رکا تھا۔۔۔

میں نے چھوا تھا اسے۔۔ !!بیوی ہونے کا حق بھی دیا تھا۔۔ میں کیسے اتنی بڑی بات بھول گیا۔۔۔ یہ میں نے کیا کر دیا۔۔

وہ خود یہی چاہتی تھی۔۔!! کیوں آئی تھی وہ میرے قریب۔۔۔ یہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔ ان سب کی ذمدار وہ خود ہے میں نہیں۔۔ زاویار کو ایک دم ہی وہ رات یاد آئی تھی اور وہ سوچ میں پڑ گیا تھا۔۔

کیا ہوا۔۔ !!حرا نے اس کے اچانک چپ کرنے پر پوچھا۔۔

ک کچھ نہیں۔۔ !!زاویار یہ کہہ کر وہاں سے نیچے آ گیا۔۔ جب کہ حرا سوچ میں پڑ گئی اسکو کیا ہوا اچانک۔۔

❤❤❤❤❤

تین ماہ بعد۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔ !!ردا اپنے کمرے میں اپنی الماری کھولے بیٹھی تھی اپنی چیزیں دیکھنے تبھی کپڑوں کے جھرمٹ سے اسے ایک لفافہ ملا جس پر ردا کی امانت لکھا تھا۔۔۔ردا اسے دیکھ کر بڑبڑائی تھی۔۔لفافہ کھولنے پر اس میں سے ایک سی ڈی نکلی تھی۔۔ردا حیرانگی سے سوچنے پر مجبور ہو گئی کہ یہ سی ڈی رکھی کس نے تھی اور اس میں ہے کیا۔۔جو اسے یہاں اس طرح کیوں چھپایا گیا۔۔

وہ سی ڈی پلے کرنے کے بعد بیڈ پر آ بیٹھی اور متجسس نظروں سے اسکرین کو دیکھنے لگی۔۔اپنے باپ کو اسکرین پر دیکھ ردا کو مزید حیرت ہوئی اور ان کی باتیں سن کر ردا کو یقین کرنا مشکل لگا کہ یہ اسکا باپ ہے جسے وہ فرشتہ صفت انسان سمجھتی تھی۔۔اس نے بے گناہ لوگوں کی بے دردی سے جان لے لی۔۔اور وہ لوگ بھی کون اس انسان سے جڑے رشتے جس سے وہ محبّت سے بھی زیادہ محبّت کرنے کا دعوی کرتی ہے۔۔ویڈیو کے آخر میں جاوید نے کہا تھا کہ بزنس زاویار اور احد کا ہے اسے واپس کر دینا اس کے پیپرز بھی ردا کے لاکر میں ہیں اور اب ردا زاویار کے ساتھ مخلصی سے رہے یہ گھر تو ردا کے نام ہے مگر اس گھر میں ردا محفوظ نہیں اسی لیے وہ زاویار کے گھر میں رہے چاہے وہ جیسے بھی رکھے۔۔

بابا یہ کیا کر دیا آپ نے۔۔ !!اتنی لالچ۔۔۔۔ آپ کو فرشتہ سمجھتی تھی میں بابا۔۔ لیکن آپ تو درندے نکلے۔۔۔ زاویار سچ کہہ رہے تھے۔۔ اور جو اب میرے ساتھ ہو گا نا وہ بھی سہی ہو گا۔۔ میں اب کبھی اس گھر میں جا کر زاویار کو مزید تکلیف نہیں دوں گی۔۔ جیسا باپ ویسی بیٹی۔۔ ردا اپنے باپ کی ریکوڈ کی گئی ساری ویڈیو دیکھ کر غم و غصے سے بولی تھی۔۔۔

اب میرے لیے اس گھر میں جانے کے تمام راستے بند ہو چکے ہیں۔۔ !!میں نے کیا کر دیا۔۔ میں بھی اپنے باپ جیسی نکلی۔۔ اس نے زاویار کے خاندان اسکی محبّت کو بے رحمی سے مار ڈالا اور میں نے زاویار کو بے عزت کر دیا سب کے سامنے۔۔ میری محبّت قبول کرنے کے قابل ہی نہیں۔ نا ہی میں قابل معافی ہوں۔۔ زاویار رشنا جیسی پیاری اور مخلص لڑکی کو ہی ڈیزرو کرتے ہیں مجھ جیسی بے ہودہ لڑکی کو نہیں۔۔۔۔ ردا روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان بولی۔۔ جب رو رو کر تھک گئی تو ایک عہد کرتی وہ اپنے روانگی سے بہتے آنسوؤں کو صاف کر کے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

آپ یہاں۔۔ !! آج ہماری میٹنگ تو نہیں تھی۔۔رشنا نے احد کو اپنے آفس میں دیکھ کر حیرانگی سے پوچھا۔۔

جب کوئی کسی کے پاس اس سے ملنے آتا ہے تو بندہ دعا سلام کرتا ہے حال احوال پوچھتا ہے اور آپ اتنی تمیز تہذیب والی ہو کر بھی آتے ہی سوال کرنا شروع ہو گئیں۔۔ویسے بہت لیٹ ہو گئیں ہیں آپ آج۔۔احد کرسی سے اٹھ کر اس کا چہرہ تکتا مصنوئی افسوس سے کہتا اس کو تپا گیا۔۔

مہمان بھی تین دن کا ہوتا ہے اور تین دن سے زیادہ مہمان رحمت سے زحمت بن جاتا ہے۔۔ویسے ہی آپ ہیں میرے لیے۔۔میری مجبوری نا ہوتی تو میں آپکو یہاں سے نکالنے میں منٹ نا لگاتی۔۔ مگر افسوس۔۔

جب ہر روز ہی منہ اٹھا کر آجائیں گے تو حال پوچھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔۔رشنا باظاہر مسکرا کر مگر دانت پیس کر کہتے ہوئے اپنی کرسی پر جا بیٹھی۔۔

تو کیا میں یہاں بنا کام کے نہیں آسکتا۔۔ !! آپ کو میرا روز روز یہاں آنا پسند نہیں تو بتا دے میں نہیں آیا کروں گا۔۔۔احد نے باظاہر سنجیدگی سے پوچھا۔۔

بلکل بھی نہیں پسند۔۔ !!اگر آپ روز روز یہاں آنا چھوڑ دیتے ہیں تو میں آپ کی بے حد شکر گزار ہو نگی۔۔رشنا نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔احد کا تو چہرہ ہی اتر گیا اس کی بات سن کر شریر سی مسکراہٹ کہیں غائب ہو گئی۔۔

اوکے نہیں آؤں گا اب میں یہاں آپ چیخ چیخ کر بھی بلائیں گی تب بھی نہیں۔۔۔ !!احد خفگی سے بول رہا تھا جب رشنا نے باہر کی طرف اشارہ کیا۔۔احد منہ بنا کر جا رہا تھا مگر ایک دم سے رک گیا۔۔

لیکن ایک بار لازمی ملوں گا آپ سے اپنی مرضی سے۔۔ !!پھر نہیں آؤں گا۔۔رشنا سمجھ رہی تھی اب وہ جا چکا تھا مگر احد نے اچانک آکر رشنا کو ڈرنے پر مجبور کر دیا۔۔اس سے پہلے رشنا کچھ کہتی وہ وہاں سے غائب ہوا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

بھائی یہ کسی نے آپ کے لیے بھیجا ہے۔۔ !!!نا جانے کس نے بھجوایا۔۔زاویار اکیڈمی سے آیا ہی تھا کہ حرا اس کے کمرے میں اسے ایک لفافہ دیتے ہوئے بولی۔۔

دکھاؤ ادھر۔۔ !!زاویار نے وہ لفافہ اس سے لیا حرا اپنا کام مکمل کرنے چلی گئی تھی کیوں کہ زاویار کے آنے پر وہ کچن میں کام ادھورا چھوڑ کر آئی تھی۔۔

اس لفافے میں سی ڈی اور کچھ پیپرز اور ایک خط تھا۔۔۔زاویار نے نا سمجھی سے اس خط کو کھولا۔۔

سلام کے بعد۔۔۔!!مجھے یقین ہے کہ آپ اللہ کے کرم سے ٹھیک ہونگے اللہ آپکو سلامت ہی رکھے ۔۔۔میں نے بہت تکلیف دی ہے آپکو۔۔سب کے سامنے بے عزت کیا آپکو۔۔پھر بھی ہر بار آپ نے مجھے عزت دی میری عزت بچائی۔۔اس دن ان لڑکوں سے آپ مجھے نا بچاتے تو نا جانے اب تک میں زندہ بھی ہوتی کہ نہیں۔۔مگر پھر بھی میں نے بدلے میں آپ کے ساتھ غلط کیا۔۔۔رشنا اور آپ کا نکاح نا ہو اس کے لیے میں نے آپ کو اپنی ماں کے ساتھ ساتھ رشنا کے سامنے بھی بے عزت کر کے رکھ دیا۔۔میں بہت شرمندہ ہوں زاویار ہو سکے تو مجھے معاف کر دیجیئے گا۔۔میرا گناہ قابل معافی تو نہیں کیوں کہ کسی پر بختان لگانا کوئی چھوٹا گناہ نہیں ہے۔۔۔پھر بھی ایم سوری زاویار۔۔میں نے نکاح والے دن جو کیا اس کے پیچھے کوئی غلط مقصد نہیں تھا۔۔میں نے محبّت کے ہاتھوں مجبور ہو کر کیا۔۔ میں آپ کو کسی صورت نہیں کھونا چاہتی تھی اس لیے کیا وہ سب۔۔میں بے وقوف تھی جو زبردستی

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

آپ کو اپنا بنانے کا سوچ رہی تھی۔۔ محبّت زبردستی کا نام نہیں ہوتا۔۔۔ناہی یہ کسی کو اپنا بنا لینے سے اس کے دل میں آسکتی ہے۔اور زاویار میرا آپ سے نکاح تو ہو گیا مگر میری بد قسمتی ہے کہ میں آپکے دل میں اپنی جگہ نا بنا سکی۔۔اور ناہی آپ کی محبّت حاصل کر سکی۔ناہی میں قابل ہوں۔۔اس قابل تو صرف ایک ہی تھی حور اس جیسا سچ میں کوئی نہیں تھا۔۔

اس لفافے میں آپ کی امانت ہے اس سی ڈی کو لازمی پلے کیجیے گا۔۔اور آپ کی ایک اور امانت بھی ہے میرے پاس زاویار آپ ب

شٹ لائٹ کو بھی ابھی ہی جانا تھا۔۔ !!زاویار خط پڑھ ہی رہا تھا جب اچانک لائٹ چلی گئی پہلی بار زاویار کو لائٹ کا جانا برا لگا تھا۔۔ تھا بھی رات کا ٹائم اندھیرے میں ہاتھ کو ہاتھ سجائی نہیں دے رہا تھا خط خاک پڑھتا۔وہ بے ساختہ جھنجھلاہٹ سے بولا تھا۔اور اپنا موبائل ڈھونڈنے لگا تھا جو نا جانے بیڈ کے کس نکارے پڑا تھا۔۔

افف یہ کیا ہو گیا۔۔ !!زاویار موبائل ڈھونڈ ہی رہا تھا جب خط چھوٹ کر نیچے گرا تھا۔۔ ٹھوکر لگنے پر ٹیبل پر پڑا پانی کا گلاس بھی گر چکا تھا۔۔زاویار زچ ہوا تھا۔۔ آج ہی اور اسی وقت ہی سب چیزوں نے

اسکو تنگ کرنا تھا۔۔ٹارچ بھی مل گئی تھی موبائل بھی۔۔ مگر خط پورا بھیگ چکا تھا۔۔۔اس کے خشک ہونے کے لیے زاویار نے اسے کھڑکی میں رکھ دیا تھا۔۔اور احد کو کال ملائی تھی۔۔

❤❤❤❤❤

کیا ہوا تیرا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے۔۔زاویار نے احد کو اداس دیکھ کر سوال کیا وہ اس وقت احد کے گھر موجود تھا۔۔

کچھ نہیں تو چھوڑ ان باتوں کو۔۔یہ بتا کیا ہے اس سی ڈی میں جو تو اس وقت آگیا اس کو دیکھانے کے لیے۔۔اور یہ بھیجی کس نے ہے۔۔۔احد نے اس کے سوال کو ٹالتے ہوئے اسے جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔

یہ کس نے بھیجی یہ بھی پتا چل جائے گا تجھے اس میں کیا ہے یہی تو میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔۔ !!اسی لیے یہاں آیا ہوں۔۔زاویار نے کہہ کر وہ سی ڈی ڈی وی ڈی کے زریعے پلے کی جیسے جیسے وہ دونوں ویڈیو دیکھتے گئے اپنے زخم تازہ ہوتے ہوئے محسوس ہوئے دونوں کو۔۔زاویار کو ایک بار پھر ردا اور جاوید سے نفرت محسوس ہوئی۔۔ آخر ردا اس کے گھر والو کے قاتل کی اولاد تھی۔۔لاڈلی اولاد۔۔

۔۔وہ پیپرز بھی زاویار اور احد کی پراپرٹی کے تھے۔۔جاوید انکا چھینا ہوا بزنس ان کو لوٹا گیا تھا۔۔۔اور معافی بھی مانگ رہا تھا احد اور زاویار کے لیے اسے معاف کرنا مشکل تو تھا۔۔مگر ایک سوچ جو یہ تھی کہ اللہ کو یہ عمل پسند ہے اور جاوید کو اس کے کیے کی سزا مل چکی ہے ندامت اور شرمندگی سے بڑی سزا اور کیا ہو گی۔۔انہوں نے معاف کر دیا تھا۔۔۔لیکن اپنے باپوں کی محنت کی کمائی کو وہ کسی صورت نسیم کے ہاتھوں میں جانے نہیں دے سکتے تھے انہوں نے سوچ لیا تھا وہ اپنا بزنس اب واپس لے کر رہیں گے جس پر جاوید کے بعد اب نسیم قابض تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

زاویار جب وہ لیٹر پڑھیں گے تو مجھ سے بات کریں گے کیا۔۔ !!کیا انہیں بھی اپنی اولاد سے ویسا ہی لگاؤ ہو گا جیسا مجھے ہے۔۔۔کیا زاویار اسے قبول کریں گے یا پھر میرے وجود سے جڑی اس ننھی سی جان کو بھی قبول نہیں کریں گے۔۔اگر ایسا ہوا تو میں کیا کروں گی۔۔ردا لان میں ٹہلتی مسلسل زاویار کے بارے میں سوچ رہی تھی مگر آخری بات پر اس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا۔۔

نہیں مجھے امید ہے زاویار اس اولاد کو ضرور قبول کریں گے۔۔ !!ساری غلطی میری تھی تو سزا وہ اس بچے کو کیوں دیں گے۔۔۔وہ ایک بہت اچھے انسان ہیں اور میری امید پر پورا اترے گے وہ اس بات کا بھی یقین ہے مجھے۔۔ایک گہرا سانس لینے کے بعد اپنے خیال کی نفی کرتی وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔اب وہ بلکل بدل چکی تھی۔۔اس کے ڈارک براؤن بال لمبے ہو چکے تھے۔۔آسمانی اور اورنج رنگ کے قمیض شلوار کے ساتھ سوٹ سے میچنگ بڑے سے دوپٹے کے ساتھ سر ڈھانپ رکھا تھا اس نے۔۔ نکھری ہوئی رنگت اور آنکھوں میں ہر وقت اداسی اسے خوبصورت بنا رہی تھی۔۔اسے یہاں آئے چار مہینے گزر چکے تھے اور ان چار مہینوں میں ناتو زاویار اس کی خبر لینے آیا تھا اور نا ہی نسیم نے اس کے ساتھ کوئی پنگا لیا تھا اکثر تو نسیم گھر آتی ہی نہیں تھی۔۔مگر جب بھی آتی ردا سے بات نہیں کرتی تھی۔۔ واسم بھی ان دنوں خاموش ہی تھا۔۔شاید یہ خاموشی طوفان کے آنے سے پہلے کی خاموشی تھی۔۔ جس نے نا جانے اب ردا سے کیا چھین لے جانا تھا۔۔

احد اب ہمارا کام ہے کہ ہم اپنا بزنس واپس لیں۔۔ !!اب مزید کسی کو اپنا حق ہڑپنے نہیں دیں گے۔۔

جن سب کی وجہ سے ہماری فیملی تباہ ہوئی۔۔ہم بھائی الگ ہو گئے۔۔ہماری ماں نے اتنی تکلیف برداشت کی۔۔ہماری بہن سب کچھ ہونے کے بعد بھی ہر ایک چیز کو ترسی اسکول میں ٹیچرز کی باتیں ڈانٹ سنی کبھی کاپیاں پوری نا ہونے پر تو کبھی یونیفارم نا ہونے پر۔۔جس کو بابا ہم سے بھی زیادہ اچھی تعلیم دلوا کر ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے مگر اللہ پاک کو یہ سب منظور تھا جو بابا لوگو کے ساتھ ہوا۔۔اس پر اب کوئی شکایت نہیں کیوں کہ وہ لوگ بھی اپنے انجام کو پہنچ گئے۔۔مگر حق چھیننے والو سے اپنا حق واپس لینا بھی اللہ کا حکم ہے۔۔۔۔زاویار نے بزنس کے پیپرز دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔۔

تم نے سہی کہا زاویار۔۔ !!ہم لے گے اپنا حق۔۔لیکن اس سے زیادہ خوشی مجھے اس بات کی ہے اب صرف کچھ دن اور پھر ہم ایک ساتھ ہونگے۔۔میں بھی اپنے بھائی بہن کے ساتھ رہوں گا ویسے ہی جیسے پہلے رہتے تھے۔۔

مجھے ساری زندگی شکوہ رہے گا تم سے زاویار تم نے مجھے خود سے شاہانہ ماما سے حرا سے الگ کر دیا۔۔ جب ساتھ جی سکتے ہیں تو مرے گے بھی ساتھ۔۔اور تم نے تو مجھ سے لین دین ایسے ختم کر دی جیسے غیر ہوں ہم۔۔احد نے ایک بار پھر اپنا بہت بار کا کیا شکوہ دوہرایا۔۔

احد پھر سے نہیں یار۔۔ !!زاویار نے احد کو گھور کر دیکھتے کہا۔۔وہ تھک چکا تھا اسے سمجھا سمجھا کر ویسے تو زاویار کی مدد کرتا ہی تھا وہ مگر زاویار چاہتا تھا وہ اپنی کمائی محفوظ رکھے اس وقت کے لیے جب ان کے پاس صرف اس بات کا ثبوت آجائے کہ انکا باپ بے قصور تھا اور جاوید کا بزنس اس کی جاگیر نہیں بلکے انکا حق ہے۔۔۔اور یہ سب پیسے کے بغیر ناممکن ہے کورٹ کچیری آسان کام نہیں اور ایسا ہے بھی نہیں کہ بزنس واپس ملنے کے ساتھ ہی ان کے پاس پیسہ بھی آجائے گا۔۔لیکن احد ہر بار بھول جاتا تھا زاویار کی باتیں۔۔۔۔۔احد کی جاب کی وجہ سے وہ بہت سے مسئلے حل کر چکے تھے۔۔ کبھی کبھی زاویار کو احد میں زوہان کی جھلک نظر آتی تھی۔۔دونوں کا دکھ بھی سانجا تھا احد اور زوہان کے بغیر زاویار کب پورا ہو سکتا تھا۔۔کمی تو تھی ہر پل اس کے اندر بھی۔۔

تو اور کیا کروں میں۔۔ !!مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں کیوں ہوں یہاں۔۔اور کب تک رہنا پڑے گا مجھے یہاں۔۔احد نے چڑ کر کہا۔۔

کچھ دن اور۔۔ !!پھر سب ختم۔۔اب تم نے میری بات غور سے سننی ہے۔۔ہم بابا کا کیس ری اوپن کر وائیں گے جس میں دو باتیں پروف کروانا سب سے بڑا کام ہے ہمارا۔۔۔ایک یہ کہ ہمارے بابا غدار نا تھے دوسرا یہ کہ ہمارے گھر میں آگ لگنا کوئی حادثہ نہیں تھا بلکہ پلین کے تحت ہوا ہے ہمارے بابا کا قتل ہوا ان پر گولیاں چلائی گئیں اور یہ بات ڈاکٹرز نے ہم سے چھپائی کیس تو ان پر بھی بنتا ہے۔۔اور پھر ہم قانونی طور پر اپنا بزنس واپس لیں گے اوکے نا۔۔زاویار اسکی بات کا جواب دے کر سنجیدگی سے اسے اپنی بات سمجھانے لگا۔۔احد بھی اب سنجیدہ تھا۔۔

اوکے میں کل ہی وکیل سے بات کرتا ہوں۔۔ !!احد نے جواب دیا۔۔

تو نے کیا سوچا پھر۔۔ !!کیا ردا کو طلاق۔۔۔احد نے زاویار کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔۔

پتا نہیں۔۔ !!میں کیا کروں گا۔۔کچھ سمجھ نہیں آرہی۔میں نا تو اسے قبول کر سکتا ہوں اور نا ہی۔۔

زاویار احد کو دیکھ کر رکا تھا۔۔

اور نا ہی اسے چھوڑ سکتا ہوں۔۔ !!طلاق کا عمل ناپسندیدہ عمل ہے اللہ کی نظر میں۔۔وہ لڑکی جیسی بھی ہے بدلحاظ۔۔بدتمیز۔۔سر پھری۔۔انا پرست۔۔مگر اس کا کردار مضبوط ہے۔۔اس لڑکی نے میری خاطر خود کو بدل دیا۔۔میرے گھر میں میرے بے رخے رویے پر بھی چپ رہی۔۔ کبھی کسی بات پر شکوہ نہیں کیا اور تو اور اس نے نیکی کا راستہ چنا۔۔احد وہ ویسی بلکل نہیں رہی جیسی پہلے دن مجھے ملی۔۔

زاویار نے ایک گہرا سانس لے کر اپنے اندر موجود سوچوں سے احد کو آگاہ کیا احد ہی تھا وہ واحد انسان جس سے زاویار بلا جھجھک ہر بات کرتا تھا اور جو زاویار کو سمجھتا بھی تھا۔۔

تو لے آنا واپس۔۔ !!شاہانہ ماما بھی یہی چاہتی ہیں۔۔احد نے اس کی بات سن کر دل ہی دل میں شکر کا کلمہ پڑھا تھا اور پھر اپنی خوشی کو چھپاتے اس نے زاویار کو مشورانہ انداز میں جواب دیا۔۔

کیسے لے آؤں واپس۔۔ !!وہ چاہے جتنی بھی اچھی بن جائے۔۔میرے ساتھ کی گئی غلطی کو میں معاف کر سکتا ہوں مگر اپنے خاندان کے قاتل کی بیٹی کو اپنے گھر میں کیسے بسالوں۔۔۔کیسے حور کو

دھوکا دے دوں جس سے میں یہ دعوے کرتا تھا کہ اسکی جگہ کوئی نہیں لے سکتا مجھ پر صرف اسی کا حق ہو گا میری محبتوں میری چاہتوں کی صرف اور صرف وہی مستحق ہو گی۔۔اگر رداواپس آگئی تو۔۔

تو کیازاویار۔۔ !!زاویار کے بات ادھوری چھوڑنے پر احد نے سوال کیا۔۔

کچھ نہیں مجھے اب جانا ہو گا امی اور حرا گھر میں اکیلی ہیں۔۔ !!زاویار نظریں چراتا ہوا بول کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔

بتاتو سہی تو کیا ہو گا اگر وہ واپس آگئی۔۔۔احد نے اس کے راستے میں رکاوٹ بنتے اپنا سوال دہرایا۔۔

بولا تو ہے کچھ نہیں۔۔ !!اب جان چھوڑ میری۔۔زاویار نے اسے آگے سے ہٹاتے کہا۔۔

کیا محبّت ہو جائے گی یا ہو گئی ہے جسے تو قبول کرنے سے ڈر رہا ہے۔۔احد کی بات پر زاویار کے قدم تھمے تھے۔۔اس نے پلٹ کر احد کو دیکھا تھا۔۔

ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔ !!کیونکہ وہ حور نہیں ہے جو میرے دل میں اتنی آسانی سے اپنی جگہ بنا کر مجھے چھوڑ کر جا چکی ہے۔۔وہ ردا ہے جو میری بیوی تو بن گئی مگر میرے دل میں اس کے لیے کبھی کوئی

جزبات احساس جنم نہیں لے گا۔۔نا میں ایسا ہونے دوں گا۔۔۔زاویار سپاٹ لہجے میں کہتا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔

محبّت تو ہے تبھی تو بے چینی بھی ہے۔۔تو مانے یا نا مانے میں تجھے احساس دلوا کر رہوں گا۔۔۔احد پر امید لہجے میں بولا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

تم یہاں کیوں آئے ہو۔۔ !!تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے کمرے میں بغیر اجازت قدم رکھنے کی۔۔ ردا اپنے کپڑے پریس کر رہی تھی کہ واسم بنا دستک دیے اس کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

ہمت کی تو تم بات نا ہی کرو تو بہتر ہے اگر میں نے اپنی ہمت دکھائی تو تم سب کچھ کھو بیٹھو گی اپنی عزت سمیت۔۔پر میں یہاں صرف تمہاری خیریت معلوم کرنے آیا ہوں اس کے علاوہ میرا اس وقت کچھ کرنے کا ارادہ نہیں۔۔واسم ڈھٹائی سے بولتا کمرے میں رکھے سنگل صوفے پر جا بیٹھا۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔ !!ردا نے غصے سے پوچھا۔۔

اتنا غصہ کیوں ہو رہی ہو ڈارلنگ۔۔ !!تمہارا بچپن کا دوست ہوں یار اور منگیتر بھی تھا اگر تمہیں یاد ہے تو۔۔کوئی آوارہ انسان تو نہیں۔۔اور ایسی حالت میں غصہ کرنا تمہارے لیے ٹھیک نہیں۔۔واسم اس کے سراپے پر نظریں گھاڑے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔۔

بکواس بند کرو تم اپنی۔۔ !!!کوئی دوست نہیں ہو تم میرے۔۔صرف مجبوری تھی میری تم لوگو کو اس گھر میں برداشت کرنا۔۔منگیتر تھے لیکن اب میں زاویار کی بیوی ہوں آئی سمجھ تمہیں میری بات ۔۔اب نکلو میرے روم سے۔۔ردا نفرت اور غصے سے بولی۔۔

بیوی ہاہاہا۔۔ !!!نائس جوک ویری فنی۔۔۔ !!!اگر تم اسکی بیوی ہو تو کہاں ہے وہ پچھلے چار ماہ سے تم یہاں پڑی ہو اور اس نے ایک بار بھی خبر نالی تمہاری ایسے ہوتے ہیں شوہر۔۔مجھے تو لگتا ہے یہ بچے والا بھی جھوٹ بولا ہے تم نے۔۔ تبھی تو زاویار نے بھی تمہیں گھر سے نکال دیا۔۔اگر اس کا بچہ ہوتا تو تمہیں یوں بے آسرا کیوں چھوڑتا وہ پتا نہیں کس کا ناجائز

چٹاخ۔۔ !!اپنی بکواس بند کرو تم۔۔۔میرے بچے کے بارے میں ایک لفظ بھی اور کہا نا تو میرا وہ روپ دیکھو گے تم جو آج تک کسی نے نہیں دیکھا۔۔اور میں تمہیں جواب دہ نہیں ہوں۔۔دفع ہو جاؤ یہاں

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

سے۔۔ردا کے زناٹے دار تھپڑ سے اس کے گال پر انگلیوں کے نشان چھپ گئے۔۔ردا غصے سے سرخ آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔۔

تم نے بہت غلط کیا ردا مجھ پر ہاتھ اٹھا کر اب جو ہو گا اس کے انجام کی ذمدار تم خود ہو گی۔۔تم نے واسم کا سہی روپ آج تک دیکھا ہی نہیں۔۔اب دکھانا ہی پڑے گا۔۔واسم اپنے گال پر ہاتھ رکھ کر اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے بولا۔۔

ردا کو کمزور سمجھنے کی غلطی کبھی مت کرنا۔۔۔ !!میں اپنی طرف غلط ارادے سے اٹھنے والے ہاتھ کو کاٹنا بہت اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔جو کرنا ہے کر لو۔۔کیوں کہ ڈرتی تو میں کسی کے باپ سے بھی نہیں ۔۔خود کو محفوظ رکھنا اور جواب دینا میں جانتی ہوں۔۔ردا بغیر ڈرے لہجے میں چٹانوں سی سختی لیے بولی ۔۔واسم اثبات میں سر ہلاتا غصے سے روم کے دروازے کو لات مارتا کمرے سے نکل گیا۔۔ردا نے اپنی آنکھیں بند کر کے خود کو کمپوز کیا۔۔

حرا۔۔۔۔ماما۔۔میرے روم کی کھڑکی میں ایک کاغذ تھا۔۔لیکن اب وہاں نہیں ہے صفائی کرتے وقت آپ نے کچرے میں تو نہیں پھینک دیا نا۔۔زاویار یونی سے جیسے ہی واپس آیا تو اسے ردا کا خط یاد آیا جسے اس نے کھڑکی میں خشک ہونے کے لیے رکھا تھا۔۔مگر اب وہ وہاں موجود نا تھا۔۔زاویار کا دل بے چین ہوا تھا۔۔جب سے ردا گئی تھی۔۔۔اپنی یادیں زاویار کے دل میں بسا گئی تھی کہیں نا کہیں زاویار کو اسکی عادت ہونے لگی تھی وہ اب بھی زمین پر بستر لگا کر سوتا تھا اور کتنے ہی گھنٹے وہ ردا کو سوچنے میں گزار دیتا تھا۔۔اب اسے اس کمرے میں اکیلے رہنے کی عادت ڈالنا مشکل ترین عمل لگ رہا تھا۔ ایک وہ کاغذ ہی تھا جس کے ذریعے وہ ردا کی خیریت جان سکتا تھا اب نا جانے کہاں جا چکا تھا وہ کاغذ۔۔ کمرے کی صفائی میں نے ہی کی تھی۔۔ !!میں نے نہیں دیکھا۔۔شاہانہ بیگم نے کچن میں روٹی بناتے ہوئے زاویار کو جواب دیا۔۔

ایسے کیسے نہیں دیکھا امی آپ نے میں نے خود کھڑکی میں رکھا تھا۔۔زاویار پریشانی سے بولا تھا۔۔ بیٹا کیا تھا اس کاغذ میں اتنا پریشان کیوں ہو گئے ہو۔۔ !!شاہانہ بیگم توے پر روٹی ڈال کر کچن سے باہر آئیں حرا جو پودوں کو پانی دے رہی تھی وہ بھی اب اسی کی طرف متوجہ تھی۔۔۔

بہت خاص تھا امی وہ کاغذ کا ٹکڑا۔۔زاویار آفسردگی سے کہتا اپنے روم میں جانے ہی لگا تھا جب دروازہ بجا ۔۔۔زاویار مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔۔

اسلام و علیکم جی۔۔ !!زاویار نے ایک نوجوان لڑکے کو دروازے پر دیکھ کر سلام کرنے کے بعد سوالیہ نظروں سے دیکھتے پوچھا۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ !!کیا آپ زاویار حیدر ہیں۔۔اس لڑکے نے پوچھا۔

جی میں ہی ہوں زاویار۔۔ !!زاویار نے اس لڑکے کو اجنبی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

یہ آپ کے لیے۔۔۔ !!!وہ لڑکا زاویار کی طرف ایک لفافہ بڑھا کر وہاں سے جا چکا تھا۔۔زاویار کو پوچھنے کا بھی موقع نہیں ملا تھا کہ یہ کس نے بھیجا ہے۔۔زاویار نے جیسے ہی وہ لفافہ کھولا جیسے جیسے وہ اس میں موجود پیپرز کو پڑھ رہا تھا زاویار کی آنکھوں میں سرخ دوڑے پھیل گئے تھے چہرے پر حد درجہ سرد تاثرات نمایاں ہوئے تھے۔۔

کیا ہے اس میں زاویار۔۔ !!!!شاہانہ بیگم نے اسے وہیں دروازے کے پاس کھڑا دیکھ کر فکر مندی سے پوچھا۔۔

آپکی بہو کا فیصلہ۔۔۔۔ !!!زاویار نے وہ پیپرز زور سے اپنی مٹھی میں بھینچ کر غصہ ضبط کرتے جواب دیا ۔۔اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

ردار دار داتم کبھی بھی میری امیدوں پر پورا نہیں اتری۔۔ کبھی نہیں۔۔اپنی مرضی سے نکاح کیا اور اب اپنی ہی مرضی سے خلاء کے پیپرز بھیج دیے۔۔تم سچ میں خود غرض لڑکی ہو کسی کا کوئی احساس نہیں تمہیں کسی کے جذبات احساس کے ساتھ کھیلنا آسان ہے تمھارے لیے۔۔کیا سوچا تم نے کہ سب تمہاری مرضی سے ہو گا کبھی نہیں۔۔۔میری مرضی کے بغیر میری زندگی میں آئی ہو لیکن اب میری مرضی کے بغیر جانا ناممکن ہے تمہارے لیے۔۔تم میرا صبر آزما رہی ہو۔۔جس دن میری برداشت جواب دے گئی اس دن تمہارے لیے بہت مشکل پیدا ہو گی۔۔زاویار نے غصے سے اپنی کان پٹیاں مسلتے ہوئے کہا۔۔۔وہ اب اس کے خط کو بھول کر ان پیپرز میں الجھ گیا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤

واسم پیپرز بھجوا دیے ہیں میں نے۔۔۔ !!!لیکن اس بات کا کیسے یقین ہے تمہیں زاویار اسکو طلاق دے دے گا۔۔ نسیم نے الجھن بھرے لہجے میں پوچھا۔۔

یقین اس لیے ہے کہ ایک تو پیپرز پر ردا کے نقلی سائن اور دوسرا زاویار کا ردا سے بے خبر رہنا۔۔اگر اسے ردا سے رشتہ نبھانا ہو تا کم از کم ایک بار تو آتا وہ اس سے ملنے۔۔۔واسم پر سوچ انداز میں بولا۔۔

ہمم۔۔۔ !!اب آگے کیا کرنا ہے تم نے۔۔۔نسیم نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔

تھپڑ مارا ہے اس نے مجھے اب ایسا حال کروں گا میں اسکا کہ موت کی بھیک مانگے گی وہ مجھ سے ۔۔۔واسم نفرت سے کرخت لہجے میں بولا تھا۔۔۔

بس کسی طرح وہ بچہ مر جائے۔۔۔ !!نسیم نے شیطانیت سے کہا۔۔

یہ آپکا کام ہے پھوپھو اس بچے کو جلد از جلد ختم کرنا اور ردا سے یہ گھر لینا۔۔بزنس آلریڈی ہمارا ہو چکا ہے۔۔۔واسم نے نسیم سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

❤❤❤❤❤❤

کہیں کیا بات کرنی ہے جو آپ نے اتنی جلدی میں مجھے یہاں بلایا۔۔رشنا نے کیفے میں داخل ہوتے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ساتھ ہی سلام دعا کیے بغیر ہی سوال کر ڈالا۔۔

افف رشنا آپکی جلد بازی کی عادت۔۔ خیر کیسی ہیں آپ۔۔ احد نے خوش دلی سے خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ تاسف سے کہا اور پھر پوچھا۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔ !!اور میں یہاں اپنا حال احوال بتانے نہیں آئی میرے پاس فضول ٹائم نہیں بھائی آج پاکستان واپس آرہے ہیں مجھے ان کے آنے سے پہلے آفس جانا ہے۔۔ تو جلدی بات کریں جو بات کرنی ہے بغیر کسی لگی لپٹی کہ۔۔ رشنا اپنے مخصوص سنجیدہ انداز میں بولی۔۔

اوکے۔۔ !!رشنا پہلے تو آپ کا بہت شکریہ کہ آپ یہاں آئیں میرے لیے اتنی مصروفیت میں ٹائم نکالا آپ نے۔۔۔

آپ کے لیے نہیں بزنس سے ریلیٹڈ اس خبر کے لیے جو آپ نے میسج پر کہا تھا۔۔۔ رشنا نے اسکی بات درمیان میں کاٹ کر تصحیح کرنا ضروری سمجھا کیونکہ احد نے اسے یہی کہہ کر بلایا تھا کہ بزنس کے سلسلے میں ایک بہت اہم بات بتانی ہے۔۔

جی میں وہی کہہ رہا تھا۔۔ !!اصل میں رشنا میں نے جھوٹ بولا ہے بات بزنس کے سلسلے میں نہیں بلکے میں اپنے حوالے سے آپ سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔احد نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر کہا جو یک دم سرد ہوئے تھے۔۔

آپ کو شرم نہیں آئی مجھ سے جھوٹ بولتے ہوئے۔۔ !!!میں کوئی آپ کی معشوقہ نہیں ہوں جسے آپ کسی بھی وقت کہیں بھی بلا سکتے ہیں یا اپنے حوالے سے کوئی بات کر سکتے ہیں۔۔ آئندہ میرے ساتھ ایسا کوئی جھوٹ بولنے کی کوشش بھی مت کرنا نفرت ہے مجھے جھوٹ سے اور جھوٹ بولنے والوں سے۔۔رشنا غصے سے بولتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔احد نے اس کی کلائی اپنی گرفت میں لے کر اسکے قدم آگے بڑھنے سے روک دیے تھے وہ غصے سے جیسے ہی پیچھے مڑی احد نے جلدی سے اس کی کلائی چھوڑ دی تھی۔۔

میں آپکو اپنی معشوقہ نہیں بلکے عزت و احترام سے اپنی بیوی بنانا چاہتا ہوں رشنا۔۔۔میں آپکو اپنی زندگی بنانا چاہتا ہوں اپنی ساری زندگی آپ کے ساتھ گزارنے کا خواہشمند ہوں۔۔کیا آپ مجھ سے ش

۔۔۔

چٹاخ۔۔ !!تم جیسے لڑکوں کا یہی کام ہے لڑکیوں کو بے وقوف بنانا پیار محبّت کے جال میں پھنسانا اور پھر شادی کے وقت بڑی آسانی سے کسی اور کا ہاتھ تھام لینا۔۔شرم نہیں آئی تمہیں مجھ سے یہ بات کرتے ہوئے میری ہی غلطی تھی جو تم سے مسکرا کر بات کر لی بنا تمہارے گھٹیا ارادوں کو جانے تمہارے ساتھ مل کر کام کرتی رہی لیکن اب نہیں آئندہ مجھے اپنی شکل مت دکھانا ورنہ آج تو صرف تھپڑ مارا ہے دوبارہ وہ حال کروں گی یاد رکھو گے۔۔رشنا کے ہاتھ سے پڑھنے والے تھپڑ کی وجہ سے احد کی باقی کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی۔۔رشنا آس پاس لوگو کی پرواہ کیے بغیر غصے سے اسے باتیں سناتی اور انگلی اٹھا کر وارن کرتی وہاں سے جا چکی تھی۔۔دور کھڑے عالیان نے بھی یہ منظر دیکھا تھا۔۔اپنی آپی کو اس حد تک غصے میں دیکھ کر اسے حیرت ہوئی تھی اور احد کے لیے برا بھی لگا تھا کیونکہ اسے احد پہلے ہی نظر میں اپنی آپی کے لیے پسند آیا تھا۔۔اور وہ سمجھتا تھا وہی اس کا شوہر ہے۔۔احد آنکھیں بند کر کے خود کو کمپوز کرتا نم آنکھیں لیے وہاں سے چلا گیا۔۔زندگی نے ان دونوں کو ہی پھر سے ایک ساتھ ایسا دکھ دیا تھا جو ان کی روح تک کو زخمی کر چکا تھا۔۔

رشنا گھر آنے تک خود کو نارمل کر چکی تھی اسے خود پر سب سے زیادہ غصہ تھا وہ گئی کیوں تھی احد سے ملنے۔۔ آج 7 ماہ بعد عامر واپس آیا تھا وہ پریشان ہو کر اپنے بھائی اور ماں کو بھی پریشان نہیں کر سکتی تھی۔۔

اسلام و علیکم بھائی آپ کب واپس آئے۔۔ !!کیسے ہیں آپ۔۔رشنا آفس میں داخل ہوئی تو سامنے ہی عامر صوفے پر بیٹھا نظر آیا اس نے مسکرا کر عامر کو سلام کیا۔۔

و علیکم اسلام میں بلکل ٹھیک الحمد اللہ۔۔ !!اور بس ابھی ہی آیا تم کیسی ہو کہاں گئی تھی تم۔۔۔۔۔۔

عامر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے جواب دینے کے بعد اس کی خیریت پوچھی۔۔

میں بھی ٹھیک۔۔ !!آپ کا کام مکمل ہوا بہت وقت لگا دیا اس بار آپ نے۔۔رشنا نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دینے کے بعد اس سے پوچھا۔۔کہاں گئی تھی یہ سوال اس نے ٹال دیا۔۔

جی الحمد اللہ سب اچھے سے ہو گیا۔۔۔شروع میں کچھ مسئلہ ہو گیا تھا مگر پھر سوٹ آؤٹ ہو گیا جو بھی مسئلہ تھا۔۔اس لیے اتنا وقت لگ گیا

مگر مجھے خوشی ہوئی تم نے جیسے سب سنبھالا یہاں۔ !!احد بھی تھا اس لیے مجھے یہاں کی فکر نہیں تھی کیونکہ احد پر مجھے بھروسہ ہے اس کے ساتھ کام کرتے وقت مجھے کبھی کوئی مشکل پیش نا آئی۔۔اور تم نے بھی بہت اچھے سے سب ہینڈل کیا آئی ایم پراؤڈ آف یو۔۔عامر نے مسکرا کر کہا۔۔احد کے ذکر پر رشنا کے منہ میں جیسے کڑواہٹ گھلی تھی۔۔وہ بامشکل مسکرائی

تھینکس بھائی۔۔ !!مجھے بھی آپ کی مدد کر کے اچھا لگا۔۔رشنا نے کہا

رشنار دا سے ملی تم۔۔۔ !!بہت دکھی ہو گی وہ تو۔۔عامر نے یاد آتے پوچھا۔۔

میں کیوں اس سے ملوں گی بھائی۔۔!!اس لڑکی کو دکھ کا کیا پتا۔۔۔اس جیسے لوگ خود کبھی دکھی نہیں ہوتے صرف دوسروں کو دکھ دینا جانتے ہیں۔رشنا نے ردا کے نام پر غصے میں جواب دیا۔۔

ایسا نہیں کہتے رشنا۔۔ !!ردا نے جو اس وقت کیا وہ بہت غلط تھا مگر زاویار اس کی قسمت تھی تو وہ تمہارا کیسے ہو سکتا تھا۔۔غصہ تھا وقتی طور پر مجھے مگر ردا کو اب جو دکھ ملا ہے اس میں اسے تمہاری سب سے زیادہ ضرورت ہے بچے۔۔معاف کر دینے والے اللہ پاک کو بھی پسند ہیں۔۔ہم اتنے گناہ کرتے ہیں اور پھر ایک بار اللہ کے سامنے روتے ہیں تو وہ پاک ذات ہم پر رحم فرما دیتا ہے۔۔پھر ہم کیوں بے رحم

بن جائیں۔۔بات کرو اس سے اسے تسلی دو اس کا دکھ بانٹوں اس کی زندگی سے تو تم ہی واقف ہونا۔۔
عامر نے اسے پیار سے تحمل سے سمجھایا۔
جی بھائی۔۔ !!میں کوشش کروں گی سب بھول جانے کی۔۔۔۔ویسے ایسا کیا دکھ مل گیا اسے جو آپکو اتنا ترس آرہا ہے اس پر۔۔۔رشنا نے عامر کی بات پر اسے جواب دینے کے بعد طنزیہ انداز میں پوچھا
۔۔
اس کے بابا کی ڈیتھ ہو گئی اس بات کو تو سات سے آٹھ ماہ ہونے والے ہیں اور تم اتنا نہیں جانتی۔۔ !! دوست تھی وہ تمہاری۔۔۔رشنا ہم کب سے کسی کے لیے سزا تجویز کرنے لگے ہمیں تو ماما نے صبر کرنا برداشت کرنا سکھایا تھا نا۔۔پھر تم کب سے اتنی سنگدل ہو گئی۔۔عامر نے تاسف سے کہا۔۔
صبر ہی تو کیا ہوا ہے بھائی۔۔۔ !!صرف خاموش ہی ہو گئی ہوں اور کیا سزا دی ہے میں نے اسکو۔۔ لیکن مجھے سچ میں نہیں پتا تھا جاوید انکل اب اس دنیا میں نہیں رہے ردا کو میری ضرورت تھی۔۔۔مگر میں کیا کرتی بھائی مجھے بھی دکھ دیا تھا اس نے اتنا بڑا ظرف نہیں میرے پاس کہ اسے اتنی جلدی معاف کر دیتی۔۔رشنا نے بھیگے لہجے میں کہا تو عامر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی۔۔

میں بات کروں گی ردا سے۔۔ !!رشنا نے اپنے آنسوں صاف کر کے عامر کو دیکھ کر کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

ایسا کرتے ہیں ردا کے گھر چلتے ہیں مل بھی لینا اور شکوے گلے بھی دور کر دینا۔۔ عامر نے مشورہ دیا۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔ رشنا نے اپنے دل کو پر سکون محسوس کیا تھا اتنے وقت بعد۔۔ عامر کو احد پہلے ہی بتا چکا تھا کہ ردا کو زاویار نے اس کے باپ کے گھر بھیج دیا ہے اور احد ہی چاہتا تھا رشنا ردا سے بات کرے اسے معاف کر دے۔۔ یہ بات وہ خود اگر رشنا سے کرتا تو رشنا اس کا حلیہ بگاڑ چکی ہوتی۔۔ رشنا کو تو یہ بھی نہیں پتا تھا احد اور زاویار بھائی ہیں۔۔ سر نیم الگ الگ ہونے کی وجہ سے اسے پتا لگنا بھی نہیں تھا یہ بات صرف عامر ہی جانتا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

میرا دل نا جانے کیوں گھبرا رہا ہے۔۔ !!مجھے زاویار سے بات کرنی ہے۔۔۔ لیکن پتا نہیں وہ مجھ سے بات کریں گے بھی یا نہیں۔۔ ردا اپنے کمرے میں ٹہلتے ہوئے پریشانی سے سوچ رہی تھی۔۔ وہ کبھی بیٹھتی تو کبھی کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہلنے لگتی مگر اسی کسی طور سکون نہیں آرہا بلکے وقت کے ساتھ

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

ساتھ گھبراہٹ بڑھ ہی رہی تھی۔۔۔اتنے ماہ اس نے بامشکل زاویار کے بغیر وقت گزارہ تھا ہر روز اس کی یاد ردا کو تڑپا جاتی تھی اپنے خط کا جواب ناپا کر جو اس میں زاویار سے بات کرنے کی ہمت آئی تھی وہ بھی ٹوٹ چکی تھی۔۔۔۔اپنی میڈیسنز لے کر وہ کمرے سے باہر نکل گئی تا کہ لان میں تازی ہوا کی وجہ سے اس کی گھبراہٹ دور ہو جائے۔۔۔۔جیسے ہی وہ سیڑھیوں کے پاس پہنچی اس کا موبائل رنگ ہونے لگا تھا۔۔اور اسے یقین کرنا مشکل لگ رہا تھا کہ اسکرین پر جھگمگاتا نمبر سچ میں زاویار کا ہے یا یہ بھی صرف اس کا وہم ہے اکثر وہ خوابوں خیالوں میں اسے اپنے پاس پاتی تھی کال ایک بار کٹ چکی تھی کچھ دیر بعد موبائل پھر سے بجنے لگا تھا اس بار کال آٹینڈ کر چکی تھی۔۔

کال اٹینڈ کرنے کے بعد وہ وہیں ریلنگ کے سہارے کھڑی ہو گئی اور زاویار کی آواز سننے کو بے چینی سے اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔مگر دوسری طرف بھی خاموشی ہی تھی شاید وہ بھی اس کے بولنے کے انتظار میں تھا۔۔

اس سلام و علیکم ک کیسے ہیں آپ۔۔ردا نے ہی ڈرتے ڈرتے بات کرنے میں پہل کی۔۔

وعلیکم اسلام۔۔ !! تمہیں کیا فرق پڑتا ہے میں کیسا ہوں۔۔ تمہیں تو صرف اپنی فکر ہے خود غرض ہو تم۔۔ ایک بار بھی مڑ کر نہیں آئی۔۔ مگر آؤ گی کیوں تم تو وہاں بہت خوش ہو گی نا بڑے گھر میں ۔۔۔ اس ماچس کے ڈبے جیسے گھر میں تمھارا کہاں گزارا۔۔ زاویار جب شکوہ کناہ لہجے میں بولا تو بولتا چلا گیا اور ردانم آنکھوں اور مسکراتے لبوں کے ساتھ اس کے شکوے دل و جان سے سن رہی تھی۔۔ فرق پڑتا ہے بہت فرق پڑتا ہے آپ کے سوا میرا ہے ہی کون۔۔۔ مڑ کر آنا چاہتی ہوں میں۔۔ مگر اب آپکو کسی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی بہت دکھ دے چکی ہوں میں آپکو۔۔ میرا گزارا وہیں پر ہے جہاں پر آپ ہیں۔۔ جہاں میرا شوہر ہے۔۔ مجھے معاف کر دیں زاویار مجھے معاف کر دیں مجھے لے ج۔۔۔ آہہہ۔۔۔ زا۔۔ ویار۔۔۔ رداروتے ہوئے زاویار سے باتوں میں اس قدر مصروف تھی کہ اسے بھنک بھی نا لگی اور نسیم نے اسے دھکا دے کر سیڑھیوں سے نیچے پھینک دیا۔۔ ردا کی بات ادھوری ہی رہ گئی موبائل ہاتھ سے چھوٹ چکا تھا ایک چیخ کے ساتھ زاویار نا نام پکارتی وہ لہولہان ہوتی ہوش و حواس قائم نا رکھ سکی۔۔ بے ہوش ہونے سے پہلے وہ اپنی طرف آتی رشنا کو دیکھ چکی تھی دل نے بے ساختہ خدا کا شکر ادا کیا تھا اور پھر وہ بے خبر ہوئی تھی ہر چیز سے۔۔

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

ردا!!!۔۔ !!ردا آنکھیں کھولو پلیز۔۔بھائی دیکھیں ناردا کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔بھائی بولے اسے آنکھیں کھولے۔۔۔رشنا نے ردا کو گرتے ہوئے دیکھا تو بھاگ کر اس کے پاس آئی مگر ردا تب تک بے ہوش ہو چکی تھی۔۔رشنا اسکا گال تھپتھپاتی اسے اٹھانے کی کوشش کرنے کے ساتھ عامر سے کہہ رہی تھی عامر ایک قہر آلود نظر نسیم پر ڈالتا ردا کو اٹھا کر باہر کی جانب بھاگا تھا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ردا!!!۔۔ !!!کیا ہوا تمہیں تم سن رہی ہو میری بات۔۔ردا جواب دو یار۔۔زاویار نے ردا کی چیخ تو سنی تھی مگر اس کے بعد کچھ نا سن پایا تھا۔۔۔پریشانی سے ردا کو پکارتا وہ اپنی بائیک تک آیا تھا۔۔۔ردا کا جواب نا پا کر وہ موبائل جیب میں رکھتا بائیک زن سے بھگا لے گیا تھا۔۔۔وہ اس وقت یونی میں تھا فری تھا تو ایک خیال کے تحت اس نے ردا سے خلاء کے پیپرز کے بارے میں بات کرنے کا سوچا۔۔ایک بار کال پک نا ہونے پر اسے پریشانی ہوئی تھی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے پھر سے کال کی تھی۔۔ واسم کام ہو گیا۔۔مگر ایک مسئلہ ہو گیا ہے۔۔نسیم نے واسم کو کال کر کے بتایا۔۔

اب کیا مسئلہ ہو گیا پھوپھو۔۔ !! کبھی تو بنا مسئلے کے کوئی کام پورا کیا کریں۔۔ واسم نے بے زاریت سے کہا۔۔

واسم عامر اور رشنا پتا نہیں کہاں سے آ گئے اچانک۔۔۔ !!انہوں نے مجھے ردا کو دھکا دیتے دیکھ لیا ہے شاید۔۔ مجھے بہت ڈر۔۔۔

تم یہاں۔۔۔ !! نسیم کے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب اسکی نظر قہر برساتی نظروں سے خود کے دیکھتے زاویار پر پڑی موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹا تھا۔

کیا کیا ہے تم نے ردا کے ساتھ۔۔ بتاؤ مجھے۔۔ کہاں ہے ردا۔۔ زاویار بولا نہیں بلکے دھاڑا تھا۔۔ اس کے تاثرات دیکھ کر خوف سے نسیم کے ہاتھ پیر کانپے تھے۔۔

ووہ۔۔ !!زاویار کا غصہ دیکھ نسیم کو خوف محسوس ہوا تھا سہی معنوں میں اس کے اوسان خطا ہوئے ماتھے پر پسینہ چمکنے لگا تھا۔۔ وہ اٹک اٹک کر بول ہی رہی تھی جب زاویار کی کال آئی۔۔ احد کا نمبر دیکھ اس نے کال پک کی اور احد کی بات سن کر زاویار نے سرخ آنکھوں سے نسیم کو دیکھا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

اگر میری بیوی کو کچھ بھی ہوا نا تو وہ حال کروں گا میں تمہارا کہ دنیا دیکھے گی۔۔زاویار اسے وارن کرتا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا تھا۔۔۔عامر نے احد کو کال کی تھی جس کی وجہ سے زاویار کو بھی ہاسپٹل کا پتا چلا تھا۔۔احد اپنے آپکو سنبھالتا زاویار کے لیے خود بھی گاڑی کی چابی لے کر گھر سے نکلا تھا اس کے بھائی کو اسکی ضرورت تھی تو وہ خود غرض کیسے بن جاتا۔۔ورنہ رشنا نے بھی اسے کم تکلیف نا دی تھی

۔۔

ڈاکٹرز کچھ بتا کیوں نہیں رہے بھائی۔۔ !!ردا ٹھیک تو ہو جائے گی نا۔۔۔رشنا نے روتے ہوئے عامر سے پوچھا۔۔

انشاءاللہ رشنا وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔تم بس دعا کرو۔۔ !!عامر خود بھی پریشان لگ رہا تھا۔۔رشنا کو با مشکل تسلی دے رہا تھا۔۔

میں نے بہت دیر کر دی بھائی۔۔ !!بہت دیر۔۔اگر ردا کو کچھ ہو گیا تو میں خود کو معاف نہیں کروں گی ۔۔میں اچھی دوست نہیں ہوں۔۔۔بلکل بھی اچھی نہیں ہوں میں۔۔۔رشنا پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔

رشنا سنبھالو خود کو۔۔ !!دعا کرو اللہ اسے زندگی دے۔۔ایسے رو مت ورنہ خود کی طبیعت خراب ہو جائے گی تو اسکو کیسے سہارا دو گی۔۔عامر نے اس کے آنسوں صاف کر کے کہا۔۔۔ تبھی اسے وہاں زاویار آتا دکھائی دیا۔۔

کیسی ہے ردا کیا کہا ڈاکٹر نے۔۔۔ !!زاویار نے فکر مندی اور پریشانی سے پوچھا۔۔رشنا نے ایک نظر زاویار کو دیکھ کر اپنی نظریں جھکا لیں تھی۔۔

ابھی کچھ نہیں بتایا ڈاکٹرز نے۔۔۔ !!عامر نے کہا تبھی ڈاکٹر وہاں آئی تھی۔۔

ڈاکٹر میری وائف کیسی ہے۔۔؟؟زاویار نے جلدی سے فکر مندی سے پوچھا۔۔

آپکی وائف کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ !!ایک تو وہ پہلے سے ہی بہت ویک تھیں اور اب بھی انکا بہت خون بہہ چکا ہے ہمیں جلد از جلد انکا آپریشن کرنا ہو گا۔۔۔لیکن آپریشن میں خطرہ ہے ہم ماں اور بچے میں سے کسی ایک کو ہی بچا پائیں گے۔۔آئیں میرے ساتھ آپ کو کچھ پیپرز پر سائن کرنا ہو گا ۔۔ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز میں بول کر آگے بڑھ گئی جب کہ بچے والی بات پر زاویار ساکت ہوا تھا۔۔۔وہ

باپ بننے والا تھا اور وہ اسی بات سے بے خبر تھا اتنا غافل تھا اور آج جب اسکو پتا بھی چلا تھا تو اس کا بچہ اس حال تک پہنچ چکا تھا صرف اسکی لاپرواہی کی وجہ سے۔۔

زاویار۔۔۔ !!عامر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے ہوش دلایا تھا زاویار اپنے آنسوں ضبط کرتا ڈاکٹر کے کیبن کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

زاویار حوصلہ رکھ یار انشاءاللہ کچھ نہیں ہو گا ردا اور بچے کو۔۔۔ اللہ پر بھروسہ رکھ۔ احد نے زاویار کو خاموشی سے آنسوں بہاتا دیکھ تسلی آمیز لہجے میں کہا تھا۔۔۔

میں نے اسے اپنے ہاتھوں سے اس جہنم میں ڈال دیا۔۔ !!میں نے کبھی اس کے ساتھ اچھا رویہ نہیں رکھا میں نے خود اپنے بچے کو موت کے منہ میں بھیج دیا۔۔۔ میں نا اچھا بیٹا بن پایا نا اچھا بھائی نا اچھا شوہر اور نا اب اچھا باپ۔۔ احد ردا کو یا میرے بچے کو کچھ ہو گیا تو میں جی نہیں پاؤں گا یار۔۔ زاویار احد کے گلے لگ کر اپنا ضبط کھو بیٹھا تھا۔۔۔ پچھلے تین گھنٹے سے ردا کا آپریشن جاری تھا مگر ڈاکٹرز نے ابھی تک کوئی تسلی بخش جواب نا دیا تھا۔۔۔ رشنا اور عامر بھی وہیں موجود تھے۔۔۔ احد نے شاہانہ بیگم۔ کو بھی بتایا وہ بھی حرا کے ساتھ ہاسپٹل کے لیے گھر سے نکل آئیں تھیں۔۔

بس کر زاویار۔۔ !! تجھ سے اچھا انسان کوئی نہیں ہے تو کیوں خود کو قصوروار ٹھہرا رہا ہے یہ صرف اللہ کی طرف سے آزمائش ہے۔۔۔ جسے ہم نے صبر کر کے پاس کرنا ہے۔۔ احد کی خود کی آنکھیں نم تھیں اس کا بھائی جو اس قدر تکلیف میں تھا۔۔ احد نے ایک بار بھی رشنا کو نا دیکھا تھا مکمل۔ نظر انداز کر رہا تھا ۔۔ جب کہ رشنا احد کو زاویار کے ساتھ دیکھ کر حیران تھی۔ اور اب اسے افسوس بھی ہو رہا تھا اسے احد پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔۔

زاویار احد ٹھیک کہہ رہا ہے ہمت کرو۔۔ !! یوں مایوسی والی باتیں نا کرو اللہ پاک خیر کریں گے انشاء اللہ ۔۔ عامر نے زاویار کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

رشنا آپریشن تھیٹر کے باہر کھڑی ردا کو دیکھ رہی تھی اس کی دوست بلکل بدل گئی تھی۔۔ چہرہ زرد مائل ہوا تھا۔۔ تکلیف کے آثار اس کے چہرے پر نمایاں ہو رہے تھے۔۔ ایسا لگتا تھا دکھوں نے اس لڑکی کو روح تک زخمی کر دیا تھا۔۔

ایسی تو نہیں تھی تم۔۔ کیا حال بنا لیا تم نے اپنا ردا۔۔۔ ہر وقت خود کو پرفیکٹ رکھنے والی لڑکی ہو کر ایسے ٹوٹی بکھری حالت میں کیوں ہو تم۔۔ میں نے کبھی نہیں چاہا کہ تمہارے ساتھ برا ہو۔۔ بس تم سے

ناراض تھی ایک بار تو منانے کی کوشش کرتی۔۔ایک بار تو پکارتی یار۔۔اتنا پرایا کیوں کر دیا تم نے مجھے ۔۔اتنا دکھ کیوں اکیلے سہتی رہی۔۔رشنا بھیگے لہجے میں سوچ ہی سکی تھی تبھی ڈاکٹرز باہر کی طرف آئے تھے رشنا جلدی سے پیچھے ہوئی۔۔

زاویار اور احد لوگ بھی جلدی سے ڈاکٹر کے پاس آئے۔۔ !!

کیسی ہے میری بیوی۔۔ !!زاویار نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔۔

الحمد اللہ آپریشن کامیاب ہو گیا آپ کی وائف اب خطرے سے باہر ہیں۔۔۔ !!ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا۔۔

اور بچہ۔۔ !!اب کی بار رشنا نے سوال کیا تھا۔۔

آپ سب کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ پاک کا کرم ہوا ہے۔۔مسٹر زاویار حیدر مبارک ہو آپکو۔۔بیٹی ہوئی ہے۔۔۔لیکن فلحال وہ انڈر آبزرویشن رکھی ہے۔۔انشاءاللہ جلدی آپ اس سے ملیں گے۔۔

ڈاکٹر کے مسکرا کر کہنے پر زاویار کی آنکھوں سے آنسوں بہہ نکلے تھے بے ساختہ اس نے شکر کا کلمہ ادا

کیا تھا۔۔جب کہ احد اس کے گلے لگا تھا اور عامر بھی۔۔شاہانہ بیگم بھی آچکیں تھیں رشنا انکی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

تھینک یو ڈاکٹر۔ !!زاویار نے بھیگے لہجے میں ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا۔۔

یہ تو میرا فرض تھا۔۔ !!تھوڑی دیر بعد آپکی وائف کو روم میں شفٹ کر دیا جائے گا آپ لوگ مل لیجئے گا ان سے۔۔ڈاکٹر کہہ کر چلی گئی۔۔۔

آنٹی مبارک ہو آپ دادی بن گئی ہیں۔۔ !!بے بی گرل پیدا ہوئی ہے۔۔رشنا شاہانہ بیگم کو مبارک دے کر ان کے گلے لگی۔۔

خیر مبارک بیٹا۔۔ !!شکر ہے خدا کا۔۔ تمہیں بھی مبارک ہو بیٹا آخر کو تم بھی خالہ بن گئی ہو۔۔شاہانہ بیگم نے مسکرا کر نم لہجے میں کہا۔۔

خیر مبارک۔۔ !!رشنا نے مسکرا کر کہا۔۔

بھائی کیا سچ میں۔۔ !!میں پھوپھو بن گئی۔۔ہمارے گھر بے بی آگئی۔۔ حرا نے زاویار سے بے یقینی سے پوچھا اسے ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا۔۔

ہاں ناپاگل۔۔ !!ہمارابھائی پاپابن گیاتم پھوپھواور میں چاچوبن گیاہوں۔۔۔احدنے خوشی سے چور لہجے میں کہا۔۔۔

بہت مبارک ہو بھائی بہت مبارک۔۔ !!حرانے زاویار کے گلے لگ کر کہا۔۔۔زاویار کی آنکھیں بار بار نم ہورہی تھیں جنھیں وہ صاف کررہاتھا۔۔۔

خیر مبارک گڑیا۔۔ !!مجھے تویقین ہی نہیں آرہااللہ پاک نے میرے گھر رحمت بھیجی۔۔۔میں کیسے کروں شکر ادا سمجھ نہیں آرہا۔۔زاویار بھیگے لہجے میں بولا۔۔

عامر سب سے زیادہ شکریہ تو تمہارابنتاہے تم وقت پر ردا کوہاسپٹل لے آئے۔۔اگر تم ناہوتے تو ناجانے میں اپناسب کچھ ایک بار پھر کھو چکاہوتا۔۔تھینک یویار۔زاویارنے مسکراتے ہوئے عامر کو دیکھ کر تشکرانہ انداز میں کہا۔

کیسی باتیں کررہے ہوزاویار۔۔۔ردامیری بھی کچھ لگتی ہے رشناہی کی طرح عزیز ہے وہ مجھے۔۔بس غصہ حاوی ہو گیاتھااس وقت مجھ پر مگر اب میں سب بھولناچاہتاہوں اور تم سے بھی اپنے اس رویے کی

معافی چاہتا ہوں یار۔۔ میں اس وقت رشنا کی محبت میں نا جانے تمہیں کتنا کچھ بول گیا۔۔۔ عامر نے کہا تو زاویار نے مسکرا کر اسکو گلے لگایا۔۔

اس کی کوئی ضرورت نہیں۔۔ !!بھول جاؤ سب۔۔ یہ سب ہماری قسمت تھی۔۔۔ اور معاف کرنے والا میں کون ہوتا ہوں۔۔ مجھ سے معافی مانگ کر مجھے مزید شرمندہ مت کرو۔۔ زاویار بول کر اس سے الگ ہوا۔۔

اگر معافی تلافی ہو گئی ہو تو زاویار منہ ہی میٹھا کروادو۔۔ !!شاہانہ بیگم نے وہاں آکر مسکرا کر کہا

ارے امی کیوں نہیں۔۔ !!احد تم چلو میرے ساتھ۔۔ !!ہم ابھی آئے عامر خیال رکھنا۔۔ زاویار احد کو کہہ کر عامر سے مخاطب ہوا۔۔ مگر خیالوں میں کھوئے ہوئے احد نے اس کی بات نا سنی تھی۔

کتنی نکچڑی ہے یہ لڑکی اس کو تو ذرا فرق نہیں پڑتا۔۔ !!میرے اگنور کرنے سے بھی۔۔ خیر احد اب کنٹرول رکھ اپنی نگاہوں پر اس وقت تھپڑ مارا تھا اب آنکھیں ہی نکال دے دی۔۔ ویسے بھی ہاسپٹل میں ہی موجود ہیں۔۔۔ یہاں اسے کچھ کرنے میں مشکل بھی پیش نہیں آئے گی۔۔ کہیں کوئی قینچی

وینچی مار دی تو خوا مخواہ آنکھوں سے جائے گا۔۔ پھر تو تجھے کسی لڑکی نے منہ نہیں لگانا۔۔ احد نے حرا سے بات کرتی رشنا کو آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھتے ہوئے سوچا۔۔

اوئے کہاں گم ہے چل نا۔ !!زاویار نے اسے ٹہوکا لگایا تو احد ہوش میں آیا اور زاویار کے ساتھ چل دیا ۔۔اس کے جانے کے بعد رشنا نے نظروں سے اوجھل ہونے تک اسے دیکھا۔۔۔وہ کافی دیر سے اس کی نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی جان بوجھ نا انجان بنی رہی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

ہم کدھر جا رہے ہیں زاویار۔۔ !!احد نے زاویار کو الگ ہی راستے جاتے دیکھا تو پوچھے بنا نا رہ سکا۔۔

ہم بہت خاص کام کے لیے جا رہے ہیں۔۔ !!زاویار نے سرد مہری سے کہا۔۔اور بائیک ہمدانی ہاؤس کے باہر روکی۔۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہاں پولیس جیپ ہارن بجاتی آ کر رکی۔۔ جس میں سے انسپکٹر احمد باہر آئے۔۔

اسلام و علیکم۔۔ !!انسپکٹر نے گاڑی سے اتر کر ان دونوں کے پاس آ کر دونوں کو مشترکہ سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام۔۔ !! چلیں انسپکٹر صاحب۔۔اس سے پہلے مجرم فرار ہو جائے۔۔زاویار کے کہنے کے بعد انسپکٹر زاویار کے ہمراہ ہمدانی ہاؤس میں داخل ہوا۔۔بھاگنے کی تیاری کرتے نسیم اور واسم کا تو زاویار کے ساتھ پولیس کو دیکھ کر چہرے کا رنگ فق ہوا تھا۔۔۔وہ لوگ اس گھر سے جیولری اور پیسہ لے جانے آئے تھے اسی لیے وہ اب تک یہاں تھے۔۔اور یہی لالچ ان کی جان پر بنا گئی تھی۔۔نسیم کے ہاتھ سے بیگ چھوٹا تھا۔۔۔جب کہ واسم ارد گرد دیکھتے ہوئے بھاگنے کی کوشش میں تھا بھاگنے کے علاوہ اس کو خود کو بچانے کی کوئی راہ دکھائی نا دے رہی تھی۔۔وہ تو سمجھا تھا ردا کے مرنے پر زاویار کو ہوش تک نا ہو گا تو ان تک کیسے پہنچے گا وہ مگر اب

اتنی جلدی بھی کیا ہے واسم ارباز خان۔۔ !!ہم سے تو ملتے جاؤ۔۔اتنی دور سے آئیں ہیں ہم تم سے ملنے ۔۔انسپکٹر مسکرا کر بولتا اس کی طرف بڑھنے لگا تھا۔۔مگر اس سے پہلے واسم بھاگ کر ایک کمرے میں بند ہوا تھا انسپکٹر بھی اس کے پیچھے بھاگا تھا جب کہ نسیم کو لیڈی آفیسر ہاتھ کڑی پہنا چکی تھی۔۔

تمھارا کھیل ختم ہوا نسیم۔۔ !!تم نے جو میری بیوی اور میرے بچے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے نا۔۔اس کی سزا تمہیں ایسی دلواؤں گا کہ ساری زندگی جیل میں چکی پیستے ہوئے گزارو گی۔۔زاویار کرخت لہجے میں بولا۔۔

چھوڑو مجھے تم لوگ جانتے نہیں ہو میرے بھائی کو ایک ایک کو چن کر مارے گا جیسے تمہارے باپ کو مروایا تھا اس نے تمھارے چاچو تمہاری منگیتر اور تمہارے بھائی کو ویسے ہی وہ تمہاری ما۔۔

بکواس بند کرو تم اپنی خبر دار جو میری ماں کا نام بھی لیا تو۔۔ورنہ یہیں زمین میں گاڑھ دوں گا۔۔حیدر علی نہیں زاویار حیدر ہوں میں۔۔بھول ہے تمہاری کہ اب تمھارا آدھ مرا بھائی میرا کچھ بگاڑ پائے گا ۔۔زاویار کی دھاڑ پر نسیم سہمی تھی۔۔ تبھی گولی چلنے کی آواز آئی نسیم کی چیخ بلند ہوئی تھی اور انسپکٹر احمد وہاں حاضر ہوا تھا۔۔

کیا ہوا کہاں ہے وہ گھٹیا انسان۔۔ !!احد نے پوچھا تھا۔۔۔احمد اس کا یونی فرینڈ تھا۔۔

مر گیا کمینہ۔۔ !!اب لے جاؤ اسکو۔۔ !!احمد نے اپنی گن ہولسٹر میں رکھتے ہوئے بے زاریت سے جواب دے کر روتی ہوئی نسیم کو لے جانے کا کہا تھا۔۔ کیونکہ واسم تو اپنے انجام کو پہنچ چکا تھا بھاگنے کے چکر میں۔

❤❤❤❤❤❤❤

اب تم کدھر جا رہے ہو۔۔ !!احد اور زاویار واپس ہاسپٹل آ چکے تھے ان کو ٹھکانے لگا کر۔۔ احد کو ہاسپٹل کے باہر اتار کر زاویار نے بائیک اسٹارٹ کی تو احد نے پوچھا۔۔

مجھے اک کام ہے تم جاؤ یہ مٹھائی سب میں بانٹ دینا۔۔ !!زاویار نے احد سے کہا۔۔

لیکن کیا کام ہے تمہیں اب تو ردا کو بھی روم میں شفٹ کر دیا ہو گا اور وہ تم سے ملنا چاہے گی تم ہو کہ پتا نہیں کہاں آوارہ گردی کرنے جا رہے ہو۔ احد نے زاویار کو گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔۔

میں نے نہیں ملنا ردا سے تم اب جاؤ۔۔۔ !!زاویار کہہ کر بائیک زن سے بھگا لے گیا۔۔ جب کہ احد سوچ میں پڑ گیا اسکو پھر سے کون سا جن چپک گیا اور کہاں سے۔۔۔ ابھی تو ردا کے لیے آنسوں بہا رہا

تھااور اب ایسے سرد پن سے بول کر گیا ہے جیسے کچھ لگتی ہی نہیں وہ اس کی۔۔ تھوڑی دیر سوچ بچار کے بعد بھی جب اسے کچھ سمجھ نا آئی تو اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

تم نے مجھے معاف کر دیا نا رشنا۔۔۔ !!میں خود غرض بن گئی میں نے تمھارا دل دکھایا تمہیں اتنا دکھ دیا ایم سوری۔۔ردا نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ردا بس بھی کرو یار۔۔ !!اب پرانی باتیں بھول جاؤ۔۔جو کچھ بھی ہوا وہ ہماری قسمت میں لکھا تھا اور سچ بات ہے کون جانے قسمت کا لکھا جو پلٹتے دیر نہیں لگتی۔۔اب بھول جاؤ سب کچھ اور رونا تو بلکل بھی نہیں ورنہ تمھاری طبیعت خراب ہو گی۔۔رشنا نے اس کے آنسوں صاف کر کے کہا۔۔

ردا بچے میں بہت شرمندہ ہوں تم سے جب ضرورت تھی تمہیں میری تب میں تمہارے لیے کچھ نا کر پائی اور تمہیں اکیلا چھوڑ دیا۔۔اگر آج رشنا اور عامر وقت پر نا پہنچتے تو نا جانے کیا ہو چکا ہوتا۔۔شاہانہ بیگم نے اس کے پاس چیئر پر بیٹھ کر کہا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

مجھے آپ سے یا کسی سے کوئی شکوہ نہیں ہے۔۔۔ !!ردا ان کے پیار سے کہنے پر مسکرا کر بولیں ایک وہی تھیں جو ردا کو اتنا پیار دیتیں تھیں اپنی بیٹی کی طرح اتنی فکر کرتی تھیں ردا کو گھر کے کام بھی نہیں کرنے دیتیں کیوں کہ جانتی تھی وہ اس کے لیے آسان نہیں۔۔۔ لیکن ردا کی متلاشی نظریں ایک ہی انسان کو تلاش رہی تھیں۔۔

احد زاویار کہاں ہے اتنا وقت ہو گیا وہ کیوں نہیں آیا اب تک۔۔ شاہانہ بیگم نے ردا کی نظروں میں چھپی تلاش سمجھ کر احد سے پوچھا۔۔

بس ماما آتا ہی ہو گا۔۔۔ !!ایک ضروری کام تھا اسے۔۔ احد کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا کہے کہ زاویار کہاں گیا ہو گا۔۔ اسے خود کچھ پتا ہوتا تو بتاتا اسی لیے جھوٹ ہی بولے جا رہا تھا وہ کافی دیر سے۔۔

ماما آپ اور حرا گھر چلے جائیں میں یہاں ہوں۔۔ !!احد نے حرا کے اسکول کا سوچ کر کہا۔

تم یہاں ہو کا کیا مطلب ہوا احد کیا زاویار نہیں آئے گا۔۔ اور میں ردا کو چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہوں اسے ضرورت ہو گی یہاں میری۔۔ شاہانہ بیگم نے کہا۔۔

ماماوہ بھی آجائے گا۔۔ !!حرا نے صبح اسکول بھی جانا ہے اس کا پیپر بھی ہے اب یہ گھر اکیلی تو نہیں جا سکتی نا۔۔میں خیال رکھوں گا زاویار کے آنے تک ویسے بھی نرسس ہیں یہاں۔۔ضرورت پڑی بلا لوں گا۔۔احد نے مسئلہ بتانے کے ساتھ ردا کے لیے حل پیش کیا۔۔

جی آنٹی آپ جائیں۔۔ !!میں اب بہتر ہوں۔۔۔ردا نے حرا کے لیے کہا جب کہ رشنا احد کو گھورے جا رہی تھی جو اسے مکمل نظر انداز کیے ہوئے تھا۔۔

میں بھی ہوں یہاں۔۔ !!اور نرس کی کوئی ضرورت نہیں میں خیال رکھ لوں گی ردا کا۔۔آنٹی آپ بے فکر ہو کر جائیں۔۔رشنا نے بظاہر تو نارمل انداز میں کہا مگر احد پر اسے سخت غصہ آیا تھا۔۔شاہانہ بیگم نے حامی بھری تھی اور ردا کو پیار کر کے اپنا خیال رکھنے کا کہتی وہ حرا کے ساتھ کمرے سے نکل گئی انہیں عامر چھوڑنے جا رہا تھا کیوں کہ اسے بھی گھر جانا تھا۔۔بچی کو دیکھ کر شاہانہ بیگم عامر کے ہمراہ حرا کو لے کر چلی گئیں۔۔

کیامسئلہ ہے آپ کے ساتھ کیوں اگنور کر رہے ہیں مجھے۔۔ !!ردا تھوڑی دیر بعد ہی آرام کرنے کا کہتی آنکھیں موند گئی تھی رشنا اکیلی وہاں بیٹھی جب بور ہونے لگی تو روم سے باہر نکل آئی باہر سامنے ہی کرسی پر اسے احد بیٹھا نظر آیا۔۔اس کے پاس آکر بیٹھتی ناچاہتے ہوئے بھی اس سے شکوہ کر گئی۔۔

تو آپ کیا چاہتی ہیں ایک بار پھر سے مجھے بے عزت کرنا یا تھپڑ مارنا۔۔مسئلہ میرے ساتھ نہیں مسئلہ آپ کے ساتھ ہے۔۔بات کروں تو بھی مسئلہ ہے آپکو نا کروں تو بھی مسئلہ۔۔۔عجیب ہیں آپ بھی ۔۔احد نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔

تو سوری تو بول رہی ہوں نا۔۔ !!رشنا نے اترا کر کہا۔۔احد اسکی بات پر حیرت سے منہ کھولے اسے تکنے لگا۔۔

اور کب بول رہی تھیں سوری آپ۔۔ !!احد نے ہاتھ باندھ کر باادب طریقے سے پوچھا۔۔

اب ابھی۔۔ !!رشنا نے اٹک کر کہا تو احد بے ساختہ لب بھینچ کر اپنی ہنسی کنٹرول کر گیا۔۔

تو میں کیا سمجھو آپ کی ہاں ہے۔۔ !!احد نے مسکراہٹ چھپا کر کہا۔۔رشنا نے اسے گھور کر دیکھا۔۔

تھپڑ کھانے کے بعد بھی آپ کا عشق کا بھوت نہیں اترا۔۔رشنا نے کہا۔۔

ارے آپ کے ہاتھوں سے ایک تو کیا ہزار تھپڑ کھا کر بھی یہ ہی کہوں گا آئی لو یو رشنا۔۔احد نے دلفریبی سے کہا تو رشنا دانت پیس کر اسے دیکھتی اٹھ کر جانے لگی مگر احد نے اس کی کلائی تھام کر اسے روک دیا۔۔

رشنا پلیز۔۔ !!!مذاق نہیں کر رہا بہت چاہتا ہوں میں آپکو۔۔آپ کے بغیر کسی اور کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔کسی اور کو دیکھنا گوارہ نہیں مجھے۔۔میری زندگی میں آکر اسے اور مجھے مکمل کر دیں۔۔وعدہ نہیں لیکن ہمیشہ آپکو خوش رکھنے کی کوشش ضرور کروں گا۔۔احد نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر التجائی انداز میں ایک بار پھر رشنا سے اظہار محبت کی۔۔آس پاس لوگ حیرت سے احد کو دیکھ رہے تھے اور اس بار رشنا خاموش تھی کچھ نا بولی تھی۔۔

رشنا میری بات تو سنیں پلیز۔۔ !!احد سے ہاتھ چھڑا کر وہ ہاسپٹل سے باہر نکل آئی تھی بغیر کوئی جواب دیے۔۔پیچھے احد بچارہ ایک بار پھر دل مسوس کر کے رہ گیا۔۔

یااللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے تونے مجھ پر اپنا کرم بنائے رکھا۔۔میں تیرا گناہگار سا بندا ہوں میرے مالک میری خطاؤں کو معاف کر دے۔۔میرے بابا میرے بھائی حور اور چاچو کی روح کو سکون دینا میرے مالک انکی مغفرت فرمانا اور جن کے پیچھے کوئی دعا کرنے والا نہیں ان کے حق میں بھی میری دعا قبول فرمانا۔۔ہر بیٹی سمیت میری بیٹی کے نصیب اچھے کرنا۔۔اسے دنیا سے نہیں دین سے لگاؤ رکھنے والا بنانا۔۔اسے ویسا بنانا جیسے تجھے تیرے بندے پسند ہیں۔۔اے اللہ پاک اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے میری دعا قبول فرما آمین ثم آمین۔۔زاویار نے مسجد میں عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد دعا مانگی اور پھر سجدہ ریز ہو کر شکر ادا کرتا اٹھ کر باہر آ گیا۔۔

بھیا کچھ تو دیتے جاؤ اللہ پاک بہت دے گا آپکو۔۔ !!وہ جیسے ہی مسجد کے گیٹ سے باہر نکلا ایک بچی نے اسے دیکھ کر ہاتھ بڑھا کر کہا۔۔

جب تم اتنے یقین کے ساتھ یہ کہہ رہی ہو اللہ پاک مجھے دے گا۔۔ !!تو تم انسان کے بجائے اس ذات سے کیوں نہیں مانگتی اسی کے گھر کے باہر کھڑی ہو کر۔۔بیٹا بہتر یہی ہے آپ اللہ پاک سے مانگو اور پھر

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

دیکھو۔۔تمہارا دامن رحمتوں سے نا بھر دے تو کہنا۔۔زاویار اس بچی کے ہاتھ پر پیسے رکھتا اسے پیار سے سمجھاتا آگے بڑھ گیا اور وہ بچی سوچ میں پڑ گئی۔۔

❤❤❤❤❤

زاویار ہاسپٹل واپس آیا تو رات کے گیارہ ساڑھے گیارہ کا ٹائم تھا۔۔احد باہر ہی چیئر پر سر پیچھے کی طرف گرائے آنکھیں موند کر بیٹھا تھا۔۔۔زاویار نے ایک نظر اسے دیکھا اور بنا کوئی بات کیے وہ ردا کے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔احد اسکی آمد محسوس کر چکا تھا اسی لیے وہ ویسے ہی لاپرواہ بنا رہا رشنا اب تک واپس نہیں آئی تھی۔۔۔احد بھی اسے اس کے حال پر چھوڑ چکا تھا اس کے علاوہ وہ کر ہی کیا سکتا تھا

۔۔

جانی پہچانی خوشبو اور آہٹ محسوس کر کے ردا کا دل زور سے دھڑکا تھا وہ جو خاموشی سے اس غم میں آنسوں بہا رہی تھی کہ زاویار اس سے اتنی نفرت کرتا ہے کہ اپنی بیٹی کو بھی دیکھنے نہیں آیا۔۔اب زاویار کی آہٹ محسوس کرتے دل بے قابو ہو رہا تھا جیسے ابھی باہر آجائے گا۔۔کمرے میں اس قدر خاموشی تھی کہ زاویار ردا کی اتھل پتھل ہوتی دھڑکنیں با آسانی سن سکتا تھا۔۔ردا جو کروٹ بدل کر

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

آنکھوں پر بازو رکھے ہوئے تھی زاویار کو اس نے اپنے بیڈ پر بیٹھتے محسوس کیا تھا۔۔ ہتھیلیاں بے ساختہ نم ہوئیں آنسوؤں میں روانی آئی تھی۔۔

جانتا ہوں تم جاگ رہی ہو۔۔ !!اور یہ بھی جانتا ہوں اب تک تم نے کیا کچھ سوچ لیا ہو گا۔۔ لیکن میں تمہیں اس بارے میں کوئی وضاحت پیش نہیں کروں گا میں اب تک کہاں تھا۔۔ کیونکہ مجھے ایسا لگتا ہے نا ردا۔۔۔ کہ تمھارے لیے میں ایک کھلونا ہوں جس سے تم ٹائم پاس کرنے کے لیے کھیل سکتی ہو ۔۔۔اور جب دل بھر گیا تو چھوڑ کر جا سکتی ہوں۔۔۔اس سے زیادہ میری تمھاری نظر میں کوئی اہمیت نہیں۔۔

ایسا نہیں ہے زاویار۔۔۔ !!!زاویار سرد و سپاٹ لہجے میں بول رہا تھا جب ردا نے تڑپ کر اس کی طرف رخ کر کے بھیگے لہجے میں کہا

تو کیسا ہے ردا۔۔۔ !!ایک طرف تم مجھ سے محبّت کے دعوے کرتی ہو اور پھر مجھے تکلیف دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی۔۔ کیسی محبّت ہے تمہاری۔۔ مجھ سے اتنی بڑی بات کیا سوچ کر چھپائی تم نے کہ میں اپنی ہی اولاد کو قبول نہیں کروں گا۔۔۔ تم ایسا سوچتی ہو میرے بارے میں۔۔۔ تم تو

اول دن سے ہی ایسا سوچتی ہو۔۔۔میں نے تمہیں گھر سے نکالا غلط کیا میں نے مگر تم نے تب بھی نہیں کہا کہ تم کس حال میں ہو۔۔ایک بار تو بتاتی مجھے۔۔۔اتنا غیر ذمدار تو نہیں تھا میں۔۔زاویار نے اس کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر سخت لہجے میں کہا۔۔

میں ڈر گئی تھی زاوی۔۔ !!کیوں۔۔۔۔میں حیوان لگتا ہوں تمہیں یا جاہل جو تم ڈر گئی تھی۔۔۔

تمہارے اس ڈر کی وجہ سے اگر آج تمہیں یا ہماری بچی کو کچھ ہو جاتا تو میں کیسے جیتا سوچا ہے تم نے ۔۔۔۔لیکن تم ہمیشہ سے صرف اپنا ہی سوچتی ہو تم نے اپنی مرضی سے نکاح کیا اور اب اپنی ہی مرضی سے خلاء کے پیپرز بھیجوا دیے۔۔ردا تم نے کبھی میرا نہیں سوچا ہر بار اپنے عمل سے مجھے تکلیف دی ہر بار۔۔ایک بار تو مجھے منانے کی کوشش کرتی ایک بار۔۔لیکن تم تو آسانی سے مجھ سے میرے گھر سے جان چھڑا گئی۔کیوں کہ میرے پاس تمہاری حیثیت کے مطابق گھر نہیں تھا اس لیے یا پھر تمہارے بابا جتنا بینک بیلنس نہیں تھا۔۔۔زاویار ردا کی بات کاٹ کر چاہنے کے باوجود اپنے لہجے کی سختی نا چھپا سکا اور سخت لہجے میں بولتا ردا کو رلائے ہی جا رہا تھا۔۔زاویار چہرے کا رخ موڑ چکا تھا ردا با مشکل بازو کے

سہارے اٹھ کر بیٹھی تھی اور بنا ایک پل ضائع کیے ہوئے زاویار کے گلے لگی تھی وہ جو رخ موڑ کر بیٹھے اپنے آپ کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا ردا کے اس عمل پر ساکت رہ گیا۔

ایم سوری زاویار۔۔ !!!ایم ریلی سوری۔۔میں نے وہ سب صرف آپ کی محبّت میں کیا۔۔کیوں کہ میں نے پہلی بار کسی کے ہوتے خود کو محفوظ پایا۔۔ آپ جب اس دن مجھے بچانے آئے مجھے پہلی بار اپنا کوئی محافظ لگا تھا تو میں کیسے کھو دیتی آپ کو۔۔اس وقت مجھے جو سمجھ آیا میں نے کر دیا۔۔۔احساس ندامت مجھے ہر وقت بے چین رکھتا بہت بار کوشش کی آپ سے معافی مانگنے کی مگر ہمت نہیں تھی ڈر لگتا تھا آپ کے غصے سے۔۔ آپ کے دور ہونے سے۔۔میں تو سوچ بھی نہیں سکتی آپ سے الگ ہونے کا میں کیوں بجھواؤں گی خلاء کے پیپرز یہ سب واسم کا ہی کیا دھرا ہو گا اور میں آپ کو اپنی پریگنسی کا بھی بتانا چاہتی تھی مگر تب بھی ڈر حاوی تھا مجھ پر کہ کہیں آپ اس بچے کو اپنی غلطی قرار نا دے دیں ۔۔۔۔ردا زاویار کے گلے سے لگے روتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔

تم نے سوچ بھی کیسے لیا ردا میں جھٹلاؤ گا اپنی اولاد کو۔۔ بھلے وہ سب ہوش میں نہیں ہوا لیکن تمھیں اپنے نکاح میں پورے ہوش و حواس میں قبول کیا تھا میں نے۔۔ کہیں جگہ بہت غلط کیا میں نے تمہیں

ہرٹ کیا۔۔گھر سے نکال دیا تمھاری طرف سے لاپرواہ بن گیا بہت شرمندہ ہوں میں مگر تمہیں کبھی چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔غصے میں جو کر بیٹھا تھا پچھتا رہا تھا انتظار کرتا تھا کہ تم خود ہی رابطہ کرو گی۔۔واپس ضرور آؤ گی۔۔لیکن تم۔۔خیر۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی تمہاری محبت نے میرے دل میں تمہاری جگہ بنا ہی لی۔۔تم نے اپنے ہونے کا احساس اس قدر میرے دل میں بھر دیا کہ تمھاری غیر موجودگی بھی۔۔۔مجھے تمھاری سوچوں میں مصروف رکھتی ہے۔۔تمہارے آنے کے بعد کوئی ایک پل ایسا نہیں آیا جب میں نے تمہیں یاد نا کیا ہو اس دن تمہاری طرف سے ملنے والے لیٹر کو پڑھ کر میں نا جانے کیوں اتنا خوش ہوا تھا سکون سا ملا تھا مجھے۔۔مگر پھر وہ لیٹر۔۔۔زاویار نے ردا کو خود سے الگ کر کے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر اس کے آنسوں صاف کر کے نرم لہجے میں کہا مگر آخری بات اس نے ادھوری چھوڑ دی۔

کیا ہوا تھا اس لیٹر کو۔۔ردا جو حیرت اور انہماک سے اسے سن رہی تھی لیٹر والی بات پر جلدی سے پوچھ بیٹھی۔۔

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels

وہ بھیگ گیا تھا پانی گر گیا اس پر جس کی وجہ سے وہ سارا خراب ہو گیا تھا اور اس پر لکھا کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔زاویار نے کہا تو ردا پر سکون ہوئی وہ جیسا سمجھ رہی تھی ویسا نہیں تھا زاویار نے تو وہ لیٹر پورا پڑھا ہی نہیں تھا جو وہ سمجھ بیٹھی تھی ویسا کچھ نا تھا۔۔

اب کیا سیلاب لانا ہے محترمہ۔۔ !!اتنے آنسوں افف ردا۔۔۔دیکھو اب تو نوزی بھی بہنے لگی ہے میری ساری شرٹ خراب کر دی تم نے۔۔زاویار نے ردا کے آنسوں صاف کرتے ہوئے مزاحیہ انداز میں کہا۔۔

جی نہیں میری نوزی صاف ستھری ہے ذرا بھی نہیں بہہ رہی اور شرٹ خراب ہو گئی تو کیا ہوا اس شرٹ پر بھی اور شرٹ پہنے والے پر بھی سب سے زیادہ حق ہے میرا۔۔ردا خفگی اور استحقاق سے بولی۔۔

تبھی تو چھوڑ کر چلی گئی تھی مجھے اور پلٹ کر دیکھا بھی نہیں۔۔کوئی اتنی آسانی سے چھوڑتا ہے اپنا حق ۔۔زاویار نے شکوہ کیا۔۔

آپ کون سا مجھے لینے آ گئے تھے۔۔ !!ردا نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے دوبدو جواب دیا اس کی بات پر زاویار نے اسے گھور کر دیکھا۔۔

جب بلایا تم نے آنا تو گیانا۔۔!!زاویار نے بڑے غور سے پہلی بار حق سے اسے دیکھا۔۔ڈراک براؤن سلکی بال ڈھیلے سے جوڑے میں قید تھے جن کی کچھ آوارہ لٹیں ردا کے چہرے پر جھول رہی تھی ۔۔ مسلسل رونے کی وجہ سے آنکھیں اور ناک سرخ ہو چکے تھے۔۔گلابی لب اور گلے میں شاہ رگ کے پاس تل۔۔۔ہاسپٹل کا ڈریس پہنے وہ زاویار کو اپنے دل میں اترتی محسوس ہوئی۔۔بے ساختہ زاویار نے اپنی نظریں پھیر لیں۔۔

تمہیں اب ریسٹ کرنا چاہیے تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔۔زاویار کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔

مجھے آپ کی ضرورت ہے۔۔ !!!پلیز کہیں مت جائیں۔۔ردا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔زاویار نے تیز نظروں سے جب اسے دیکھا تو ردا نے جلدی سے ہاتھ چھوڑ دیا۔۔زاویار کو ہنسی آئی تھی اس کی حرکت پر۔اور وہ اس کے پہلو میں بیٹھ گیا تھا۔۔

نہیں جا رہا اب بتاؤ کیا کہنا ہے۔۔ !!زاویار نے دلچسپی سے اسے دیکھتے ہوئے پھر سے بیٹھ کر کہا۔۔

آپ نے ہماری بیٹی کو دیکھا ہے۔۔ !!!ردا نے اس کی نظروں سے کنفیوز ہوتے نظریں جھکا کر پوچھا۔۔

ہاں۔۔ !!بہت پیاری ہے بلکل تم جیسی۔۔ !!ردا تم نے مجھے اتنی بڑی خوشی دی ہے میں بتا نہیں سکتا ۔۔۔اس وقت جتنی خوشی میں محسوس کر رہا ہوں نا مجھے لگتا ہے کہ جیسے میری زندگی میں کبھی کوئی دکھ آیا ہی نہیں۔۔باپ بن جانے کا احساس اتنا پیارا ہے کہ دل کرتا ہے اپنی بیٹی کو اپنے سینے میں چھپالوں لیکن فلحال ایسا ممکن نہیں۔زاویار پر نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے بولا تو اس کے گال پر پڑتا ڈمپل ردا کو مسمرائز کر گیا وہ یک ٹک اسے دیکھنے لگی۔۔

کیا ہوا۔۔ !!زیادہ پیارا لگ رہا ہوں۔۔ !!زاویار نے شرارت سے پوچھا تو ردا مسکرا کر نظریں پھیر گئی ۔۔پیارا تو وہ تھا ہی لیکن آج بلیک شرٹ اور بلیو پینٹ۔۔ہلکی ہلکی بڑی شیو میں کچھ زیادہ ہی ہینڈسم لگ رہا تھا سرخ و سفید رنگت پر بلیک رنگ زیادہ جچ رہا تھا۔۔

ہنہ اتنے بھی نہیں۔۔ !!ردا نے مصنوعی نخریلے انداز میں کہا۔۔

لیکن مجھے تو لگتا ہے کہ میں اتنا پیارا ہوں کوئی بھی لڑکی مجھ سے محبّت کرنے سے خود کو روک نہیں پاتی اب یونی میں ہی دیکھ لو۔۔کل ہی ایک لڑکی نے۔۔

کیا کیا لڑکی نے۔۔۔ !!ردا زاویار کی آنکھوں میں شرارت دیکھے بغیر اس کی باتوں پر دھیان دیتی جلدی سے پوچھ بیٹھی تھی۔۔

خیر چھوڑو اب ہر بات تو نہیں بتا سکتا نا۔۔ !!زاویار کے لاپرواہی سے کہنے پر ردا نے اسے گھور کر دیکھا

۔۔۔

کیا ہو گیا۔۔ !زاویار نے مسکراہٹ دبا کر پوچھا۔۔۔

کیا کیا تھا لڑکی نے بتائیں مجھے ورنہ میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔ردا نے روہانسے ہوئے کہا۔۔

تو نا کرو۔۔ !!میں اپنی بیٹی سے باتیں کر لوں گا۔۔۔انفیکٹ میں ابھی اسی کے پاس جا رہا ہوں۔۔زاویار مزید اسے تنگ کرنے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

زاویار۔۔ !!اب کی بار ردا نے رونی صورت بنا کر اسے پکارا۔۔اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ردا کے آنسوں اس کے گال بھگونے لگے۔۔

اوئے مذاق کر رہا تھا یار۔۔ !!رو کیوں رہی ہو پاگل۔۔کوئی لڑکی نہیں تھی یار۔۔ایک ہی لڑکی ہے میری زندگی میں جس نے میرے نکاح والے دن بڑے دیدہ دلیری سے سب سے جھوٹ بول کر مجھ

سے نکاح کر لیا۔۔زاویار نے اس کے رونے کی وجہ سے پریشان ہوتے جو منہ میں آیا بول دیا۔۔ردا کے رونے میں بھی شدت آئی۔۔

کیوں رو رہی ہو یار اتنا۔۔ !!!تمہاری طبیعت بھی ٹھیک نہیں۔۔پلیز ایم سوری نا مذاق کر رہا تھا نا۔۔

زاویار بے بسی سے بولا۔۔

ردا اگر تم چپ نا ہوئی تو سچ میں چلا جاؤں گا میں یہاں سے۔۔ !!زاویار چڑ کر بولا تھا۔۔تو ردا ہچکیاں لیتی چپ ہوئی تھی۔۔

تم سچ میں کھسکی ہوئی ہو۔۔ !!اچھے سے جانتی ہو میں یونی میں کسی لڑکی کو دیکھنا پسند نہیں کرتا بات کرنا تو دور کی بات ہے۔۔اچھا چھوڑو ان باتوں کو کوئی نام سوچا تم نے پرنسس کا۔۔یا نہیں۔۔زاویار نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہنے کے ساتھ بات بدلی۔۔

نہیں۔۔ !!ردا نے یک لفظی جواب دیا۔۔

ہمم۔۔ !!میں نے اک نام سوچا ہے نا جانے تمھیں پسند آئے بھی کہ نہیں۔۔زاویار نے کہا تو ردا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

کیا۔۔ !!ردا نے پوچھا۔۔

حوریہ زاویار حیدر۔۔ !!کیسا نام ہے؟؟؟زاویار نے خوشی سے بتانے کے بعد ردا سے پوچھا۔۔

بہت اچھا۔۔ !!مگر ایک بار آنٹی سے بھی پوچھ لیجئے گا۔۔ردا نے بامشکل مسکرا کر کہا۔

ہاں امی سے بھی پوچھنا ضروری ہے۔۔ !!اچھا اب موڈ تو سہی کرو اپنا۔۔مذاق کر رہا تھا ایم سوری۔۔

زاویار نے اس کے لہجے کی خفگی محسوس کرتے ہوئے کہا۔۔

مجھے نیند آرہی ہے۔۔ !!ردا اس سے نظریں چراتے ہوئے بولی۔۔

اوکے پھر سو جاؤ تم۔۔ !!میں یہیں ہوں۔۔زاویار نے اسے لٹاتے ہوئے کہا اور پھر وہیں پر رکھے صوفے پر جا بیٹھا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

کیا ہوا رشنا جب سے واپس آئی ہو کچھ پریشان لگ رہی ہو۔۔ !!سب ٹھیک ہے نا ردا اب کیسی ہے۔۔۔حبہ بیگم نے رشنا کو گم سم سا دیکھ کر پوچھا۔۔وہ صبح ہی گھر واپس آئی تھی چینج کرنے کے لیے اور تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد وہ پھر سے ردا کے پاس جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔

جی ماما سب ٹھیک ہے۔۔ !!رشنا نے انکی گود میں سر رکھ کر بجھے بجھے لہجے میں جواب دیا۔۔۔

پھر کیوں پریشان ہے میرا بچہ۔۔۔ !!حبہ بیگم نے پیار سے پوچھا۔۔۔

وہ دراصل ماما۔۔ !!بھائی کے جو دوست ہیں احد زمان۔۔۔رشنا تھوڑی دیر کے لیے رکی۔۔

جی بیٹا کیا ہوا اسے۔۔ !!حبہ بیگم نے پوچھا۔۔

ماما اس نے مجھے پرپوز کیا ہے۔۔۔ !!رشنا نے جھجھکتے ہوئے بتایا۔۔

اور تم نے کیا جواب دیا۔۔ !!رشنا ہر بات حبہ بیگم سے شئیر کرتی تھی وہ ماں ہونے کے ساتھ ساتھ رشنا کی بیسٹ فرینڈ بھی تھیں اسے سمجھتی تھی اور جہاں وہ غلط ہوتی اسے سمجھاتی بھی تھی۔۔

ان کے سوال پر رشنا اٹھ کر ان کے پہلو میں بیٹھ گئی۔۔ !!اور پھر انہیں سب بتاتی گئی رشنا کی بات سن کر حبہ بیگم نے تاسف سے اسے دیکھا۔۔۔

یہ کیا کیا تم نے رشنا۔۔ !!تھپڑ ہی مار دیا بچارے کو وہ بھی بھرے کیفے میں۔۔ پھر بھی وہ تم سے اس قدر محبّت کرتا ہے کہ بنا اپنی انا پر یہ بات لیے وہ تمہیں اپنی محبّت کا یقین دلا رہا ہے۔۔ حبہ بیگم نے اسے سمجھانا چاہا۔۔

تواور کیا کرتی میں۔۔ !!مجھے اس سے اس بات کی ہر گز امید نا تھی۔۔۔مجھے غصہ آیا تھااس کی اس بات پر۔۔رشنا نے جھنجھلا کر کہا۔۔

اور کیوں غصہ آیا تھا تمہیں۔۔ !!کیا تم اب بھی زاویار سے۔۔۔حبہ بیگم نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہیں ماما۔۔ !!ایسا کچھ نہیں ہے اب میرے دل میں۔۔زاویار اب ردا کے شوہر ہیں اور ایک بیٹی کے باپ بھی۔۔میں سوچ بھی نہیں سکتی اب ایسا۔۔رشنا نے حیرت سے اپنی ماں کو دیکھ کر کہا۔۔

تو انکار کرنے کی وجہ۔۔ !!ایک اور سوال آیا تھا۔۔

ماما مجھے نہیں سمجھ آرہی۔۔ !!مجھے احد پر یقین بھی ہے اسکی محبّت پر بھی مجھے یقین ہے وہ مجھے خوش رکھے گا آخر شاہانہ آنٹی جیسی ماں نے اسکی تربیت کی ہے۔۔۔مگر ماما میں اس گھر میں کیسے جا سکتی ہوں جہاں زاویار ہونگے ہر وقت۔۔میرے دل میں تو کچھ نہیں ہے اب ان کے لیے مگر ردا وہ کیا سوچے

گی۔۔۔کیا ان دونوں کے رشتے پر اثر نہیں پڑے گا میرے اس گھر میں ہونے سے۔۔رشنا نے بلآخر اپنے دل کی بات کہہ ڈالی۔۔۔

ہمم۔۔ !! کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو۔۔لیکن ہو سکتا ہے ردا کے بھی دل میں ایسا کچھ نا ہو۔۔۔ہو سکتا ہے وہ خوش ہو۔۔۔مجھے احد تمہارے لیے بہت اچھا لگا ہے۔۔۔شروع دن سے۔۔۔اگر تمہاری شادی اس سے ہو جائے گی تو اس سے بڑی خوشی کی بات میرے لیے اور کوئی نا ہو گی۔۔۔عزت کرنے والا قدر کرنے والا بچہ ہے احد۔۔۔

تم بس یہ فیصلہ اللہ کی ذات پر چھوڑ دو جو ہو گا بہتر ہو گا۔۔حبہ بیگم نے اسے سمجھاتی وہاں سے اٹھ کر چلی گئیں۔۔اور رشنا سوچ میں پڑ گئی ردا کیا سوچے گی اس کے بارے میں۔۔کہ میرے شوہر کے پیچھے اس کے بھائی سے شادی کر لی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

ردا کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا اور اسکی بیٹی بھی اب ٹھیک تھی۔۔۔نرس نے جب وہ گول مٹول سی سرخ و سفید رنگت کی روئی جیسی نرم و ملائم سی آسمانی اور گلابی رنگ کے کمبل میں لپٹی گڑیا زاویار کے بازو میں

تھمائی تو وہ حیرت سے اسے دیکھنے میں اس قدر مصروف تھا کہ آس پاس کا خیال ہی نہیں تھا اسکو ۔۔۔بچی آنکھیں بند کیے اس کے بازوؤں میں کسمسا رہی تھی۔۔اور وہ بس یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا ۔۔اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ اسے بہت پیار کرے۔۔ مگر پھر خیال آیا جتنا اسکو اپنی بچی پر پیار آ رہا تھا وہ بچی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔زاویار نے اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے تو اس نے اپنے ہونٹ باہر نکال کر رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔شاید زاویار کی شیو کی چبھن کی وجہ سے۔۔۔

بھائی آپ نے تو رلا ہی دیا اسکو۔۔ !!اور ہم نے ابھی تک پیار بھی نہیں کیا۔۔اب تو یہ ہمارے پاس بھی نہیں آئے گی کیا ضرورت تھی کس کرنے کی۔۔ حرا نے منہ پھلا کر کہا رشنا اور شاہانہ بیگم مسکرا دی تھیں رشنا نے ردا کو چینج کروایا تھا جب کہ شاہانہ بیگم اس کا سامان ایک چھوٹے سے بیگ میں ڈال رہی تھی

زاویار پہلے مجھے دینا میں پیار کروں گا پہلے۔۔ !!زاویار کے ایک طرف احد تھا جب کہ دوسری طرف حرا۔۔

کیوں بھئی پہلے میں پیار کروں گی۔۔ !! آپ بڑے ہیں چھوٹے ہمیشہ فرسٹ ہوتے ہیں۔۔ حرا نے احد کو گھور کر کہا۔۔۔

ہاں تو بڑا ہوں اسی لیے تو کہہ رہا ہوں۔۔ پہلے میں پیار کروں گا اس کے بعد تم۔۔ اور بڑوں کی بات ماننا اچھے مینرز میں آتا ہے۔۔ احد نے زاویار سے بچی کو لیتے کہا۔۔ تو حرا نے خفگی سے زاویار کو دیکھا۔۔ اور پھر وہ احد کی طرف آگئی دونوں بچی کے ساتھ مصروف ہو گئے۔۔

چلیں اب یا کچھ رہتا ہے۔۔ !! زاویار نے تینوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔ ردا اس دن کے بعد سے مختصر سی ہی بات کرتی تھی زاویار سے نا جانے اسے کیا ہوا تھا یہ سوچ سوچ کر زاویار پریشان ہو رہا تھا۔۔

ہاں چلو۔۔ !! شاہانہ بیگم کے کہنے پر وہ لوگ ہاسپٹل روم سے باہر آئے۔۔ احد کی گاڑی میں ہی وہ لوگ گھر جانے والے تھے۔۔۔ جب کہ زاویار اور حرا زاویار کی بائیک پر گھر جا رہے تھے۔۔

ردا جیسے ہی گھر کے اندر داخل ہوئی اس پر پھولوں کی بارش ہونے لگی۔۔ ردا نے چونک کر شاہانہ بیگم کو دیکھا تو انہوں نے سامنے کی طرف اشارہ کیا۔۔ جہاں صحن کے ایک طرف پھولوں کے پاس بہت ہی خوبصورتی سے ایک بورڈ پر ویل کم بیک بھابھی اینڈ ایم ریلی سوری فار ایوری تھنگ لکھا تھا۔۔ ردا

مسکرائی تھی جب اس نے حرا کی طرف دیکھا تو وہ کان پکڑ کر سر جھکائے کھڑی تھی ردا نے اس کے ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھوں میں لے کر اسے گلے لگایا تھا۔۔۔۔۔ آج پھر سے شاہانہ بیگم کے گھر میں خوشیاں لوٹ آئیں تھیں بار بار ان کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔۔بے شک ہر مشکل کے بعد آسانی ہے

۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

ناراض ہو کیا مجھ سے۔۔ !!حوریہ کو سلا کر بے بی کوٹ میں ڈال کر ردا اس کے چھوٹے چھوٹے کپڑے سمیٹنے لگی۔۔۔ان کے کمرے میں بہت کچھ چینج کروا چکا تھا احد۔۔فرنیچر بھی نیا سیٹ کروایا تھا۔۔۔ زاویار کمرے میں داخل ہوا ردا نے اس کے آنے کا کوئی نوٹس نا لیا تو بے ساختہ زاویار پوچھ بیٹھا تھا۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ !!ردا نے مصروف سے انداز میں جواب دیا۔۔۔شوکنگ بلیو کلر کے ڈریس جس پر گولڈن کلر کے چمکدار دھاگو سے کام ہوا تھا ہم رنگ دوپٹہ کندھوں پر پھلائے آدھے بال چھوٹے کیچر میں مقید کیے اور آدھے کھلے چھوڑے۔۔جن کی لٹیں اس کے چہرے پر جھول رہی تھیں۔۔اپنے کام میں مصروف وہ زاویار کی نظروں کا مرکز بنی ہوئی تھی۔۔

تو پھر نظر انداز کیوں کر رہی ہو۔۔ !!زاویار نے کف فولڈ کرتے ہوئے پوچھا۔۔

میں نے آپ کو کب اگنور کیا۔۔ !!ردا نے بیڈ شیٹ درست کرتے ہوئے کہا۔

تو پھر میری طرف کیوں نہیں دیکھ رہی۔۔ !!ناٹھیک سے بات کر رہی ہو۔۔اور مسئلہ کیا ہے تمھارے ساتھ۔۔زاویار نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر کہا۔۔

ک کوئی مسئلہ نہیں ہے چھوڑیں میرا بازو۔۔۔۔ردا بھیگے لہجے میں بولی۔۔

چھوڑ دوں گا مگر پہلے بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔ !!کیوں اپسیٹ ہو۔۔زاویار نے اس کا بازو اپنی مضبوط گرفت میں لے کر کہا۔۔ردا نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔

میرے بابا نے آپ کی فیملی کے ساتھ جو کیا۔۔ !!آپ کے بابا۔۔بھائی۔۔چاچو اور اور حور کو بے رحمی سے مار کر آپ لوگو کو جو درد تکلیف دی اس پر میں بہت شرمندہ ہوں۔۔میں تو اس گھر میں رہنے کے قابل ہی نہیں اور آپ لوگو نے اتنی خوشی سے مجھے اپنا لیا ایم سوری زاویار میں کس کس بات کے لیے آپ سے معافی مانگو

میں نے تمہیں کہا معافی مانگو جو تم ایسا سوچ بیٹھی۔۔ردا جو سب ہوا اس میں تمہاری کوئی غلطی نا تھی تمہارے بابا نے اپنے کیے کی سزا پائی ہے۔۔میں نے یہ معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا تھا میرا مقصد صرف اپنے بابا کو بے قصور ثابت کرنا تھا۔۔

تم اس گھر میں میری بیوی اور اس گھر کی بہو بن کر آئی ہو نا کہ جاوید ہمدانی کی بیٹی۔۔۔اور اب تم۔یہ سب باتیں اپنے دل سے نکال دو۔۔زیادہ اگنور کیا نا مجھے تو مجھے بھی تم۔اچھی طرح سے جانتی ہو پھر ۔۔۔میں جب اگنور کرنے لگا نا تو وہ برداشت نہیں ہوتا پھر تم سے۔ردا روتے ہوئے بول رہی تھی کہ زاویار نے اسکی بات کاٹ کر سنجیدگی اور پیار سے سمجھایا تھا۔۔۔

زاویار ایک بات پوچھوں آپ سے؟؟ردا نے جھجھکتے ہوئے کہا۔۔

پوچھو۔۔۔ !!اب کیا بات پریشان کر رہی ہے تمہیں۔۔زاویار نے نا سمجھی سے اسے جانچتی نظروں سے دیکھ کر کہا۔۔

آپ آج بھی حور سے محبّت کرتے ہیں۔۔۔ردا نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر پوچھا اس کے سوال پر زاویار نے اسے آزاد کر کے رخ موڑ لیا تھا۔۔

بتائیں نا پلیز۔۔ !!ردا نے آس بھری نظروں سے اسے دیکھ کر بے چینی سے پوچھا۔۔

اس سوال کا میرے پاس کوئی جواب نہیں۔۔۔ !!زاویار یہ کہہ کر وہاں سے جانے لگا تھا کہ ردا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا تھا۔۔

مجھے اس سوال کا جواب چاہیے زاویار۔۔ردا اس کے سامنے آ کر بولی۔۔

ردا حور اور میں بچپن سے ساتھ تھے ایک گھر میں پلے بڑھے تھے وہ مجھے بچپن سے بہت پسند تھی میری پسندیدگی کی وجہ سے ہی بابا نے میری اور اسکی منگنی کر دی تھی میں چاہتا تھا ہمارا نکاح ہو مگر بابا اور ماما نے حور کی پڑھائی کی وجہ سے صرف منگنی کرنا مناسب سمجھا۔۔ حور سے جو میری محبّت تھی وہ بہت پاک اور مخلص تھی اسی لیے اس کے جانے کے بعد بھی میں نے اسے اپنے دل میں رکھا اسکی ہر چیز سنبھال کر رکھی۔۔وہ تو مجھے ایبروڈ جانے بھی نہیں دے رہی تھی مگر جو قسمت میں لکھا تھا وہ تو ہونا ہی تھا اس کی زندگی اتنی ہی تھی۔۔۔اس سے اتنی محبّت ہونے کے بعد بھی ردا حقیقت یہ ہی ہے جو تم سے میرا رشتہ ہے وہ اس سے بھی نہیں تھا نکاح کا پاکیزہ بندھن جو دو لوگو کو ایک کرتا ہے جس کو اللہ پاک پسند کرتا ہے اسی لیے شاید میں تم سے محبّت کرنے سے خود کو روک نہیں پایا۔اور صرف تم نے

مجھ پر حق پایا ہے ردا زاویار نے اس کے ہاتھ تھام کر سنجیدگی سے کہا ردا نے محبّت پاش نظروں سے اسے دیکھا اسے اپنی قسمت لکھنے والے پر بے ساختہ پیار آیا تھا جس نے اسے اتنے پیارے اور مخلص ہمسفر سے نوازہ تھا ردا کے دل سے شکر خدا میں الحمد اللہ ادا ہوا۔۔۔

اور رشنا۔۔ !!اب کی بار ردا نے شرارت سے سوال کیا۔۔

کیا تمھیں مجھ پر شک ہے اسے لے کر۔۔؟؟زاویار نے خفگی سے سوال کیا۔

شک تو نہیں۔۔ردا نے نفی میں سر ہلایا۔۔

تو پھر کیوں یہ سوال کیا۔۔ !!کیا تمہیں کبھی لگا کہ میں رشنا کو پسند کروں گا یا۔۔۔ایسا ویسا کچھ میرے کسی بھی عمل سے۔۔زاویار نے اسے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

نہیں مگر۔۔!!

اگر مگر کچھ نہیں ردا۔۔۔ تمھارے دل میں ایسی کوئ بھی بات ہے تو کلئیر کرو یار۔۔بتاؤ مجھے کیوں کہ رشتے کبھی بے اعتباری سے نہیں چلتے۔۔۔زاویار سنجیدہ ہوا۔۔

ایسا نہیں ہے زاویار میں سب جانتی ہوں بس آپکو تنگ کرنے کے لیے پوچھا رشناکا۔۔ورنہ مجھے آپ پر خود سے بھی زیادہ یقین ہے زاویار۔۔۔ مجھ جیسی لڑکی کو آپ جیسا ہمسفر ملا اس سے بڑی میرے لیے اور کیا خوش قسمتی ہو گی۔۔۔ آپ نے مجھے مکمل کیا آپ کی وجہ سے میں نے خود کو پالیا آئی لو یو زاویار ۔۔ردا محبّت پاش لہجے میں بولتے ہوئے اس سے پہلے اس کے سینے سے لگتی حوریہ نے رونا شروع کر دیا ۔۔زاویار نے مسکراہٹ چھپانے کے لیے لب دبائے جب کہ ردا نے حوریہ کو گھور کر دیکھا۔۔۔

یہ اب پیار کروائے گی ہمیں جب پاس آنے کی کوشش کرو رونے لگ جاتی ہے۔۔نوٹنکی باز۔۔ذرا برداشت نہیں اسکو کہ اس کا باپ میرے قریب آئے۔۔ردا منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی اس کی طرف آئی تھی اور اسے گود میں لے چکی تھی۔۔جب کہ زاویار اس کی بات سن چکا تھا اور اسکی بات سن کر اسے ہنسی آئی تھی پھر اس کے قریب جا کر حوریہ کے ماتھے پر پیار کرنے کے بعد ردا کے گال پر کس کرتا اور آئی لو یو ٹو کہتا کمرے سے نکل گیا تھا۔۔ردا کافی دیر تک اپنے گال پر اس کا لمس محسوس کرتی مسکرا دی تھی۔۔اور حوریہ اب چپ ہو چکی تھی۔۔۔ردا نے جب اسے گھور کر دیکھا تو وہ کھلکھلا اٹھی۔۔

زاویار اور احد کو کیس جیت کر سب کچھ سیٹ کرنے میں کافی وقت لگ گیا تھا۔۔اپنے باپ کو وہ آسانی سے بے قصور ثابت کر چکے تھے کیونکہ جاوید اس کے بے قصور ہونے کے ثبوت چھوڑ گیا تھا۔۔نسیم کو عمر قید کی سزا سنادی گئی تھی۔۔ان کا گھر ان سیل ہو کر انہیں مل چکا تھا۔۔اسے پہلے جیسا بنانا مشکل تھا مگر ناممکن نہیں۔۔

کہاں لے کر جا رہے ہو تم دونوں مجھے۔۔ !!زاویار اور احد شاہانہ بیگم کو گھر سے لے کر آئے تھے اور اب انکی آنکھوں پر پٹی باندھے وہ دونوں انہیں لے کر جا رہے تھے اور وہ بس ایک ہی بات پوچھے جا رہی تھی کہ کہاں لے کر جا رہے ہیں۔۔

بس دو منٹ ماما تھوڑی دیر اور یہ آ گیا۔۔ !!احد نے کہتے ساتھ ہی انکی پٹی کھولی انہوں نے نا سمجھی سے دونوں کو دیکھتے ہوئے سامنے دیکھا تو حیرت سے ان کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔

احد زاویاری یہ تو۔۔ !!حیرانگی کی سے وجہ سے بات بھی نہیں ہو پا رہی تھی ان سے۔۔۔۔

جی امی ہمارا گھر ہمیں واپس مل گیا وہ گھر جس سے ہماری زندگی کی بہت ہی خوبصورت یادیں وابستہ ہیں ۔۔۔اور اب ہم ایک ساتھ رہیں گے اس گھر میں۔۔زاویار نے انہیں کندھوں سے تھام کر کہا۔۔۔تو ان کی آنکھوں سے تواتر آنسوں بہہ نکلے۔۔

تم سچ کہہ رہے ہو نا۔۔ !!شاہانہ بیگم نے بے یقینی سے پوچھا تو احد کے ساتھ زاویار نے بھی اثبات میں سر ہلا کر انہیں گلے سے لگایا۔۔۔انہوں نے باری باری دونوں کے ماتھے پر پیار کیا۔۔۔اور پھر اپنے گھر کی جانب ان کے ہمراہ بڑھ گئی۔۔زاویار اور احد نے اس گھر میں سب کچھ پہلے کی طرح سیٹ کروایا تھا مگر سب کچھ ہو کر بھی بہت سی کمی رہ گئی تھی جو کبھی ناپوری ہونے والی تھی۔۔اور ان لوگو کی کمی کوئی بھی پوری نہیں کر سکتا جو اس دنیا سے آپ کو چھوڑ کر جا چکے ہوتے ہیں۔۔

❤❤❤❤❤❤

کچھ ہی دن بعد وہ پرمینٹلی اپنے گھر آ چکے تھے ردا تو اس گھر کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی اتنا خوبصورت اور شاندار گھر شاید ہی اس نے کبھی دیکھا ہو۔۔۔۔۔۔

حوریہ نے بھی گھر میں آتے ہی اپنی خوشی مناتے اپنی ہی زبان میں شور ڈالا تھا۔۔ جسے حرا نے اٹھار کھا تھا۔۔

تمہیں بھی اپنا نیا گھر پسند آیا ہے بے بی۔۔ !!حرا نے پوچھا تو وہ کھکھلا اٹھی تھی۔۔

بھابھی اس کو دیکھے کیسے بنا دانت کے پتیسیاں نکال رہی ہے۔۔۔ حرا نے ردا سے کہا تو ردا اسکی طرف جیسے ہی مڑی وہ ردا کے پاس جانے کے لیے مچلنے لگی ردا نے اس کے گال کو چوم کر پیار کیا۔۔ اور پھر خود ہی اسکو اٹھا لیا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

زاویار مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔ !!ردا نے زاویار کے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

کہو جان من۔۔ !!زاویار نے پیار سے کہا تھا جب کہ وہ لیپ ٹاپ پر ہی مصروف تھا۔۔

اسکو تو چھوڑ دیں۔۔۔ !!ادھر میری طرف دیکھ کر بات سنیں۔۔۔ ردا نے جھنجھلا کر کہا اور اس کا لیپ ٹاپ بند کر دیا۔۔

یہ کیا کیا تم نے۔۔ !!میں کام کر رہا تھا۔۔ زاویار نے ردا کو دیکھ کر مصنوئی غصے سے کہا۔۔

سوری۔۔ !!وہ مجھے بات کرنی تھی نا۔۔ردا اسے غصے میں دیکھ کر جلدی سے اسکا لیپ ٹاپ پھر سے اوپن کرتی اٹھ کر جانے لگی تو زاویار نے اس کی کلائی پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا اس اچانک افتاد پر ردا خود کو سنبھال نا پائی اور زاویار کے سینے پر آ گری۔۔

بولو کیا بات کرنی ہے میری پیاری سی بیوی کو۔۔زاویار نے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے محبّت پاش لہجے میں اس کے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے کہا تھا۔۔

ایسے تھوڑی کروں گی چھوڑیں مجھے۔۔ !!ردا نے اس کے سینے پر بازو رکھ کر اٹھنا چاہا مگر زاویار نے اسکی یہ کوشش ناکام بنادی۔۔

بات کرنی ہے تو ایسے ہی کرو ورنہ میں بات ہی نہیں سن رہا تمہاری۔۔زاویار کا یہ روپ ردا کے لیے بلکل نیا تھا)ہمارے ریڈرز کی طرح (جو اسے حیرت میں مبتلا کر رہا تھا۔

حرا آجائے گی حوریہ کو لے کر۔۔۔ !!جانے دیں مجھے نہیں کرنی کوئی بات میں نے۔۔ردا نے کچھ شرم اور کچھ جھنجھلاہٹ سے کہا۔۔

لیکن مجھے سننی ہیں تمہاری باتیں۔۔ !!زاویار نے شہادت کی انگلی اس کے چہرے پر پھیرتے ہوئے دلچسپی سے کہا۔۔ردا تو اب پچھتا رہی تھی اسے مخاطب کر کے۔۔۔

ماما بتا رہی تھی کہ احد رشنا کو پسند کرتا ہے تو میں چاہتی تھی کہ ہم رشنا کے گھر جائیں احد کے لیے اسے مانگنے۔۔۔ردا جلدی جلدی اپنی بات کرتی پھر سے مذاحمت کرنے لگی۔۔

ہمم۔۔ !!بات تو تم نے میرے دل کی کر دی۔۔۔اسی بات پر ایک کس تو بنتی ہے۔۔ہے نا۔۔زاویار کے شوخ انداز پر ردا نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔۔

زاویارر۔شرم نہیں آتی آپکو۔۔ !!ردا اس کے نام پر زور دیتی آزاد ہونے کی کوشش کرنے لگی۔۔

کیا زاویار۔۔ !!!بیوی ہو تم میری۔۔تم سے یہ باتیں نہیں کروں گا تو کیا پڑوس والی آنٹی سے کروں گا ۔۔اور ویسے بھی کہتے ہیں نا جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم۔۔اب میرے کرم تو اتنے پھوٹے نہیں ہیں۔۔جو میں اپنی بیوی سے پیار بھی نہیں لے سکتا۔۔

کل میں نے سنا تھا کوئی کہہ رہا تھا کہ زاویار اور رومینٹک۔۔زاویار کو رومانس کا ر بھی نہیں پتا۔۔زاویار کی بات پر ردا نے سختی سے اپنی آنکھیں بند کی تھیں۔۔وہ ہی رشنا کو بتا رہی تھی کچن میں کام کرتے

ہوئے۔۔اسی وقت کچن میں داخل ہوتے زاویار نے اسکی بات سن لی تھی۔۔زاویار نے چہرہ اس کے چہرے کے قریب کیا تھا اتنا کہ زاویار کی سانسیں ردا کا چہرہ جھلسا رہی تھیں۔۔ردا نے سختی سے اس کی شرٹ کو مٹھی میں جکڑا تھا۔۔زاویار نے اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھے تھے اس کے بعد باری باری دونوں آنکھوں کو چوما تھا اور پھر دونوں گالوں کو بھی۔۔ نظر جب ردا کے لال لپ اسٹک سے سجے کانپتے لبوں پر پڑی تو زاویار کو خود پر ضبط کرنا مشکل لگا۔۔اس سے پہلے وہ کوئی ایسا عمل کرتا جس سے ردا کی جان مزید ہوا ہوتی کمرے کا ڈور نوک ہوا تھا۔۔زاویار ہوش میں آیا تھا۔۔اور اس کی گرفت ردا پر ڈھیلی پڑی تھی۔۔ردا جلدی سے اس سے دور ہوتی اپنے تیز تیز دھڑکتے دل کو بامشکل سمنبھالتی واشروم کی طرف بڑھی تھی۔۔۔اور زاویار نے دروازہ کھولا تو حرا سوئی ہوئی حوریہ کو لیے کھڑی تھی ۔۔۔زاویار حوریہ کو اس سے لیتا واپس دروازہ بند کر چکا تھا کیونکہ حرا جا چکی تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤

ردا اور زاویار ہی رشنا کے گھر رشتہ مانگنے آئے تھے۔۔۔ !!پرانی ساری باتوں کو بھول کر عامر اور حبہ بیگم نے ہاں کر دی تھی۔۔ جس پر ردا تو بہت خوش تھی رشنا کے لیے۔۔

گھر آکر شاہانہ بیگم کو بتانے کے بعد منگنی کی ڈیٹ احد سے پوچھے بغیر طے کر دی تھی اور احد کمپنی واپس ملنے کے بعد کسی کانٹریکٹ کے سلسلے میں شہر سے باہر گیا تھا۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔۔ !!!احد نے گھر میں ہوتی سجاوٹ دیکھ کر پوچھا۔۔

شادی کی تیاریاں۔۔ !!ردا نے شاہانہ بیگم اور حرا کے ساتھ کپڑے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔

کس کی شادی کی تیاریاں کیا زاویار دوسری شادی کر رہا ہے۔۔۔اور بھابھی آپ اتنے سکون سے بیٹھیں ہیں بلکے خود تیاریاں بھی کر رہی ہیں۔۔اللہ اللہ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔۔۔احد نے مزاحیہ انداز میں کہا تو ردا نے صوفے پر پڑا کشن اسے دے مارا۔۔۔

اگر زاویار نے ایسا سوچا بھی نا تو گنجا کر دوں گی ان کو بھی اور تمھیں بھی۔۔۔ہر کام میں جو ایک ساتھ ہوتے ہو۔۔۔ویل یہ سب تمہاری شادی کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔۔ردا نے انگلی اٹھا کر کہنے کے ساتھ احد کے سر پر بم پھوڑا۔۔

کیاا۔۔۔ !!میری شادی۔۔مذاق مت کریں یار۔۔احد نے صوفے پر کھیلتی حوریہ کو گودی میں لیتے کہا۔۔

مذاق تو نہیں ہے یہ۔۔ !!بلکے منگنی ہے آج تمہاری تو شام کو اچھے سے تیار ہو جانا۔۔تمہارے کپڑے وغیرہ تمہارے کمرے میں سیٹ ہیں۔۔ردا کے سنجیدگی سے کہنے پر احد نے حرا کو دیکھا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

ماما یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ !!آپ نے مجھ سے پوچھے بغیر اتنا بڑا فیصلہ کر دیا۔۔۔احد نے شاکڈ سی کیفیت میں شاہانہ بیگم سے خفگی سے پوچھا۔۔

کیا میں تمہارے لیے فیصلہ نہیں لے سکتی احد۔۔ !!تمہیں میری پسند پر بھروسہ نہیں ہے کیا۔۔۔ شاہانہ بیگم نے اس کے پریشان سے چہرے کو دیکھ کر ایک امید سے پوچھا۔۔

ایسی بات نہیں ہے ماما۔۔ !!میں فلحال شادی کے رشتے کو نبھانے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔احد نے دل میں رشنا کو سوچتے بجھے لہجے میں کہا۔۔

کسی کو پسند کرتے ہو کیا۔۔ !!شاہانہ بیگم نے اس کے چہرے کا بغور جائزہ لیتے پوچھا۔۔

کرتا تو ہوں مگر وہ شاید کبھی نا مانے۔۔ !!احد نے دل میں اداسی سے سوچا۔۔

نہیں ماما۔۔ !!ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔ !!میں بس ابھی ایسی کوئی رسپور نسیبلٹی اٹھانے کے لیے تیار نہیں ہوں۔۔احد نے کہا۔۔

ابھی صرف منگنی ہو گی شادی جب تم چاہو گے تب ہو گی۔۔ !!شاہانہ بیگم نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر پیار سے کہا تو احد نے انہیں مسکرا کر دیکھتے اثبات میں سر ہلایا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

شام میں احد بے دلی سے تیار ہوا تھا جب کہ زاویار اس کے برعکس بڑے شوق سے پہلی بار اتنا تیار ہو رہا تھا۔۔ساتھ ساتھ گنگناتے ہوئے وہ احد کو زچ کیے جا رہا تھا۔۔

بند کر اپنی یہ بے سری آواز زاویار ورنہ یہ پرفیوم کی بوتل ہی اٹھا کر تیرے سر میں دے ماروں گا۔۔ احد نے چڑ کر کہا تھا۔۔

مجھ پر کیوں غصہ ہو رہا ہے غلطی تیری تھی کس نے کہا تھا تجھے چھپ چھپ کر عشق معشوقی کرنے کو ۔۔مجھے ہی بتا دیتا اب بھگت۔۔زاویار نے شوز پہنتے ہوئے کہا دونوں ایک ہی کمرے میں تیار ہو رہے تھے۔۔زاویار نے آسمانی کلر کی قمیض شلوار میں بلیک کلر چادر اوڑھے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے بھلا کا

ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔جب کہ احد وائٹ کلر کی قمیض شلوار کے ساتھ سلور کلر کی واسکٹ پہنے روٹھا روٹھا سا شہزادہ ہی لگ رہا تھا۔۔

تو تجھے بتا کر بھی کیا ہونا تھا کون سا تو نے کچھ کر لینا تھا۔۔۔ !!احد نے ضبط سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ کہا۔۔

کم از کم دکھ تو بانٹ ہی سکتا تھا نا۔۔ !!زاویار نے مسکراہٹ دباتے کہا۔۔

اڑا لے میرا مذاق پھنس پھنس کے کیوں ہنس رہا ہے زور زور سے قہقہے لگانا تیرے جیسا بھائی ہو دشمن کی کیا ضرورت پھر۔۔۔احد نے اس کی دبی دبی سی مسکراہٹ دیکھ کر برش اس کی طرف پھینک کر کہا ۔۔

قہقہے لگاتا ہوا پاگل نہیں لگوں گا کیا۔۔۔ !!زاویار بھی آج اسے سہی تپانے کے موڈ میں تھا۔۔

تو دفع ہو جا یہاں سے زاویار ورنہ میں نے تیرا منہ نوچ لینا ہے۔۔۔احد اب غصے سے بولا تھا۔۔

اب تو مجھے یقین ہو گیا ہے لڑکی کا پیار تجھے پاگل کر گیا ہے احد تجھے اب پاگل خانے کی ضرورت ہے خیر منگنی کر لے تو میں تجھے چھوڑ آؤں گا۔۔زاویار بول ہی رہا تھا جب احد نے پرفیوم کی بوتل اٹھائی تو وہ کمرے سے بھاگ نکلا۔۔۔ پیچھے احد بوتل کو ڈریسنگ پر پٹخ کر رہ گیا

❤❤❤❤❤❤❤❤

ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔۔ !!!!زاویار نے ردا کو چوڑیاں پہنتا دیکھ کر کہا۔۔ردا کی نظریں اس پر اٹھیں تو پلٹا بھول گئی بے ساختہ دل سے ماشاءاللہ نکلا۔۔

میں مدد کروں۔۔۔ !!ردا کو چین پہنتا دیکھ زاویار نے اس کے پیچھے کھڑے ہوتے پوچھا۔۔ردا نے جواب تو نا دیا پھر بھی زاویار نے چین لے لی۔ نظریں اس کی شیشے میں نظر آتے ردا کے ہی عکس پر ٹکی تھیں۔۔جو آسمانی کلر کی کام دار فراک کے ساتھ نیٹ کا دوپٹہ ایک طرف سیٹ کیے ہلکی پھلکی سی جیولری پہنے کانچ کی آسمانی رنگ کی چوڑیاں پہنے نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ !!اب تو میرا دل چاہ رہا ہے دفع کرو احد کی منگنی کو اور بس اپنی بیوی کو ہی دیکھتا رہوں۔۔۔زاویار نے ردا کو پیچھے سے اپنے حصار میں لیتے ہوئے پر جذب لہجے میں کہا۔۔

ایسا تو ممکن نہیں کیوں کہ منگنی صرف احد کی نہیں میری دوست کی بھی ہے جس پر مجھے جانا ہی جانا ہے تو ہٹیں پیچھے تیار ہونے دیں مجھے۔۔ردا نے اس کا حصار توڑنے کی کوشش کرتے کہا۔۔

اور اگر نا ہٹو تو۔۔۔ !!زاویار نے اس کے کان کے قریب سرگوشی نما لہجے میں کہا۔۔

زاویار رپلیز۔۔۔ردا نے منت بھرے انداز میں کہا تو زاویار مسکرا کر اس کے گال سے لب مس کرتا اپنی حوریہ کو اٹھا کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔جو اپنے ہاتھوں سے کھیلنے میں مصروف تھی ردا نے اسکو بھی اپنے جیسی فراک پہنائی تھی اور اس کے چھوٹے چھوٹے دودھ جیسے موٹو سے سفید بازو پر بلیک کلر کی تھوڑی تھوڑی چوڑیاں پہنائی تھی۔۔۔زاویار اسے پیار کرتے نہیں تھک رہا تھا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

احد جتنے برے موڈ کے ساتھ آیا تھا رشنا کو سلور کلر کی پیروں کو چھوتی فراک میں پورا پورا اپنے لیے تیار ہوا دیکھ اس کی خوشی کا ٹھکانہ نا رہا تھا۔۔اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ رشنا سچ میں اس کے پاس بیٹھی ہے۔۔۔منگنی کا انتظام ایک ہال میں کیا گیا تھا۔۔۔

مجھے تو یقین نہیں آرہا کہ آپ سچ میں میرے پاس بیٹھی ہیں میری ہونے والی ہیں۔۔۔احد نے رشنا کو دیکھ کر کہا۔۔

آہہہ یہ کیا۔۔ !!اب آیا یقین۔۔۔احد کے اس طرح کہنے پر رشنا نے اسکے بازو پر ہلکی سی چٹکی کاٹی تو احد کراہ کر رہ گیا رشنا نے اپنی ہنسی دبا کر پوچھا تھا۔

بہت ظالم ہیں آپ۔۔احد نے بچارگی سے کہا۔۔

اب جیسی بھی ہوں آپ کی ہوں جناب۔۔ !!اب ساری زندگی آپ ہی نے برداشت کرنا ہے۔۔۔

رشنا کے ایک ادا سے کہنے پر احد نے شوخی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

جی جان سے برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں ہم۔۔۔ !!آپ ایک بار آتو جائیں ہمارے پاس۔۔احد نے دلفریبی سے کہا تو رشنا نظریں جھکا گئی۔۔

تو کیسا لگا سرپرائز بھیا جی۔۔ !!سب لوگ اسٹیج پر ان کے پاس آئے تو حرا نے احد کو دیکھ کر کہا۔۔

بہت اچھا چھوٹی۔۔۔ !!دل خوش کر دیا تم سب نے میرا۔۔۔تھینک یو ماما اینڈ فیملی۔۔احد نے اٹھ کر شاہانہ بیگم کے ماتھے پر لب رکھ کر کہا۔۔پھر بڑی خوشی کے ساتھ ان کی رسم کی گئی۔

بے شک ہر رات کی صبح ہوتی ہے۔۔شاہانہ بیگم کی آنکھیں نم تھیں خوشیاں ان کے گھر لوٹ آئیں تھیں۔۔ان کے تینوں بچے خوش تھے اور جو نا تھا اسکی کمی تو ساری زندگی رہنی تھی مگر ان سب کو دیکھ کر وہ اب سکون محسوس کر رہی تھیں۔۔

قسمت کا لکھا کوئی نہیں بدل سکتا۔۔۔جو ہماری قسمت میں لکھا ہوتا ہے وہ ہمیں مل کر رہتا ہے چاہے وہ چیز یا شخص سات سمندر پار ہی کیوں نا ہو۔۔۔زاویار کا ردا کی زندگی میں آنا ہی تھا کیونکہ ردا نے زاویار کے ذریعے ہی سہی۔۔پھر سے اللہ کی راہ اختیار کرنی تھی۔۔اور زاویار کی آسانی کے لیے اللہ نے ردا کو چنا تھا کہ تاکہ وہ اپنے مقصد میں کامیابی پا سکے۔۔

رشنا اور احد کا ایک ہونا انکی قسمت میں ہی تھا کیونکہ احد کی محبّت خاموش محبّت تھی وہ صرف دل سے اسے مانگتا تھا شدت سے تو پھر رشنا کیسے ہو جاتی زاویار کی جب احد اسے اللہ سے پہلی نظر میں ہی دیکھتے مانگ چکا تھا۔۔

ان کی قسمت کا لکھا انہیں مل چکا تھا اکثر ایسے حادثے حقیقت میں بھی ہو جاتے ہیں شادی کے وقت لڑکی کا بھاگ جانا لڑکے کا بھاگ جانا خاندانی لڑائی میں بچپن کے رشتے ٹوٹ جانا یا پھر لڑکے یا لڑکی میں

سے کسی ایک کا مر جانا۔۔اور پھر قسمت پلٹ جانا۔۔یہ حقیقت میری آنکھوں دیکھی حقیقت ہے ایک لڑکی ایک لڑکے کو چاہتی تھی اس قدر اس کے لیے اپنی عزت تک گواہ دی مگر اس لڑکے کی شادی کہیں اور ہو گئی اور لڑکی نے شادی نا کی۔۔۔لڑکے کی شادی کو 11 سے 12 سال بیت گئے اور پھر اسکی بیوی مر گئی۔۔۔اولاد نا تھی ان کی۔۔لڑکی کا انہیں دنوں رشتہ آیا تھا اور وہ اس رشتے پر راضی بھی تھی بات نکاح تک پہنچ چکی تھی نکاح ہونے والا تھا مگر لڑکے کی بیوی کی ڈیتھ کی وجہ سے سب دھرا کا دھرا رہ گیا۔۔اور پھر قسمت نے پلٹا کھایا اور اس لڑکی کے شادی اسی لڑکے سے ہو گئی جس کے لیے اس نے اپنی زندگی کے کہیں قیمتی سال گواہ دیے۔۔تو کیا لگتا ہے آپ لوگو کو کیا کبھی کوئی قسمت سے لڑ پایا ہے اس لڑکی کو سوچے ذرا جسکی قسمت عجیب تھی جب محبّت کرتی تھی تب وہ لڑکا نہیں ملا اسکو لیکن جب کسی اور کا ہاتھ تھامنے لگی تھی تو اللہ نے کیسے اسی لڑکے سے اسے جوڑ دیا جس سے وہ کبھی محبت کرتی تھی

۔۔۔

مقصد یہ ہے کہ قسمت سے انسان نہیں لڑ سکتا جو ہونا ہوتا ہے ہو کر رہتا ہے۔۔۔ہاں ایک چیز ہے جو قسمت کو بدل سکتی ہے اور وہ ہے دعا لیکن اگر یقین نا ہو تو دعاؤں کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا۔۔

ختم شد

https://classicurdu

For More Novels Please Visit Our Website

https://classicurdumaterial.com/

Visit Our Youtube Channel For Audio Book

Classic Urdu Novels